سہ روزہ
الفضل انٹرنیشنل
مدیر اعلیٰ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ

جلد 26 | سوموار 10/ جون 2019ء | 06 شوّال 1440 ہجری قمری | 10 احسان 1398 ہجری شمسی | شمارہ 26

ارشاد نبوی ﷺ

متقی آنحضرت ﷺ کا دوست ہے

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک شخص گمان کرے گا کہ اس کا میرے ساتھ تعلق ہے حالانکہ اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ میرے دوست اور مجھ سے تعلق رکھنے والے صرف متقی ہیں۔

(سنن ابی داؤد کتاب الفتن باب ذکر الفتن حدیث نمبر 3704)

کلام امام الزّماں علیہ الصلوٰۃ والسلام

برکاتِ تقویٰ

’’پس ہمیشہ دیکھنا چاہیے کہ ہم نے تقویٰ وطہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ (الطلاق:3۔4) جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لیے راستہ مَخلصی کا نکال دیتا ہے اور اس کے لیے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم وگمان میں نہ ہوں، یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دوکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغ گوئی کے سوا اس کا کام ہی نہیں چل سکتا، اس لیے وہ دروغ گوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کے لیے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا اور اسے ایسے موقع سے بچا لیتا ہے جو خلاف حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔ یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا تو خدا نے اسے چھوڑ دیا۔ جب ...باقی صفحہ نمبر 11 پر...

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات

مورخہ 06/ تا 09 / جون 2019ء کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گوناگوں مصروفیات کے علاوہ دیگر امور کی ایک جھلک ہدیہ قارئین ہے:

☆...**03/ جون بروز سوموار:** حضورِ انور نے آج نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک کے باہر مکرم رانا عبد اللطیف صاحب ابن مکرم رانا سردار محمد صاحب (بہاولنگر۔ حال یوکے) کی نمازِ جنازہ حاضر پڑھائی اور اور پسماندگان سے ملاقات فرمائی۔ اس نماز جنازہ حاضر کے ساتھ 4/ مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

☆...**06/ جون بروز جمعرات:** حضورِ انور نے آج نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک کے باہر مکرم رفیع الدین احمد صاحب (R.D. Ahmad) بیرسٹر (حال مقیم آکسفورڈ۔ یوکے) اور مکرمہ امۃ السلام غزالہ ملک صاحبہ (اہلیہ مکرم اسد ملک صاحب۔ صدر جماعت پٹنی، یوکے) کی نمازِ جنازہ حاضر پڑھائی اور اور پسماندگان سے ملاقات فرمائی۔ اس نماز جنازہ حاضر کے ساتھ 4/ مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

☆...**07/ جون بروز جمعۃ المبارک:** حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک اسلام آباد، ٹلفورڈ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں نیز یوٹیوب اور دیگر میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعہ ساری دنیا میں سنا اور دیکھا گیا۔ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں اخلاص و وفا کے پیکر چند بدری اصحابِ رسول ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ فرمایا۔

دنیا بھر کے مختلف علاقوں میں مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے احباب کے استفادہ کے لیے امیر المومنین ...باقی صفحہ نمبر 10 پر...

سیرالیون کے مکینی ریجن کے گاؤں MAKARGBO LINE میں مسجد کا بابرکت افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 8/ جون 2019ء کو جماعت احمدیہ سیرالیون کو مکینی ریجن کی TENE CHIEFDOME کی جماعت MAKARGBO LINE میں ایک مسجد کے افتتاح کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مسجد کا سنگ بنیاد فروری 2019ء میں لوکل معلم عبد الائی طورے صاحب (ABDULLAI TURAY) نے رکھا۔ اس موقع پر ریجنل مبلغ مکرم طاہر احمد فرخ صاحب، مربی سلسلہ بھی موجود تھے، افتتاحی تقریب میں آپ مکرم امیر صاحب کی نمائندگی میں مہمان خصوصی تھے۔

مسجد کی افتتاحی تقریب کا باقاعدہ آغاز گیارہ بجے تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد مہمانوں کا تعارف کروایا گیا۔ بعد ازاں چیفڈم امام شیخ محمد بنگورا صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ جماعت کے سالانہ جلسہ میں شامل ہوئے تھے اور اس سے بہت متاثر ہیں اور یہاں مسجد بنانے پر جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ نائب چیفڈم امام شیخ ابراہیم سیسے صاحب نے کہا کہ بہت سالوں سے مجھے جلسے پر مدعو کیا جاتا تھا لیکن میں نہیں جاتا تھا۔ گذشتہ سال خوش قسمتی سے میں جلسہ میں شامل ہوا اور وہاں تین دن رہا اور تب ہی مجھے جماعت کی حقیقی تعلیمات کا صحیح پتہ چلا۔

سیرالیون کے مکینی ریجن کے گاؤں MAKARGBO LINE میں نو تعمیر شدہ احمدیہ مسجد

اس بابرکت تقریب میں احمدی احباب، غیر از جماعت احباب اور غیر مسلموں سمیت قریباً 300/ افراد شامل ہوئے۔

مہمان خصوصی مکرم ریجنل مبلغ صاحب نے اپنی تقریر میں جماعت کا تعارف کرایا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی غرض بیان کی۔ اور مسجد کے قیام کی غرض وغایت بیان کی۔ اس کے بعد آپ نے مسجد کا باقاعدہ افتتاح فرمایا اور دعا کروائی۔ پروگرام کے بعد مسجد میں ظہر کی نماز باجماعت ادا کی گئی۔ اور حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

مسجد کا کل احاطہ ایک ٹاون لاٹ ہے اور کل مسقّف احاطہ 25X45 فٹ ہے اور اس میں 120 نمازیوں کی گنجائش ہے۔ (رپورٹ عبد الہادی قریشی۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

☆...☆...☆

اس شمارے میں:

مقدونیا میں افطار پروگرام☆... (منظوم) (02) ☆... سیرت النبی ﷺ از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (قسط نمبر 7) (03) ☆... شمائل مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام (قسط نمبر 2) (04) ☆... خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24/ مئی 2019ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے ☆... تلاشِ گہر/ درثمین اردو کی دوسری نظم۔ دعوتِ فکر ☆... خطبہ نکاح فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (10) ☆... ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (تیسری قسط) ☆... نماز جنازہ حاضر و غائب (11) ☆... جامعہ احمدیہ کینیڈا کے زیر اہتمام 'خلافتِ راشدہ' کے موضوع پر ایک خصوصی نمائش (12) ☆... رپورٹ جلسہ سالانہ ہیٹی (13 ☆... حضرت عمر بن عبد العزیزؒ (14) ☆... کرکٹ ورلڈ کپ، آغاز سے اب تک صورتحال (17) ☆... تعارف کتاب/ تعلق باللہ (18) ☆... ایڈیٹر کے نام خطوط (19) ☆... احمدیت کے علمبردار دو گروہوں کے صدی کے سفر کا تقابلی جائزہ (قسط نمبر 8) (20)

@alfazlintl

مقدونیا میں رمضان المبارک کے دوران غیر از جماعت افراد کے ساتھ افطار کے پروگرام اور ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کے تحت میڈیکل کیمپ اور راشن پیک نیز ادویات کی تقسیم

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مقدونیا کو رمضان المبارک میں معمول کی مصروفیات کے علاوہ متعدد تربیتی، تبلیغی اور خدمتِ خلق کے پروگرام منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مذکورہ بالا پروگراموں کی مختصر رپورٹ پیش ہے۔

☆... جلسہ یوم خلافت اور اجتماعی افطاری

مقدونیا کی دونوں جماعتوں کا ایک اجتماعی جلسہ یوم خلافت 26 مئی 2019ء کو Pehcevo نماز سنٹر میں منعقد ہوا جس میں اجتماعی افطاری کا بھی انتظام تھا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے مسلمانوں کی موجودہ بدامنی کی حالت کے حوالہ سے بات کی اور پھر بتایا کہ اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق امام مہدی اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد ہوئی اور اس کے بعد اسلام کے پُر امن پیغام کو پھیلانے کے لیے خلافت قائم ہے۔ اس کے بعد خلافت کی برکات بیان کیں۔ اس پروگرام میں 57 افراد شامل ہوئے۔

☆... اجتماعی افطاری و تربیتی اجلاس جماعت Berevo

28 مئی کو Berovo (بیروو) نماز سنٹر میں اجتماعی افطاری کا انتظام کیا گیا جس میں 20 غیر احمدی مسلمان بھی شامل ہوئے۔ نماز مغرب سے قبل تربیتی اجلاس منعقد ہوا

☆... Kumanovo میں تبلیغی میٹنگ اور افطاری

Kumanovo میں جہاں حال ہی میں بیعتیں ہوئی ہیں 31 جولائی کو ایک تبلیغی میٹنگ کا اہتمام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر از جماعت افراد کی ایک کثیر تعداد نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ شاملین کی کُل تعداد 72 تھی جن میں 50 غیر از جماعت مسلمان تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا۔ اس موقع پر مہمانوں کی خدمت میں جماعتی لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔ آخر پر اجتماعی افطاری کروائی گئی۔

مقدونیا میں ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کے تحت کھانے کے پیکٹ کی تقسیم کرنے کے ایک پروگرام کے دوران

صومِ زندگی

عشق میں دیکھیں نہ دیوانوں نے رہ کی خواریاں
اہلِ دانش گھر میں کرتے رہ گئے تیاریاں

زندگی کے میکدے میں موت کے چلتے ہیں جام
جام پینے کے لیے سب کی لگی ہیں باریاں

جو بھی کانٹوں پر چلے گا وہ ہی پائے گا گلاب
باعثِ انعام ہیں یہ راہ کی دشواریاں

جن سعیدوں نے کیا پورا یہ صومِ زندگی
وہ کریں گے میوہ ہائے خلد سے افطاریاں

پاس سے دیکھیں تو کھلتی ہے حقیقت حسن کی
دُور سے لگتی ہیں ساری صورتیں ہی پیاریاں

شاعرانِ عہدِ نو نے کر دیا اُردو کا خوں
شاعری کے نام پر کرنے لگے فنکاریاں

کون کہتا ہے جہاں سے رسمِ یاری اُٹھ گئی
اِک نہ اِک دن رنگ لے آئیں گی اپنی یاریاں

دوسروں سے میں ہوں، مجھ سے دوسرے ہیں بے خبر
واہ مولیٰ! کیا عجب ہیں تیریاں ستاریاں

(میر انجم پرویز)

ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کے تحت پروگرامز

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقدونیا میں ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کے تحت 4 شہروں اور 5 دیہات میں میڈیکل کیمپ اور تقسیمِ فوڈ کے پروگرام منعقد ہوئے جس سے بے شمار لوگوں کو فائدہ پہنچا۔ مقامی میڈیا میں وسیع پیمانے پر ان پروگرامز کی کوریج بھی ہوئی۔ اس کی تفصیل نہایت اختصار کے ساتھ پیش ہے۔

1۔ 30 مئی 2019ء کو Berovo میں میڈیکل کیمپ لگایا گیا اور خشک خوراک پر مشتمل پیکٹ تقسیم کیے گئے۔ مقامی کونسل اور میئر نے اس پروگرام کے لیے اپنا ہال دیا۔ ڈاکٹروں نے رضا کارانہ طور پر 130 فیملیوں کے طبّی معائنے کیے اور 500 لوگوں نے پیکٹس حاصل کیے۔ دو ٹی وی چینلز نے بھی اس کی خبر نشر کی۔ اس کے علاوہ دو قریبی دیہات میں گھروں میں جا کر پیکٹ اور ادویات دی گئیں۔

2۔ 31 مئی 2019ء کو Kumanovo میں ایک گونگے بہروں کے ادارے میں 50 پیکٹ دیے گئے جس کی خبر ٹی وی میں بھی نشر ہوئی۔

...باقی صفحہ نمبر 11 پر...

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

قسط نمبر 7

غیرتِ دینی

اس بات کے بتانے کے بعد کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کا ہر فعل خشیت الٰہی کی ایک زندہ مثال ہے میں آپؐ کی غیرت دینی کے متعلق کچھ لکھنا چاہتا ہوں۔

بہت سے لوگ اعلیٰ سے اعلیٰ اخلاق کے نمونے دکھاتے ہیں مگر یہ اخلاق اسی وقت تک ظاہر ہوتے ہیں جب تک انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ ذرا ان کے منشا کے خلاف کوئی بات ہو اور ان کی آنکھیں لال پیلی ہو جاتی ہیں اور منہ سے جھاگ آنی شروع ہو جاتی ہے۔ اور اگر اشارۃً بھی کوئی انہیں ایسی بات کہہ بیٹھے جس میں وہ اپنی ہتک سمجھتے ہوں تو وہ اسے برداشت نہیں کر سکتے بلکہ ہر ممکن سے ممکن طریق سے اس کا بدلہ لینے کی کوشش کرتے ہیں اور جب تک مدمقابل سے بدلہ نہ لے لیں انہیں چین نہیں آتا۔

مگر انہیں لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ جب خدا اور رسول کی کوئی ہتک کرتا ہے تو اسے بڑی خوشی سے سنتے ہیں اور ان کو وہ قطعاً بری نہیں معلوم ہوتی اور ایسی مجلسوں میں اٹھنا بیٹھنا ناپسند نہیں کرتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسی وقت ان سے بھی کوئی غلطی ہو جاتی ہے اور اس طرح ان کا دین برباد ہو جاتا ہے۔

جتنے اخلاق اخلاق اور تہذیب تہذیب پکارنے والے لوگ ہیں ان کی زندگیوں کا مطالعہ کر کے دیکھ لو ضرور ان میں یہ بات پائی جائے گی کہ دوسروں کے معاملہ میں اور خصوصاً دین کے معاملہ میں غیرت کے اظہار کو وہ بدخلقی اور بدتہذیبی قرار دیتے ہیں مگر اپنے معاملہ میں ان کا معیارِ اخلاق ہی اور ہے اور وہاں اعلیٰ اخلاق سے کام لینا ان کے لیے ناممکن ہو جاتا ہے۔

مومن انسان کا کام اس کے بالکل برخلاف ہونا چاہیے اور اسے اخلاق کا اعلیٰ نمونہ اپنے معاملات میں دکھانا چاہیے اور حتّی الوسع کوشش کرنی چاہیے کہ بہت سے موقعوں پر چشم پوشی سے ہی کام لے اور جب تک عفو سے کام نکل سکتا ہو اور اس کا خراب نتیجہ نہ نکلتا ہو اسے ترک نہ کرے لیکن دین کے معاملہ میں قطعاً بے غیرتی کا اظہار نہ کرے اور ایسے تمام مواقع جن میں دین کی ہتک ہوتی ہو ان سے الگ رہے اور ایسی تمام مجلسوں اور صحبتوں سے پرہیز کرے کہ جن میں دین کی ہتک اور اس سے ٹھٹھا ہوتا ہو اور دین پر جس قدر اعتراض ہوں ان کو دور کرنے کی کوشش کرے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو معلوم ہوگا کہ وہ خدا تعالیٰ کی قدوسیت قائم کرنے کی نسبت اپنے نفس پر اعتراضات دور کرنے کے لیے زیادہ کوشاں رہتا ہے اور جتنا اسے اپنی صفائی کا خیال ہے اتنا خدا تعالیٰ اور دینِ حق کی تنزیہہ کا خیال نہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اس معاملہ میں بھی عام انسانوں سے بالکل مختلف ہے اور آپؐ بجائے اپنے نفسانی معاملات اور ذاتی تکالیف پر اظہار غضب و غصہ کے نہایت ملائمت اور نرمی سے کام لیتے اور اگر کوئی اعتراض کرتا تو اس پر خاموش رہتے اور جب تک خاموشی سے نقصان نہ پہنچتا ہو کبھی ذبّ اعتراضات کی طرف توجہ نہ کرتے مگر خدا تعالیٰ کے معاملہ میں آپؐ بڑے باغیرت تھے اور یہ کبھی برداشت نہ کر سکتے تھے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ہتک کرے اور جب کوئی ایسا موقع پیش آتا آپؐ فوراً اللہ تعالیٰ کی تنزیہہ کرتے یا اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کے احکام سے لاپرواہی کرتا تو اسے سخت تنبیہ کرتے۔

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے فرمایا کہ

جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّ اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ عَلَی الرِّ جَالَۃِ یَوۡمَ اُحُدٍ وَکَانُوۡ اخَمۡسِیۡنَ رَجُلًا عَبۡدَاللہِ بۡنَ جُبَیۡرٍ فَقَالَ اِنۡ رَاَیۡتُمُوۡنَا تَخۡطَفُنَا الطَّیۡرُ فَلَاتَبۡرَحُوۡامَکَانَکُمۡ ھٰذَا حَتّٰی اُرۡسِلَ اِلَیۡکُمۡ وَاِنۡ رَاَیۡتُمُوۡنَا ھَزَمۡنَا الۡقَوۡمَ وَاَوۡطَأۡنَا ھُمۡ فَلَاتَبۡرَحُوۡ احَتّٰی اُرۡسِلَ اِلَیۡکُمۡ فَھَزَمُوۡ ھُمۡ قَالَ وَاَنَا وَاللہِ رَاَیۡتُ النِّسَآءَ یَشۡتَدِدۡنَ قَدۡ بَدَتۡ خَلَاخِلُھُنَّ وَاَسۡوُ قُھُنَّ رَافِعَاتٍ ثِیَابَھُنَّ فَقَالَ اَصۡحَابُ عَبۡدُاللہِ بۡنِ جُبَیۡرٍ اَلۡغَنِیۡمَۃَ اَیۡ قَوۡمِ الۡغَنِیۡمَۃَ ظَھَرَ اَصۡحَابُکُمۡ فَمَا تَنۡتَظِرُوۡنَ فَقَالَ عَبۡدُاللہِ بۡنُ جُبَیۡرٍ اَنَسِیۡتُمۡ مَاقَالَ لَکُمۡ رَسُوۡلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالُوۡ وَاللہِ لَنَاۡتِیَنَّ النَّاسِ فَلَنُصِیۡبَنَّ مِنَ الۡغَنِیۡمَۃِ فَلَمَّا اَتَوۡھُمۡ صُرِفَتۡ وُجُوۡھُھُمۡ فَاَقۡبَلُوۡ امُنۡھَزِمِیۡنَ فَذٰلِکَ اِذۡ یَدۡعُوۡھُمُ الرَّسُوۡلُ فِیۡ اُخۡرَاھُمۡ فَلَمۡ یَبۡقَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ غَیۡرُ اِثۡنَیۡ عَشَرَ رَجُلًا فَاَصَابُوۡ امِنَّا سَبۡعِیۡنَ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ وَاَصۡحَابُہٗ اَصَابَ مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ یَوۡمَ بَدۡرٍاَرۡ بَعِیۡنَ وَمِائَۃَ سَبۡعِیۡنَ اَسِیۡرًا وَسَبۡعِیۡنَ قَتِیۡلًا فَقَالَ اَبُوۡ سُفۡیَانَ اَفِی الۡقَوۡمِ مُحَمَّدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَنَھَاھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَنۡ یُّجِیۡبُوۡہُ ثُمَّ قَالَ اَفِی الۡقَوۡمِ اِبۡنُ اَبِیۡ قُحَافَۃَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَفِی الۡقَوۡمِ ابۡنُ الۡخَطَّابِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی اَصۡحَابِہٖ فَقَالَ اَمَّا ھٰؤُلَآءِ فَقَدۡ قُتِلُوۡ فَمَا مَلَکَ عُمَرُ نَفۡسَہٗ فَقَالَ کَذَبۡتَ وَاللہِ یَاعَدُوَّ اللہِ اِنَّ الَّذِیۡنَ عَدَدۡتَ لَاَحۡیَآءٌ کُلُّھُمۡ وَقَدۡ بَقِیَ لَکَ مَایَسُوۡ ءُکَ قَالَ یَوۡمٌ بِیَوۡمِ بَدۡرٍ وَالۡحَرۡبُ سِجَالٌ اِنَّکُمۡ سَتَجِدُوۡنَ فِی الۡقَوۡمِ مُثۡلَۃً لَمۡ اٰمُرۡبِھَاوَلَمۡ تَسُؤۡنِیۡ ثُمَّ اَخَذَ یَرۡتَجِزُ اُعۡلُ ھُبَلۡ اُعۡلُ ھُبَلۡ قَالَ النَّبِیُّ صَلیَّ اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَلَا تُجِیۡبُوۡ الَہٗ قَالُوۡ ایَارَسُوۡلَ اللہِ مَا نَقُوۡلُ قَالَ قُوۡلُوۡ اللہُ اَعۡلٰی وَاَجَلُّ قَالَ اِنَّ لَنَا الۡعُزّٰی وَلَا عُزّٰی لَکُمۡ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَلَا تُجِیۡبُو الَہٗ قَالُوۡ ایَارَسُوۡلَ اللہِ مَا نَقُوۡلُ قَالَ قُوۡلُوۡ اَللہُ مَوۡلَانَا وَلَا مَوۡلٰی لَکُمۡ

(بخاری کتاب الجھاد باب مایکرہ من التنازع والاختلاف فی الحرب)

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیادہ فوج کے پچاس آدمیوں پر احد کے دن عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور فرمایا کہ اگر تم یہ بھی دیکھ لو کہ ہمیں جانور اچک رہے ہیں تب بھی اپنی اس جگہ سے نہ ہلنا جب تک تم کو میں کہلا نہ بھیجوں۔ اور اگر تم یہ معلوم کر لو کہ ہم نے دشمن کو شکست دے دی ہے اور ان کو مسل دیا ہے تب بھی اس وقت تک کہ تمہیں کہلا نہ بھیجا جائے اپنی جگہ نہ چھوڑنا۔ اس کے بعد جنگ ہوئی اور مسلمانوں نے کفار کو شکست دے دی۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں خدا کی قسم میں دیکھ رہا تھا کہ عورتیں کپڑے اٹھا اٹھا کر بھاگ رہی تھیں اور ان کی پنڈلیاں ننگی ہو رہی تھیں اس بات کو دیکھ کر عبد اللہ بن جبیرؓ کے ساتھیوں نے کہا کہ اے قوم! غنیمت کا وقت ہے غنیمت کا وقت ہے۔ تمہارے ساتھی غالب آ گئے پھر تم کیا انتظار کر رہے ہو اس پر عبد اللہ بن جبیرؓ نے انہیں کہا کہ کیا تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بھول گئے ہو۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم! ہم بھی ساری فوج سے مل کر غنیمت حاصل کریں گے۔ جن لشکر سے آ کر مل گئے تو ان کے منہ پھیرے گئے اور شکست کھا کر بھاگے اسی کے بارہ میں قرآن شریف کی یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ یاد کرو جب رسول تم کو پیچھے کی طرف بلا رہا تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوائے بارہ آدمیوں کے اور کوئی نہ رہا اس وقت کفار نے ہمارے ستر آدمیوں کا نقصان کیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحابؓ نے جنگ بدر میں کفار کے ایک سو چالیس آدمیوں کا نقصان کیا تھا۔ ستر قتل ہوئے تھے اور ستر قید کیے گئے تھے۔ غرضیکہ جب لشکر پراگندہ ہو گیا اور رسول کریمؐ کے گرد صرف ایک قلیل جماعت ہی رہ گئی تو ابوسفیان نے پکار کر کہا کہ کیا تم میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے اور اس بات کو تین بار دہرایا لیکن رسول کریمؐ نے لوگوں کو منع کر دیا کہ وہ جواب نہ دیں۔ اس کے بعد ابوسفیان نے تین دفعہ باآواز بلند کہا کہ کیا تم میں ابن ابی قحافہ (حضرت ابو بکرؓ) ہے۔ اس کا جواب بھی نہ دیا گیا تو اس نے پھر تین دفعہ پکار کر کہا کہ کیا تم میں ابن الخطاب (حضرت عمرؓ) ہے۔ پھر بھی جب جواب نہ ملا تو اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ یہ لوگ مارے گئے ہیں۔ اس بات کو سن کر حضرت عمرؓ برداشت نہ کر سکے اور فرمایا کہ اے خدا کے دشمن تو نے جھوٹ کہا ہے جن کا تو نے نام لیا ہے وہ سب کے سب زندہ ہیں اور وہ چیز جسے تو ناپسند کرتا ہے ابھی باقی ہے۔ اس جواب کو سن کر ابوسفیان نے کہا کہ آج کا دن بدر کا بدلہ ہو گیا۔ اور لڑائیوں کا حال ڈول کا سا ہوتا ہے تم اپنے مقتولوں میں بعض ایسے پاؤ گے کہ جن کے ناک کان کٹے ہوئے ہوں گے۔ میں نے اس بات کا حکم نہیں دیا تھا لیکن میں اس بات کو ناپسند بھی نہیں کرتا۔ پھر فخر یہ کلمات باآواز بلند کہنے لگا اُعۡلُ ھُبَلۡ اُعۡلُ ھُبَلۡ یعنی اے ہبل (بت) تیرا درجہ بلند ہو اے ہبل تیرا درجہ بلند ہو۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کو جواب کیوں نہیں دیتے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! ہم کیا کہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہو ''کہ خدا تعالیٰ ہی سب سے بلند رتبہ اور سب سے زیادہ شان والا ہے''۔ ابوسفیان نے یہ بات سنکر کہا ''ہمارا تو ایک بت عُزّیٰ ہے اور تمہارا کوئی عُزّیٰ نہیں''۔ جب صحابہؓ خاموش رہے تو رسول کریمؐ نے فرمایا کہ کیا تم جواب نہیں دیتے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم کیا کہیں۔ آپؐ نے فرمایا انہیں کہو کہ ''خدا ہمارا دوست و کارساز ہے اور تمہارا کوئی دوست نہیں''۔

اس واقعہ سے اچھی طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے معاملہ میں کیسے باغیرت تھے۔ ابوسفیان اپنی جھوٹی فتح کے نشہ میں مخمور ہو کر زور سے پکارتا ہے کہ کیا آپ زندہ ہیں لیکن آپؐ اپنی جماعت کو منع فرماتے ہیں کہ تم ان باتوں کا جواب ہی نہ دو اور خاموش رہو۔ ایک عام آدمی جو اپنے نفس پر ایسا قابو نہ رکھتا ہو ایسے موقع پر بولنے سے کبھی باز نہیں رہ سکتا اور لاکھ میں سے ایک آدمی بھی شاید مشکل سے ملے جو اپنے دشمن کی جھوٹی خوشی پر اس کی خوشی کو غارت کرنا ناپسند نہ کرے۔ لیکن چونکہ ابوسفیان اس دعویٰ سے رسول کریمؐ کی ذات کی ہتک کرنا چاہتا تھا اور یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ میں نے ان کو قتل کر دیا ہے اس لیے رسول کریمؐ نے نہ صرف خود جواب نہ دیا بلکہ صحابہؓ کو بھی منع کر دیا۔

مگر جونہی کہ ابوسفیان نے خدا تعالیٰ کی ذات پر حملہ کیا اور سرمیدان شرک کا اعلان کیا اور بجائے خدا تعالیٰ کی عظمت بیان کرنے کے ہبل بت کی توصیف کی تو آپؐ برداشت نہ کر سکے اور صحابہؓ کو حکم دیا کہ اسے جواب دو کہ خدا کے سوا اور کوئی نہیں جو عظمت و جلال کا مالک ہو۔ پھر جب اس نے یہ ظاہر کیا کہ عزیٰ ہمارا مددگار ہے آپؐ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ اسے کہہ دو کہ ہمارا خدا مددگار ہے اور ہم کسی اور کی مدد نہیں چاہتے اور یہ بات بھی خوب یاد رکھو کہ خدا ہماری مدد کرے گا اور تمہاری مدد کرنے والا کوئی نہ ہو گا۔

اللہ اللہ! اپنے نفس کے متعلق کیا صبر ہے اور خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی کیسی غیرت ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَبَارِکۡ وَسَلِّمۡ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ۔

(جاری ہے)

سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)
manager@alfazlintl.org
فون نمبر: 00442085447672

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)
manager@alfazlintl.org
فون نمبر: 00442085447672

شمائل مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام

(مرتبہ: سید مبشر احمد ایاز)

آپؑ کے عشق الٰہی کا بیان

’’ایک سکھ زمیندار کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ایک بڑے افسر یا رئیس نے حضرت اقدسؑ کے والد صاحب سے پوچھا کہ سنتا ہوں آپ کا ایک چھوٹا لڑکا بھی ہے۔ مگر اسے ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ہاں میرا چھوٹا لڑکا تو ہے مگر نئی نویلی دلہنوں کی طرح کم ہی نظر آتا ہے۔ اگر اسے دیکھنا ہو تو مسجد کے کسی گوشے میں جاکر دیکھ لیں۔ وہ تو مسیتڑ ہے۔ اور فرماتے کہ ’’مسجد میں جاکر سقاوہ کی ٹوٹنی میں تلاش کرو۔ اگر وہاں نہ ملے تو مایوس ہوکر واپس مت آنا۔ مسجد کے اندر چلے جانا اور وہاں کسی گوشے میں تلاش کرنا۔ اگر وہاں بھی نہ ملے تو پھر بھی ناامید ہوکر لوٹ مت آنا۔ کسی صف میں دیکھنا کہ کوئی اسکو لپیٹ کر کھڑا کر گیا ہوگا۔ کیونکہ وہ تو زندگی میں مرا ہوا ہے اور اگر کوئی اسے صف میں لپیٹ دے تو وہ آگے سے حرکت بھی نہیں کرے گا۔‘‘

(حضرت مسیح موعودؑ کے مختصر حالات از معراج الدین عمر صاحب ص 67)

حضرت اقدسؑ کی ایک یادداشت میں یہ تحریر تھا:

اَلْمَسَاجِدُ مَكَانِي … وَخَلْقُ اللهِ عَيَالِي

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ صفحہ 419)

(ترجمہ: مسجدیں میرا مکان ہیں اور اللہ کی مخلوق میرا کنبہ ہے)

آنحضرت ﷺ نے ایسے ہی عاشقان الٰہی کی علامات میں سے ایک یہ بیان فرمائی۔

كَتَبَ سَلْمَانُ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ: يَا أَخِي لِيَكُنْ بَيْتُكَ الْمَسَاجِدَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: الْمَسْجِدُ بَيْتُ كُلِّ تَقِيٍّ وَقَدْ ضَمِنَ اللهُ لِمَنْ كَانَتِ الْمَسَاجِدُ بُيُوتَهُمْ بِالرَّوْحِ وَالرَّحْمَةِ وَالْجَوَازِ عَلَى الصِّرَاطِ إِلَى رِضْوَانِ اللهِ تَعَالَى…أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَأَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: سبعة يظلهم الله فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ:…، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ

ترجمہ: حضرت سلمانؓ نے حضرت ابودرداءؓ کو لکھا کہ اے میرے بھائی! چاہیے کہ مساجد ہی تیرا گھر ہوں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مسجد ہر متقی کا گھر ہے اور اللہ تعالیٰ ہر اس کو کہ مساجد جن کا گھر ہیں راحت و رحمت کی ضمانت دیتا ہے اور پل صراط سے باسلامت گزر جانے کی رضوان اللہ کی طرف، اور حضرت ابوہریرہؓ اور ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا سات ہیں جن پر اللہ اس دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (تفسیر امام رازی زیر آیت وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللهِ … تفسیر سورۃ البقرۃ آیت 115)

اپنے یارِ ازلی کی محبت و وفا پر آپ کو بھروسہ بھی اتنا تھا کہ ؎

کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنے والی ہے

کا یقین تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک بار کسی مخالف نے اعتراض کیا کہ آپ اپنے آپ کو ابراہیم کہتے ہیں تو ان کو تو آگ میں ڈالا گیا تھا اور آگ گلزار بن گئی تھی تو اس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ اس زمانہ میں ہم موجود ہیں ہمیں کوئی مخالف دشمنی سے آگ کے اندر ڈال کر دیکھ لے کہ خدا اس کو ٹھنڈا کر دیتا ہے کہ نہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد پنجم صفحہ 210-209)

اور ایک بار آپؑ نے یہ بھی فرمایا کہ خدا نے ہمیں مخاطب کرکے فرمایا ہے:

’’آگ سے ہمیں مت ڈرا۔ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔‘‘ (تذکرہ صفحہ 324 ایڈیشن چہارم 2004ء)

خدائی نصرت اور تائید پر بھروسہ اور اس کی راہ میں ہر قربانی کے لیے تیار رہنے اور اس میں راحت و آرام جاننا اس واقعہ سے مترشح ہوتا ہے۔ کہ ایک بار جب سپرنٹنڈنٹ پولیس لیکھرام کے قتل کے شبہ میں اپنی گارڈ کے ساتھ اچانک قادیان آیا اور حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ کو اس کی اطلاع ہوئی تو وہ سخت گھبراہٹ کی حالت میں حضرت مسیح موعودؑ کے پاس گئے اور رندی ہوئی آواز میں بمشکل عرض کیا کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس S.P وارنٹ گرفتاری کے ساتھ ہتھکڑیاں لیے ہوئے آرہا ہے۔ حضرت اقدسؑ اس وقت اپنی کتاب ’’نور القرآن‘‘ تصنیف فرما رہے تھے۔ سر اٹھا کر اطمینان سے مسکراتے ہوئے فرمایا: ’’میر صاحب! لوگ خوشیوں میں چاندی سونے کے کنگن پہنا ہی کرتے ہیں ہم سمجھ لیں گے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں لوہے کے کنگن پہن لیے۔‘‘

پھر ذرا تأمل کے بعد فرمایا:

’’مگر ایسا نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ اپنے خلفاء کی ایسی رسوائی نہیں کرتا۔‘‘ (الحکم مؤرخہ 7 جون 1936ء جلد 39 نمبر 14 صفحہ 3 کالم 1 و تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 599)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے بیان کرتے ہیں:۔

’’بیان کیا مجھ سے میاں عبد اللہ صاحب سنوری نے کہ حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ’’مرضیٔ مولا از ہمہ اولیٰ۔‘‘ (یعنی خدا کی رضا سب سے مقدم ہونی چاہیے)‘‘

(سیرت المہدی جلد اوّل روایت نمبر 267)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے بیان کرتے ہیں:۔

’’بیان کیا مجھ سے مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے کہ جن دنوں میں گورداسپور میں کرم دین کے ساتھ مقدمہ تھا اور مجسٹریٹ نے تاریخ ڈالی ہوئی تھی اور حضرت صاحب قادیان آئے ہوئے تھے حضور نے تاریخ سے دو روز پہلے مجھے گورداسپور بھیجا کہ میں جاکر وہاں بعض حوالے نکال کر تیار رکھوں کیونکہ اگلی پیشی میں حوالے پیش ہونے تھے۔ میرے ساتھ شیخ حامد علی اور عبد الرحیم نائی باورچی کو بھی حضور نے گورداسپور بھیج دیا۔ جب ہم گورداسپور مکان پر آئے تو نیچے سے ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب مرحوم کو آواز دی کہ وہ نیچے آویں اور دروازہ کھولیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف اس وقت مکان میں اوپر ٹھہرے ہوئے تھے۔ ہمارے آواز دینے پر ڈاکٹر صاحب نے بے تاب ہوکر رونا اور چلّانا شروع کر دیا۔ ہم نے کئی آوازیں دیں مگر وہ اسی طرح روتے رہے آخر تھوڑی دیر کے بعد وہ آنسو پونچھتے ہوئے نیچے آئے۔ ہم نے سبب پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میرے پاس محمد حسین منشی آیا تھا مولوی صاحب کہتے تھے کہ محمد حسین مذکور گورداسپور میں کسی کچہری میں محرر یا پیش کار تھا اور سلسلہ کا سخت مخالف تھا۔ اور مولوی محمد حسین بٹالوی کے ملنے والوں میں سے تھا۔

خیر ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا کہ محمد حسین منشی آیا اور اس نے مجھے کہا کہ آج کل یہاں آریوں کا جلسہ ہوا ہے۔ بعض آریے اپنے دوستوں کو بھی جلسہ میں لے گئے تھے چنانچہ اسی طرح میں بھی وہاں چلا گیا۔ جلسہ کی عام کارروائی کے بعد انہوں نے اعلان کیا کہ اب جلسہ کی کارروائی ہو چکی ہے اب لوگ چلے جاویں کچھ ہم نے پرائیویٹ باتیں کرنی ہیں چنانچہ سب غیر لوگ اُٹھ گئے میں بھی جانے لگا مگر میرے آریہ دوست نے کہا کہ اکٹھے چلیں گے آپ ایک طرف ہوکر بیٹھ جاویں یا باہر انتظار کریں چنانچہ میں وہاں ایک طرف ہوکر بیٹھ گیا پھر ان آریوں میں سے ایک شخص اُٹھا اور مجسٹریٹ کو مرزا صاحب کا نام لے کر کہنے لگا کہ یہ شخص ہمارا سخت دشمن اور ہمارے لیڈر لیکھرام کا قاتل ہے۔ اب وہ آپ کے ہاتھ میں شکار ہے اور ساری قوم کی نظر آپ کی طرف ہے اگر آپ نے اس شکار کو ہاتھ سے جانے دیا تو آپ قوم کے دشمن ہوں گے اور اسی قسم کی جوش دلانے کی باتیں کیں۔ اس پر مجسٹریٹ نے جواب دیا کہ میرا تو پہلے سے خیال ہے کہ ہوسکے تو نہ صرف مرزا کو بلکہ اس مقدمہ میں جتنے بھی اس کے ساتھی اور گواہ ہیں سب کو جہنم میں پہنچادوں مگر کیا کیا جاوے کہ مقدمہ ایسا ہوشیاری سے چلایا جارہا ہے کہ کوئی ہاتھ ڈالنے کی جگہ نہیں ملتی لیکن اب میں عہد کرتا ہوں کہ خواہ کچھ ہو اس پہلی پیشی میں ہی عدالتی کارروائی عمل میں لے آؤں گا۔

مولوی صاحب کہتے تھے کہ ڈاکٹر صاحب بیان کرتے تھے کہ محمد حسین مجھ سے کہتا تھا کہ آپ یہ نہیں سمجھے ہوں گے کہ عدالتی کارروائی سے کیا مراد ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر مجسٹریٹ کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ شروع یا دوران مقدمہ میں جب چاہے ملزم کو بغیر ضمانت قبول کیے گرفتار کرکے حوالات میں دے دے۔ محمد حسین نے کہا ڈاکٹر صاحب آپ جانتے ہیں کہ مَیں آپ کے سلسلہ کا سخت مخالف ہوں مگر مجھ میں یہ بات ہے کہ میں کسی معزز خاندان کو ذلیل و برباد ہوتے خصوصاً ہندوؤں کے ہاتھ سے ذلیل ہوتے نہیں دیکھ سکتا اور میں جانتا ہوں کہ مرزا صاحب کا خاندان ضلع میں سب سے زیادہ معزز ہے۔ پس میں نے آپ کو یہ خبر پہنچادی ہے کہ آپ اس کا کوئی انتظام کرلیں۔ اور میرے خیال میں دو تجویزیں ہوسکتی ہیں ایک تو یہ ہے کہ چیف کورٹ لاہور میں یہاں سے مقدمہ تبدیل کرانے کی کوشش کی جاوے اور دوسرے یہ کہ خواہ کسی طرح ہو مگر مرزا صاحب اس آئندہ پیشی میں حاضر عدالت نہ ہوں اور ڈاکٹری سرٹیفکیٹ پیش کردیں۔

مولوی صاحب نے بیان کیا کہ ڈاکٹر صاحب نے یہ واقعہ بیان کیا تو ہم سب بھی سخت خوف زدہ ہوگئے اور فیصلہ کیا کہ اسی وقت قادیان کوئی آدمی روانہ کردیا جاوے جو حضرت صاحب کو یہ واقعات سناوے۔ رات ہو چکی تھی ہم نے یکہ تلاش کیا اور گو کئی یکے موجود تھے مگر مخالفت کا اتنا جوش تھا کہ کوئی یکہ نہ ملتا تھا ہم نے چار گنے کرایہ دینا کیا مگر کوئی یکہ والا راضی نہ ہوا آخر ہم نے شیخ حامد علی اور عبد الرحیم باورچی اور ایک تیسرے شخص کو قادیان پیدل روانہ کیا۔ وہ صبح کی نماز کے وقت قادیان پہنچے اور حضرت صاحب سے مختصراً عرض کیا حضور نے بے پروائی سے فرمایا خیر ہم بٹالہ چلتے ہیں خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب لاہور سے واپس آتے ہوئے وہاں ہم کو ملیں گے ان سے ذکر کریں گے اور وہاں پتہ لگ جائے گا کہ تبدیل مقدمہ کی کوشش کا کیا نتیجہ ہوا۔

چنانچہ اسی دن حضور بٹالہ آگئے۔ گاڑی میں مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ صاحب بھی مل گئے انہوں نے خبر دی کہ تبدیل مقدمہ کی کوشش کامیاب نہیں ہوئی۔ پھر حضرت صاحب گورداسپور چلے آئے اور راستہ میں خواجہ صاحب اور مولوی صاحب کو اس واقعہ کی کوئی اطلاع نہیں دی۔ جب آپ گورداسپور مکان پر پہنچے تو حسب عادت الگ کمرے میں چارپائی پر جا لیٹے مگر اس وقت ہمارے بدن کے رونگٹے کھڑے تھے کہ اب کیا ہوگا۔ حضور نے تھوڑی دیر کے بعد مجھے بلایا۔ میں گیا اس وقت حضرت صاحب نے اپنے دونوں ہاتھوں کے پنجے ملا کر اپنے سر کے نیچے دیے ہوئے تھے اور چت لیٹے ہوئے تھے۔ میرے جانے پر ایک پہلو پر ہوکر کہنی کے بل اپنی ہتھیلی پر سر کا سہارا دے کر لیٹ گئے اور مجھ سے فرمایا میں نے آپ کو اس لیے بلایا ہے کہ وہ سارا واقعہ سنوں کہ کیا ہے اس وقت کمرے میں کوئی اَور آدمی نہیں تھا صرف دروازے پر میاں شادی خان کھڑے تھے۔ میں نے سارا قصہ سنایا کہ کس طرح ہم نے یہاں آکر ڈاکٹر اسماعیل خان صاحب کو روتے ہوئے پایا پھر کس طرح ڈاکٹر صاحب نے منشی محمد حسین کے آنے کا واقعہ سنایا اور پھر محمد حسین نے کیا واقعہ سنایا۔ حضور خاموشی سے سنتے رہے جب میں شکار کے لفظ پر پہنچا تو یکلخت حضرت صاحب اُٹھ کر بیٹھ گئے اور آپ کی آنکھیں چمک اُٹھیں اور چہرہ سُرخ ہوگیا اور آپ نے فرمایا:

’’میں اس کا شکار ہوں! میں شکار نہیں ہوں میں شیر ہوں اور شیر بھی خدا کا شیر۔ وہ بھلا خدا کے شیر پر ہاتھ ڈال سکتا ہے؟ ایسا کر کے تو دیکھے۔‘‘

یہ الفاظ کہتے ہوئے آپ کی آواز اتنی بلند ہوگئی کہ کمرے کے باہر کے بھی سب لوگ چونک اُٹھے اور حیرت کے ساتھ ادھر متوجہ ہوگئے مگر کمرے کے اندر کوئی نہیں آیا۔ حضور نے کئی دفعہ خدا کے شیر کے الفاظ دہرائے اور اس وقت آپ کی آنکھیں جو ہمیشہ جھکی ہوئی اور نیم بند رہتی تھیں واقعی شیر کی آنکھوں کی طرح کھل کر شعلہ کی طرح چمکتی تھیں اور چہرہ اتنا سرخ تھا کہ دیکھا نہیں جاتا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا میں کیا کروں میں نے تو خدا کے سامنے پیش کیا ہے کہ میں تیرے دین

……باقی صفحہ نمبر 09 پر……

خطبہ جمعہ

خلافتِ احمدیہ کے ذریعے ہی دنیا اب امّتِ واحدہ بننے کا نظارہ بھی دیکھ سکتی ہے اور اس کے بغیر نہیں

جب تک خلافتِ احمدیہ سے یہ تعلق اور محبت رہے گا خوف کی حالت بھی امن میں بدلتی رہے گی اور اللہ تعالیٰ لوگوں کی تسلی کے سامان بھی پیدا فرماتا رہے گا۔ ان شاء اللہ

خلافت کی باتوں پر عمل کرنا بھی تمہارے لیے ضروری ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے

قومی اور روحانی زندگی کے جاری رکھنے کے لیے مومنین کے لیے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ **اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں**

بیعت کے بعد اپنی سوچوں کو درست سمت میں رکھنا اور کامل اطاعت کے نمونے دکھانا انتہائی ضروری ہے

عام اطاعت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرو۔ اس کی عبادت بھی سنوار کر کرو

ایسے اعلیٰ اخلاق ہوں کہ احمدی اور غیر احمدی میں فرق صاف نظر آنے لگ جائے

دنیاوی خواہشات اور ان کے پیچھے پڑ کر دین کو ثانوی حیثیت دینے کی حالت بھی شرک کی حالت ہے

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لیے ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم میں اطاعت کا مادہ ہے۔ کس حد تک ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کر رہے ہیں۔ کس حد تک ہم اپنی عبادتوں کو سنوار رہے ہیں۔ کس حد تک سنت پر عمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کس حد تک ہماری اطاعت کے معیار ہیں

ہر ایک کو کچھ نہ کچھ تاریخ سے آگاہی بھی ہونی چاہیے

جو خلافت سے وابستہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے حکموں پر عمل کرتے رہیں گے، اپنی نمازوں کی حفاظت کریں گے، تزکیہ نفس اور تزکیہ اموال کرتے رہیں گے، اطاعت میں اعلیٰ معیار قائم کرتے رہیں گے وہ ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے رہیں گے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد خلافتِ احمدیہ کے بابرکت قیام کا تفصیلی تذکرہ

نئے مرکز اسلام آباد کی ’مسجد مبارک‘ کے سنگ بنیاد کے ضمن میں مکرم عثمان چینی صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر اور

چین میں بھی اور دنیا کے ہر ملک میں بھی احمدیت اور حقیقی اسلام کے پھیلنے کے لیے دعا کی تحریک

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 24/ مئی 2019ء بمطابق 24/ ہجرت 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (ٹلفورڈ، سرے)، یو کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَخْشَ اللّٰهَ وَ يَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔ وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا

يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ۔

(سورۃ النور: 52 تا 58)

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں سورۂ نور کی آیات ہیں اور 'آیتِ استخلاف' یعنی وہ آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں میں خلافت کا سلسلہ جاری رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے، اس آیت سے پہلے کی بھی آیات ہیں اور بعد کی بھی آیات اور ان تمام آیات میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت اور حکموں پر عمل کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اگر یہ ہو گا تو پھر اللہ تعالیٰ خلافت کا انعام دینے کا وعدہ پورا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ خوف کی حالت کو امن میں بدلے گا اور دشمنوں کو ان کے انجام تک پہنچائے گا۔ ان آیات کا ترجمہ یوں ہے کہ

مومنوں کا جواب جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جائیں کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کریں یہ ہوا کرتا ہے کہ ہم نے سنا اور ہم نے مان لیا اور ہم نے اطاعت کی اور وہی لوگ کامیاب ہوا کرتے ہیں۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور اللہ سے ڈریں اور اس کا تقویٰ اختیار کریں وہ بامراد ہو جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ اللہ کی پکی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر تُو ان کو حکم دے تو وہ فوراً گھروں سے نکل کھڑے ہوں گے۔ کہو قسمیں نہ کھاؤ۔ ہمارا حکم تو تمہیں صرف ایسی اطاعت کا ہے جو معروف اطاعت ہے جو عرفِ عام میں اطاعت سمجھی جاتی ہے۔ اللہ اس سے جو تم کرتے ہو یقیناً خبردار ہے۔ تو کہہ اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پس اگر وہ پھر جائیں تو اس (رسول) پر صرف اس کی ذمہ داری ہے جو اس کے ذمہ لگایا گیا ہے اور تم پر اس کی ذمہ داری ہے جو تمہارے ذمہ لگایا گیا ہے اور اگر تم اس کی اطاعت کرو تو ہدایت پا جاؤ گے اور رسول کے ذمہ تو صرف بات کو کھول کر پہنچا دینا ہے۔ اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسبِ حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے وہ ان کے لیے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لیے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیے جائیں گے۔ اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰتیں دو اور اس رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور (اے مخاطب) کبھی خیال نہ کر کہ کفار زمین میں ہمیں اپنی تدبیروں سے عاجز کر دیں گے اور ان کا ٹھکانا تو دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ (ترجمہ از تفسیرِ صغیر)

پس ہر بات اللہ تعالیٰ نے کھول کر بیان فرما دی کہ تم ہزار دعویٰ کرو کہ تم مومن ہو، ایمان لانے والے ہو لیکن جب تک ہر امتحان اور ہر آزمائش میں ثابت قدم رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر شرحِ صدر اور کامل یقین سے عمل نہیں کرو گے کامیابی نہیں مل سکتی۔ پس حقیقی کامیابی پانے کے لیے اور بامراد ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی کامل اطاعت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اس کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا ضروری ہے کہ کہیں وہ میرا پیارا محبوب خدا میرے کسی عمل سے مجھ سے ناراض نہ ہو جائے۔ اور اسی طرح تقویٰ پر قائم ہونا ضروری ہے کہ ہر نیکی اور اعلیٰ اخلاق کو اس لیے کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے۔ جب یہ ہو گا تو پھر کامیابیاں بھی ملیں گی اور اللہ تعالیٰ کی امان بھی حاصل رہے گی۔ اگر ہم جائزہ لیں تو اکثر موقع پر یہ نظر آئے گا کہ اطاعت کے وہ معیار حاصل نہیں کرتے جو ہونے چاہئیں۔ اگر کسی بات پر عمل کر بھی لیں تو بڑی بے دلی سے عمل ہوتا ہے جو مرضی کے خلاف باتیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے جو حکم ہیں، ان آیات میں اتنی بار جو اطاعت کا حکم آیا ہے یہ خلافت کے جاری رکھنے کے وعدے کے ساتھ ان آیات میں آیا ہے گویا اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ خلافت کا نظام بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات اور نظام کا ایک حصہ ہے۔ پس خلافت کی باتوں پر عمل کرنا بھی تمہارے لیے ضروری ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے بلکہ ایک قومی اور روحانی زندگی کے جاری رکھنے کے لیے مومنین کے لیے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ جس نے میرے قائم کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور میری اطاعت کرنے والے نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی اور اسی طرح میرے امیر کی نافرمانی میری نافرمانی ہے اور میری نافرمانی خدا تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الاحکام باب قول اللہ تعالیٰ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم حدیث 7137)

تو خلیفۂ وقت کی اطاعت تو عام امیر کی اطاعت سے بہت بڑھ کر ضروری ہے۔ دلی خوشی کے ساتھ کامل اطاعت کے نمونے ہمیں صحابہ کی زندگیوں میں کس طرح نظر آتے ہیں اس کی ایک مثال دیتا ہوں۔

ایک جنگ میں جنگ کی کمان حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کی گئی لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی وجہ سے ان کو بدل دیا اور عین جنگ کی حالت میں ان کو بدلا گیا۔ تو بہرحال اس حالت میں خلیفۂ وقت کا حکم آیا کہ اب کمان حضرت ابوعبیدہ کریں گے، ان کو دے دی جائے۔ تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس خیال سے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑی عمدگی سے کمان کر رہے ہیں ان سے چارج نہیں لیا لیکن حضرت خالد بن ولیدؓ نے کہا کہ آپ فوری طور پر مجھ سے چارج لیں کیونکہ یہ خلیفۂ وقت کا حکم ہے اور میں بغیر کسی شکوے کے یا دل میں کسی قسم کا خیال لائے بغیر کامل اطاعت کے ساتھ آپ کے نیچے کام کروں گا جس طرح آپ کہیں گے۔

(ماخوذ از تاریخ طبری جلد 2 صفحہ 356-357 سنہ 13ھ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1987ء)

تو یہ اطاعت کا معیار ہے جو ایک مومن کا ہونا چاہیے نہ یہ کہ اگر کوئی فیصلہ خلاف ہو جائے تو شکوہ شروع کر دیں۔ کسی عہدے دار کو ہٹا کر دوسرے کو مقرر کر دیا جائے تو کام کرنا چھوڑ دیں۔ جو ایسا کرتا ہے نہ تو اس میں اطاعت ہے نہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے نہ تقویٰ ہے۔

اب مجھے پتا لگا ہے کہ بعض صدران ایسے ہیں جنہوں نے نئے قاعدے کے مطابق، جون میں اپنی ٹرم ختم ہونے سے پہلے اس لیے کام چھوڑ دیا ہے کہ اب ہم کیوں کام کریں۔ کیا یہ صرف اس لیے کام کر رہے تھے کہ ہم نے اب مستقل عہدے دار رہنا ہے؟ انہوں نے جو ذمہ داریاں مئی جون کے مہینے میں نبھانی ہوتی ہیں اس پر توجہ نہیں دے رہے۔ ایک تو ایسی سوچ اپنے دینی کام میں خیانت ہے۔ دوسرے یہ باغیانہ سوچ ہے اور اپنے آپ کو خلافت کی اطاعت کے دائرے سے باہر نکالنے والی بات ہے کیونکہ اب خلیفۂ وقت نے اس قاعدے کو منظور کر لیا ہے کہ صدر کی ٹرم چھ سال ہو گی اس لیے ہم بھی اب پوری طرح دل جمعی سے کام نہیں کریں گے۔ پس ایسے لوگوں کو تقویٰ سے کام لینا چاہیے اور خوفِ خدا کرنا چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعے پر بیعت اس نکتے پر لی تھی کہ سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ ہمیں پسند ہو یا ناپسند۔

(صحیح البخاری کتاب الاحکام باب کیف یبایع الامام الناس؟ حدیث 7199)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہو گی نہ کوئی عذر ہو گا اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے امامِ وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب الامر بلزوم الجماعۃ ...... حدیث (1851))

پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے امامِ وقت کی بیعت کی اور ان جاہلوں میں شامل نہیں ہوئے جو امامِ وقت کے انکاری ہیں۔ لیکن اگر ہمارے عمل اس قبول کرنے کے بعد بھی جہالت والے رہے تو اپنے آپ کو عملاً اس بیعت سے باہر نکالنے والی بات ہو گی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت سے بھی باہر نکل رہے ہوں گے۔

پس بیعت کے بعد اپنی سوچوں کو درست سمت میں رکھنا اور کامل اطاعت کے نمونے دکھانا انتہائی ضروری ہے۔ زمانے کے امام نے اپنی بیعت میں آنے والوں کے معیار کے بارے میں کیا فرمایا ہے۔ ایک موقعے پر آپؑ نے فرمایا کہ: ''ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے۔ لیکن جو محض نام رکھا کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا۔ وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا ارادہ کیا ہے اور کوئی آدمی جو دراصل جماعت میں نہیں ہے۔ محض نام لکھانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا۔'' یعنی عملی حالت اگر اس تعلیم کے مطابق نہیں تو صرف نام لکھوا کر جماعت میں شامل ہونے والی بات ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اصل میں میری نظر میں تو وہ جماعت میں نہیں ہے۔ آپ فرماتے ہیں ''......اس لیے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 439)

اور وہ تعلیم یہ ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ ''فتنہ کی بات نہ کرو۔ شر نہ کرو۔ گالی پر صبر کرو۔ کسی کا مقابلہ نہ کرو۔'' یعنی لغو اور بیہودہ باتوں میں مقابلہ نہ کرو۔ ان باتوں میں مقابلہ نہ کرو کہ اب فلاں عہدے دار بن گیا تو مَیں نے اطاعت نہیں کرنی یا مجھے ہٹایا گیا تو میں نے اطاعت نہیں کرنی۔ فرمایا اور ''جو مقابلہ کرے اس سے سلوک اور نیکی سے پیش آؤ۔'' عام معاملات میں بھی، روزمرہ معاملات میں بھی، لڑائی جھگڑوں میں بھی، اگر فضولیات پہ، لغویات پہ

کوئی مقابلہ ہوتا بھی ہے، تب بھی صَرفِ نظر کرو بلکہ نہ صرف صَرفِ نظر کرو بلکہ نیکی سے پیش آؤ۔ فرمایا کہ ’’شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ۔‘‘ خوش اخلاقی سے بات کرو۔ نرم زبان استعمال کرو۔ اس کا اچھا نمونہ دکھاؤ۔ ’’سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا تعالیٰ راضی ہو اور دشمن بھی جان لے کہ اب بیعت کر کے یہ شخص وہ نہیں رہا جو کہ پہلے تھا۔ مقدمات میں سچی گواہی دو۔ اس سلسلہ میں داخل ہونے والے کو چاہیے کہ پورے دل، پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہو جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 413)

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ بڑی پکّی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر تُو حکم دے تو ہم یہ کر دیں گے اور وہ کر دیں گے۔ جب حکم دو تو اس پر پورے نہیں اترتے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم زیادہ قسمیں نہ کھاؤ۔ بڑے بڑے وعدے نہ کرو۔ اگر معروف اطاعت کر لو، ایسی اطاعت جو عرفِ عام میں اطاعت سمجھی جاتی ہے تو ہم سمجھیں گے کہ تم نے حکم مان لیا ورنہ صرف منہ کے دعوے ہیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے عمل سے بھی باخبر ہے اور تمہارے دلوں کی حالت سے بھی باخبر ہے۔ پس عام اطاعت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرو۔ اس کی عبادت بھی سنوار کر کرو۔ آج کل رمضان میں جو توجہ پیدا ہوئی ہے اس کو جاری رکھو اور قائم رکھو۔ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے اس کے بندوں کے حق بھی ادا کرو اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے جو میں نے ابھی بیان کیا ہے کہ ہر قسم کے فتنے سے بچو۔ ہر قسم کے شر اور لڑائی اور جھگڑے سے بچو۔ اپنے اخلاق عمدہ کرو۔ ایسے اعلیٰ اخلاق ہوں کہ احمدی اور غیر احمدی میں فرق صاف نظر آنے لگ جائے۔ سچائی پر ہمیشہ قائم رہو۔ غرض کہ تمام قسم کی نیکیاں کرنا ضروری ہے اور یہی معروف اطاعت ہے۔ اسی کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اسی بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسی خواہش کا اظہار کیا ہے اور اپنی جماعت کے افراد کے لیے حکم دیا ہے۔ اور خلافتِ احمدیہ بھی ان باتوں کے کرنے کی طرف ہی توجہ دلاتی رہتی ہے۔ گذشتہ 111 سال ہو گئے خلافت کی طرف سے انہی باتوں کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے اور اسی طرح یہ بھی ہے کہ انتظامی معاملات میں بھی کامل اطاعت کا نمونہ دکھاؤ۔ صرف دینی یا روحانی معاملات میں نہیں۔ جیسا کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے دکھایا تھا اور اس جھگڑے میں نہ پڑو کہ یہ بات معروف کے زمرے میں آتی ہے یا نہیں۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کے خلاف کوئی بات ہے تو وہ یقیناً غیر معروف ہے۔ پس یہ جو ہم عہد میں دوہراتے ہیں کہ خلیفہ وقت جو بھی معروف فیصلہ کریں گے اس کی پابندی کرنی ضروری سمجھوں گا اس سے ہر ایک اپنی خود ساختہ تشریح معروف فیصلہ کی نہ نکالنے لگ جائے کہ یہ فیصلہ معروف ہے اور یہ نہیں ہے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے یہ نہیں کہا تھا کہ عین جنگ کے درمیان جب فوجیں آمنے سامنے ہیں اور حضرت خالد بن ولیدؓ کی حکمت عملی بھی بہت اچھی تھی اور مسلمانوں کو فائدہ بھی ہو رہا تھا اس وقت حضرت عمرؓ کا حکم جو آیا وہ غیر معروف تھا۔ نہیں بلکہ انہوں نے کامل اطاعت کے ساتھ ابو عبیدہؓ کے زیرِ کمان ایک عام کمانڈر کی حیثیت سے، فوجی کی حیثیت سے لڑنے کو ہی برکت سمجھا۔ جو لوگ معروف اور غیر معروف کے الجھاؤ اور چکروں میں پڑ جاتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ایک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ

’’ایک اور غلطی ہے وہ اطاعت درمعروف کے سمجھنے میں ہے کہ جن کاموں کو ہم معروف نہیں سمجھتے اس میں اطاعت نہ کریں گے۔‘‘ لوگ خود ہی فیصلہ کر لیتے ہیں کہ جو ہم معروف نہیں سمجھتے اس لیے اس میں اطاعت نہ کریں۔ آپؓ نے فرمایا کہ ’’یہ لفظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی آیا ہے۔‘‘ جیسا کہ فرمایا۔ ’’وَلَا يَعۡصِيۡنَكَ فِيۡ مَعۡرُوۡفٍ۔‘‘ اور نہ ہی معروف امور میں تیری نافرمانی کریں گے۔ حضرت خلیفہ اولؓ فرماتے ہیں کہ ’’اب کیا ایسے لوگوں نے حضرت محمدؐ رسول اللہ کے عیوب کی بھی کوئی فہرست بنالی ہے۔‘‘ آپؐ کے عیبوں کی یا کمزوریوں کی نعوذ باللہ کوئی فہرست بنائی ہوئی ہے۔ یعنی کوئی ایسی فہرست بنائی ہوئی ہے جن سے یہ پتا چلے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ حکم معروف ہیں اور یہ نعوذ باللہ غیر معروف ہیں۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ ’’اسی طرح حضرت صاحب‘‘ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ’’نے بھی شرائطِ بیعت میں طاعت درمعروف لکھا ہے۔ اس میں ایک سِرّ ہے۔‘‘

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 75-76)

اور وہ یہی راز ہے کہ نبی اور خلفاء اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکامات کے مطابق حکم دیتے ہیں اور جیسے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعے پر اس لفظ کی اس طرح تشریح فرمائی ہے کہ یہ نبی ان باتوں کا حکم دیتا ہے جو خلافِ عقل نہیں ہیں اور ان باتوں سے منع کرتا ہے جن سے عقل بھی منع کرتی ہے اور پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور ناپاک کو حرام ٹھہراتا ہے اور اس کی تفصیل اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں بیان فرما دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرما دی۔ تمام اوامر و نواہی، کرنے والی باتیں اور نہ کرنے والی باتیں کھول کر بیان فرما دیں اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی پیروی کریں گے وہی نجات پائیں گے۔ جو ان باتوں پر عمل کریں گے وہی نجات پائیں گے۔ پس ہمیشہ اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ خلافت کی طرف سے بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں شریعت اور سنت کے مطابق ہی احکام دیے جاتے ہیں اور دیے جاتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ اگر اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے ورنہ اس سے ہٹ کر کوئی نجات کا راستہ نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ پھر فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والوں اور نیک عمل کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کا خلافت جاری رہنے کا وعدہ ہے۔ نیک اعمال ان کے ہی نہیں ہیں جو صرف اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دیتے ہیں اور اپنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہیں اور ہر قسم کے شرک سے بچتے ہیں۔ صرف ظاہری شرک نہیں بلکہ دنیاوی خواہشات اور ان کے پیچھے پڑ کر دین کو ثانوی حیثیت دینے کی حالت بھی شرک کی حالت ہے۔ بے شک یہ بہت بڑی نیکیاں ہیں لیکن ساتھ ہی اطاعت جو ہے وہ بہت ضروری ہے۔

پس خلافت کا جو وعدہ ہے اگر اس کے فیض سے صحیح فائدہ اٹھانا ہے تو پھر نہ صرف اپنی عبادتوں کی حفاظت کرنی ضروری ہے۔ دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے۔ خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت کرنی بھی ضروری ہے ورنہ پھر نافرمانوں میں شمار ہو گا اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اصل میں تو پھر بیعت سے باہر ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومنوں کی جماعت، خلافت سے وابستہ رہنے والوں کی جماعت نمازوں کو قائم رکھنے والی جماعت ہے۔ نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دینے والی ہے۔ مسجدوں کو آباد کرنے والی ہے اور زکوٰۃ دینے والی ہے۔ اپنے اموال کا تزکیہ کرنے والی ہے۔ خدا اور اس کے رسولؐ اور اس کے دین کی خاطر مالی قربانیاں دینے والی ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر حتی الوسع عمل کرنے والی ہے اور جب یہ حالت ہوتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ ایسے بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کے لیے اپنی حالتوں کو سنوارنے کی ضرورت ہے اور جب اللہ تعالیٰ کا رحم ہمیں اپنی رحمانیت اور رحیمیت کی چادر میں لے لے گا تو پھر دشمن کا ہر مکر اس پر الٹا دیا جائے گا اور وہ اپنے بدترین انجام کو پہنچے گا۔ ان شاء اللہ۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لیے ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم میں اطاعت کا مادہ ہے۔ کس حد تک ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کر رہے ہیں۔ کس حد تک ہم اپنی عبادتوں کو سنوار رہے ہیں۔ کس حد تک سنت پر عمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کس حد تک ہماری اطاعت کے معیار ہیں۔ یہ جائزے خود ہمیں اپنے آپ سے لینے چاہئیں۔

اب میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بعض باتیں پیش کروں گا جو آپؓ نے مختلف وقتوں میں بیان فرمائیں کہ کس طرح جماعت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی وفات کے بعد ایسے حالات کا سامنا کرنا پڑا جو ہر ایک کو بے چین کر رہے تھے اور پھر خلافت نے سکون بخشا۔ وہ لوگ جو بعد میں خلافت کی بیعت سے ہٹ گئے اور پیغامی یا غیر مبائع کہلائے ان کا پہلے کیا رویّہ تھا اور پھر خلافتِ ثانیہ کے انتخاب کے بعد کیا رویّہ تھا؟ پہلے اور پھر بعد میں کس قسم کے ان کے خیالات تھے؟ پھر دشمن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد کس طرح خوش تھا لیکن حضرت خلیفہ اولؓ کے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد کس طرح کھسیاہٹ کا اظہار کیا اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی وفات کے بعد مخالفینِ احمدیت کو ایک اَور امید پیدا ہوئی کہ اب جماعت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی جماعت کو کس طرح سنبھالا اور پھر کس طرح خوف کی حالت کو امن کی حالت میں بدلا؟ یہ چند تاریخی حوالے ہیں جو نوجوانوں اور کم علم والوں کی ایمان میں مضبوطی کے لیے بھی ضروری ہیں یہ آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں اور اس لیے بھی ضروری ہیں کہ ہر ایک کو کچھ نہ کچھ تاریخ سے بھی آگاہی ہونی چاہیے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت مسلمانوں کی جو حالت تھی وہ بیان فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے وقت بھی، وصال کے وقت بھی ہمارا یہ حال تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت بھی جماعت کی ذہنی کیفیت وہی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں صحابہؓ کی تھی۔ چنانچہ ہم سب یہی سمجھتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ابھی وفات نہیں پا سکتے۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ کبھی ایک منٹ کے لیے بھی ہمارے دل میں یہ خیال نہیں آیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب فوت ہو جائیں گے تو کیا ہو گا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت بچہ نہیں تھا بلکہ جوانی کی عمر کو پہنچا ہوا تھا۔ میں مضامین لکھا کرتا تھا۔ میں ایک رسالے کا ایڈیٹر بھی تھا مگر میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ

کبھی ایک منٹ، بلکہ ایک سیکنڈ کے لیے بھی میرے دل میں یہ خیال نہیں آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وفات پا جائیں گے حالانکہ آخری سالوں میں متواتر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے الہامات ہوئے جن میں آپؑ کی وفات کی خبر ہوتی تھی۔ اور آخری ایام میں تو ان کی کثرت اَور بھی بڑھ گئی تھی مگر باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسے الہامات ہوتے رہے ہیں اور باوجود اس کے کہ بعض الہامات وکشوف میں آپؑ کی وفات کے سال اور تاریخ وغیرہ کی بھی تعیین تھی اور باوجود اس کے کہ ہم الوصیت میں پڑھتے تھے، ہم یہی سمجھتے تھے کہ یہ باتیں شاید آج سے دو صدیاں بعد پوری ہوں گی۔ اس لیے اس بات کا خیال بھی دل میں نہیں گزرتا تھا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام وفات پا جائیں گے تو کیا ہوگا۔ اور چونکہ ہماری حالت ایسی تھی کہ ہم سمجھتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے سامنے فوت ہی نہیں ہو سکتے اس لیے جب واقعہ میں آپؑ کی وفات ہوگئی تو ہمارے لیے باور کرنا مشکل تھا کہ آپؑ فوت ہو چکے ہیں۔ چنانچہ آپؓ لکھتے ہیں کہ مجھے خوب یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد جب آپؑ کو غسل دے کر کفن پہنایا گیا تو چونکہ ایسے موقعے پر بعض دفعہ ہوا کے جھونکے سے کپڑا ہل جاتا ہے یا بعض دفعہ مونچھیں ہل جاتی ہیں، (بال ہل جاتے ہیں) اس لیے بعض دوست دوڑتے ہوئے آتے اور کہتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو زندہ ہیں۔ ہم نے آپؑ کا کپڑا ہلتے دیکھا ہے، یا مونچھوں کے بالوں کو ہلتے دیکھا ہے اور بعض کہتے کہ ہم نے کفن کو ہلتے دیکھا ہے۔

اس کے بعد جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعش کو قادیان لایا گیا تو اسے باغ میں ایک مکان کے اندر رکھ دیا گیا۔ کوئی آٹھ نو بجے کا وقت ہوگا، (یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد کہ وفات کے بعد تو ہم سب کی یہ حالت تھی پھر کہتے ہیں جب نعش قادیان پہنچی ہے آٹھ نو بجے کا وقت ہوگا تو) خواجہ کمال الدین صاحب باغ میں پہنچے اور مجھے علیحدہ لے جا کر کہنے لگے کہ میاں! کچھ سوچا بھی ہے کہ اب حضرت صاحبؑ کی وفات کے بعد کیا ہوگا۔ میں نے کہا کچھ ہونا تو چاہیے مگر یہ کہ کیا ہو اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ وہ کہنے لگے کہ میرے نزدیک ہم سب کو حضرت مولوی صاحب، (حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی بیعت کر لینی چاہیے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ اس وقت کچھ عمر کے لحاظ سے بھی اور کچھ اس وجہ سے بھی کہ میرا مطالعہ باوجود اس کے کہ مطالعہ کرتا تھا لیکن پھر بھی کم تھا مَیں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو یہ کہیں نہیں لکھا کہ آپؑ کے بعد کسی اَور کی بھی بیعت کر لیں اس لیے حضرت مولوی صاحبؓ کی ہم کیوں بیعت کریں؟ آپؓ لکھتے ہیں گو الوصیت میں اس کا ذکر تھا مگر اس وقت میرا ذہن اس طرف گیا ہی نہیں۔ پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اس پر میرے ساتھ بحث شروع کر دی اور کہا کہ اگر اس وقت ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت نہ کی گئی تو ہماری جماعت تباہ ہو جائے گی۔ پھر انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی تو یہی ہوا تھا کہ قوم نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی تھی۔ (یہ بڑی اہم بات ہے کہ اس وقت خواجہ صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قوم نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی تھی اور آپؓ کو خلیفہ تسلیم کر لیا تھا۔ پھر خواجہ صاحب نے کہا کہ) اس لیے اب بھی ہمیں ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کر لینی چاہیے اور اس منصب کے لیے حضرت مولوی صاحبؓ سے بڑھ کر ہماری جماعت میں اور کوئی شخص نہیں۔ پھر خواجہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو کہا کہ مولوی محمد علی صاحب کی بھی یہی رائے ہے اور وہ کہتے ہیں کہ تمام جماعت کو مولوی صاحب کی بیعت کرنی چاہیے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ آخر جماعت نے متفقہ طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ لوگوں سے بیعت لیں۔ اس پر باغ میں تمام لوگوں کا اجتماع ہوا اور اس میں حضرت خلیفہ اولؓ نے ایک تقریر کی اور فرمایا کہ مجھے امامت کی کوئی خواہش نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ کسی اَور کی بیعت کر لی جائے۔ چنانچہ آپؓ نے، حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ آپؓ نے اس سلسلے میں پہلے میرا نام لیا، پھر ہمارے نانا جان میر ناصر نواب صاحبؓ کا نام لیا، پھر ہمارے بہنوئی نواب محمد علی خان صاحبؓ کا نام لیا۔ اسی طرح بعض اَور دوستوں کے نام لیے لیکن ہم سب لوگوں نے متفقہ طور پر یہ عرض کیا کہ اس منصبِ خلافت کے اہل آپ ہی ہیں۔ چنانچہ سب لوگوں نے آپؓ کی بیعت کر لی۔‘‘

(ماخوذ از خلافتِ راشدہ۔ انوار العلوم جلد نمبر 15 صفحہ نمبر 489 تا491)

بلکہ بعض روایات کے مطابق تو خواجہ صاحب نے یہ اشتہار بھی، اعلان بھی شائع کروایا تھا کہ رسالہ الوصیت کی رُو سے ہمیں اپنا ایک واجب الاطاعت خلیفہ منتخب کرنا چاہیے اور اس کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا نام پیش کیا تھا۔ تو بہرحال یہ پہلے ان لوگوں کی ایک سوچ تھی۔ حالات کی وجہ سے اپنے مقاصد پورا کرنے کے لیے ہوسکتا ہے یہ سوچ ہو۔ ان لوگوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بیعت تو کر لی لیکن دل میں جو اطاعتِ خلافت کی سچی روح ہونی چاہیے وہ نہیں تھی اور دل میں کچھ اَور تھا۔ اس لیے اس تدبیر اور فکر میں بھی رہتے تھے کہ کس طرح خلافت پر انجمن کو بالا سمجھا جائے یا کیا جائے۔ اور پھر سب اختیار انجمن کے ذریعہ سے اپنے قبضے میں لے لیں۔ یہ بھی ان عمائدین کا خیال تھا۔ ان لوگوں کی اس نیت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

ابھی آپؓ کی بیعت پر پندرہ بیس دن ہی گزرے تھے (یعنی خلیفہ اولؓ کی بیعت پر پندرہ بیس دن گزرے تھے) کہ ایک دن مولوی محمد علی صاحب مجھے ملے اور کہنے لگے کہ میاں صاحب! کبھی آپ نے اس بات پر غور بھی کیا ہے کہ ہمارے سلسلے کا نظام کیسے چلے گا؟ میں نے کہا اس پر اب اور غور کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم نے حضرت مولوی صاحبؓ کی بیعت جو کر لی ہے۔ وہ کہنے لگے وہ تو ہوئی پیری مریدی۔ سوال یہ ہے کہ اس سلسلے کا نظام کس طرح چلے گا۔ میں نے کہا کہ میرے نزدیک تو اب یہ بات غور کرنے کے قابل ہی نہیں کیونکہ جب ہم نے ایک شخص کی بیعت کر لی ہے تو وہ اس امر کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ کس طرح سلسلے کا نظام قائم کرنا چاہیے۔ ہمیں اس میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے۔ اس پر وہ خاموش تو ہو گئے مگر کہنے لگے کہ یہ بات غور کے قابل ہے۔

(ماخوذ از خلافت راشدہ صفحہ 48 تا 50۔ انوار العلوم جلد نمبر 15 صفحہ 491)

تسلی نہیں ہوئی۔ تو اس بات سے ان لوگوں کے اندرونی حالات کا پتا چل جاتا ہے۔ اندرونی دلی حالت کا پتا چل جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بیعت بھی کسی مقصد کے لیے کی گئی تھی، دل سے نہیں۔ اس لیے دلوں کے امن بھی قائم نہیں رہے، سکون بھی قائم نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ کا خلافت کی بیعت کے ساتھ امن کی حالت پیدا کرنے کا جو وعدہ ہے وہ ان میں پیدا نہیں ہو سکا۔ اطاعت جو تھی، کامل اطاعت اس کے اندر وہ رہنا نہیں چاہتے تھے اور اس روحانی نظام کو بھی دنیاوی نظام کی طرح چلانا چاہتے تھے اور پھر نتیجہ بھی دیکھ لیا کہ اب نام کے یہ لوگ رہ گئے ہیں۔ چند ایک یا شاید کہیں چند سَو ہوں۔ بلکہ حقیقت میں چند ایک ہی کہنا چاہیے جو ان کے بنائے ہوئے نظام کے مطابق ان کے ساتھ ہیں اور جو خلافت کے زیرِ سایہ جماعت ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے 212 ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ دشمن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر جماعت کے مستقبل کے بارے میں کیا اظہار کیا کرتا تھا، حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہوئے تو عام طور پر خیال کیا جاتا تھا کہ اب یہ سلسلہ تباہ ہو جائے گا اور دشمن خوش تھا کہ چندہ آنا بند ہو جائے گا اور جماعت کی ترقی رک جائے گی کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ کی خاطر لوگ چندہ دیتے تھے۔ مگر جب لوگوں نے ایک دو سال کے بعد دیکھا کہ جماعت افراد کی تعداد کے لحاظ سے بھی بڑھ گئی ہے قربانی کے لحاظ سے بھی بڑھ گئی ہے اور اشاعتِ دین کے لحاظ سے بھی بڑھ گئی ہے تو انہوں نے یہ نئی بات بنا لی کہ اصل میں مولوی نورالدین صاحب جماعت میں ایک بہت بڑے عالم ہیں اور سلسلے کی تمام ترقی کا انحصار انہی پر ہے اور مرزا صاحب کی زندگی میں بھی تمام کام مولوی صاحب ہی کرتے تھے گو ظاہر میں مرزا صاحب کا نام رہتا تھا۔ بلکہ آپؓ فرماتے ہیں کہ کئی مولوی طرز کے لوگ جو ظاہری امور کی قدر زیادہ کرتے ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی کہا کرتے تھے کہ اس سلسلے کو مولوی نورالدینؓ چلا رہے ہیں۔ انہوں نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد دیکھا کہ مولوی صاحبؓ کے زمانے میں سلسلہ پہلے سے زیادہ ترقی کر رہا ہے تو دوسرا گروہ جو مولویوں کا تھا انہوں نے اپنی بات کو بالکل پلٹا اور انہوں نے کہنا شروع کر دیا، خوش ہو کر یہی کہنا شروع کر دیا کہ ہم نہیں کہتے تھے کہ تمام کام مولوی نورالدین صاحبؓ کر رہے ہیں۔ اس لیے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد بھی کوئی فرق نہیں پڑا اور مولوی صاحبؓ، حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کی وجہ سے ہی جماعت چل رہی ہے۔

(ماخوذ از خطباتِ محمودؓ جلد 21 صفحہ 413)

پھر ایک مولوی کا اس بارے میں ذکر کرتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں کہ گجرات کے دوستوں نے مجھے سنایا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہوئے تو ایک اہلِ حدیث مولوی نے ہمیں کہا کہ اب تم لوگ قابو آئے ہو کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔ (تم جو کہتے ہو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ہیں، چاہے غیر شرعی نبی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں نبوت ملی ہے لیکن کہتے تو یہ ہو کہ نبوت ہے تو نبوت کے بعد تو خلافت ہوتی ہے) اور تم میں خلافت اب نہیں ہو گی۔ تم لوگ انگریزی دان ہو اس لیے خلافت کی طرف تم نہیں جاؤ گے۔ وہ دوست بتاتے ہیں کہ دوسرے دن تار موصول ہوئی، (اس زمانے میں تاریں چلا کرتی تھیں، ڈاک خانے کے ذریعے تار جایا کرتی تھی۔ آج کل تو ایک سیکنڈ میں یہاں سے خبریں انٹرنیٹ کے ذریعے، فون کے ذریعے وائرل (viral) ہو جاتی ہیں، لیکن اس زمانے میں تار کا نظام تھا اور تار بھی دوسرے تیسرے دن بعض دفعہ پہنچتی تھی۔ تو بہرحال کہتے ہیں دوسرے دن تار موصول ہوئی) کہ جماعت

نے حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کی بیعت کر لی ہے اور ان کو اپنا خلیفہ بنالیا ہے۔ جب احمدیوں نے اس مولوی کو بتایا تو کہنے لگا کہ نورالدین تو بڑا پڑھا لکھا آدمی ہے۔ اس لیے اس نے جماعت میں خلافت قائم کر دی۔ اگر اس کے بعد خلافت رہی تو پھر دیکھیں گے۔ پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت خلیفہ اولؓ فوت ہوئے تو کہنے لگا کہ اُس وقت اَور بات تھی۔ اب کوئی خلیفہ بنے گا تو دیکھیں گے۔ دوست بتاتے ہیں کہ اگلے دن تار پہنچ گئی کہ جماعت نے میرے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے۔ اس پر کہنے لگا۔ یارو تم بڑے عجیب لوگ ہو تمہارا کوئی پتا نہیں لگتا۔

(ماخوذ از نبوت اور خلافت اپنے وقت پر ظہور پذیر ہو جاتی ہیں، انوار العلوم جلد 18 صفحہ 242)

مانا پھر بھی نہیں۔ تو اب بھی یہی کہتے ہیں اور اسی وجہ سے ان میں حسد کی آگ مستقل لگی ہوئی ہے جیسا کہ میں پہلے بھی بعض دفعہ بتا چکا ہوں کہ انتخابِ خلافتِ خامسہ کے وقت ایک مولوی صاحب کہنے لگے کہ سارا کچھ نظارہ میں نے دیکھا ہے۔ لگتا تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت تم لوگوں کے ساتھ ہے لیکن یہ نشان دیکھ کر بھی ماننے کے بجائے حسد اور مخالفت اور بغض میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ تو خلافت سے وابستہ جماعت کو ترقی دے رہا ہے۔ جماعتیں دنیا میں پھیل رہی ہیں اور دور دراز ملکوں میں بیٹھے ہوئے بھی خلافت سے وفا کا تعلق رکھے ہوئے ہیں اور اس میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ خلافت اور جماعت سے جڑنے والوں کی رہنمائی بھی فرماتا ہے اور ان کو خود اس خلافت کی طرف لے کر بھی آتا ہے۔ کس طرح لے کر آتا ہے؟ اس کی ایک دو مثالیں میں پیش کر دیتا ہوں۔ جیسا کہ مولوی صاحب نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ ہے تو اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کے ساتھ ہونے کی ایک مثال یہ ہے اور یہ اس لیے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی غلام ہم ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حقیقی تعلیم، اصل تعلیم کو ہم دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ گنی بساؤ ایک دور دراز ملک ہے۔ وہاں کی ایک معمر خاتون ہیں کہتی ہیں کہ ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارے مشنری انہیں ایک کتاب دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمہاری نجات اسی کتاب میں ہے۔ کہتی ہیں جب میں خواب میں کتاب کھولتی ہوں تو اس میں ایک تصویر بھی ہوتی ہے۔ میں مشنری سے پوچھتی ہوں کہ یہ کون ہیں تو وہ بتاتے ہیں کہ یہ خلیفۃ المسیح ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اب چنا ہے۔ کہتے ہیں اگلے دن وہ خاتون ہمارے مشنری کے پاس آئیں تو مشنری نے انہیں بتایا کہ آپ کی خواب تو کسی تعبیر کی محتاج نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود آپ کی رہنمائی کر دی ہے۔ اس پر وہ خاتون کہنے لگیں کہ خدا کی قسم! میں آج سے احمدی ہوں اور واقعی احمدیوں کا خلیفہ خدا تعالیٰ کا بنایا ہوا ہے۔ یہ خلافت جو جاری ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ چنانچہ اسی وقت اس نے بیعت کر لی اور بیعت کرنے کے بعد تمام جماعتی پروگراموں میں وہ حصہ لیتی ہیں اور اپنی توفیق کے مطابق چندہ بھی دیتی ہیں اور بڑی بہادری کے ساتھ تبلیغ بھی کر رہی ہیں اور لوگوں کو بتاتی ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے خود ان کی رہنمائی کی۔

اسی طرح ایک مصری دوست ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں انتہائی برائیوں میں مبتلا تھا، جھگڑالو قسم کا تھا اور ایم۔ٹی۔اے پر آپ کے خطبے دیکھ کر مجھے دین کی طرف رغبت پیدا ہوئی اور پھر میں نے عہد کر لیا کہ میں احمدی ہو جاؤں گا کیونکہ یہی خلافت ہے جو ہماری صحیح رہنمائی کر رہی ہے۔ اسی طرح بعض اور مثالیں ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ مختلف وقتوں میں مختلف جگہوں پر، مختلف ملکوں میں لوگوں کی رہنمائی کر رہا ہے۔

مشنری انچارج صاحب کہتے ہیں کہ کیمرون کے شہر مروہ میں لوگ ایم۔ٹی۔اے دیکھتے ہیں اور ایم۔ٹی۔اے افریقہ جب سے شروع کیا گیا ہے بہت کثرت سے لوگ دیکھ رہے ہیں اور وہاں خاص طور پر خطبات کو ضرور سنتے ہیں اور خطبات کو سننے کے بعد ان میں ایک تبدیلی پیدا ہو رہی ہے اور جماعت کی طرف رجحان بھی بڑھ رہا ہے۔ اور جو احمدی ہیں وہ مضبوط ایمان بھی ہو رہے ہیں اور زیادہ سے زیادہ ان کی کوشش ہے اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھیں، وابستہ کریں اور کامل اطاعت کے نمونے بھی دکھائیں۔ تو بہرحال یہ جو خلافت سے تعلق اور محبت ہے یہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے اور جب تک خلافتِ احمدیہ سے یہ تعلق اور محبت رہے گی خوف کی حالت بھی امن میں بدلتی رہے گی اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے تسلی کے سامان بھی پیدا فرماتا رہے گا۔ ان شاء اللہ۔

مختلف جگہوں پر جب میں دوروں پر بھی جاتا ہوں تو لوگ بتاتے ہیں، اس کے علاوہ بہت سارے خطوط بھی آتے ہیں کہ کس طرح ان کو احمدیت قبول کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے خلافت سے تعلق پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور کس طرح ان کی ایسی حالتوں کو جہاں وہ انتہائی پریشانی کی حالت میں تھے امن بھی عطا فرمایا۔ پس جو خلافت سے وابستہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں پر عمل کرتے رہیں گے، اپنی نمازوں کی حفاظت کریں گے، تزکیہ نفس اور تزکیہ اموال کرتے رہیں گے، اطاعت میں اعلیٰ معیار قائم کرتے رہیں گے وہ ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے رہیں گے۔ پس خلافتِ احمدیہ کے ذریعے ہی دنیا اب امّتِ واحدہ بننے کا نظارہ بھی دیکھ سکتی ہے اور اس کے بغیر نہیں۔ پس اس کے حصول کے لیے، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دائمی طور پر حاصل کرنے کے لیے افرادِ جماعت کو، ہم میں سے ہر ایک کو ہمیشہ دعائیں کرتے رہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس فیض کو ہم میں ہمیشہ جاری رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم تمام دنیا کو مسلمان بنانے والے ہوں، امتِ واحدہ بنانے والے ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

گذشتہ خطبے میں جو یہاں مسجد کا افتتاح کا خطبہ تھا، مَیں ایک ذکر کرنا بھول گیا تھا کہ اس مسجد کی جب بنیاد رکھی گئی تھی تو میں کینیڈا کے سفر پہ تھا شاید۔ شاید نہیں بلکہ تھا یا جا رہا تھا اور جب انہوں نے تاریخ مقرر کی ہے اور جو تاریخ تھی وہ میرے سفر پر جانے کے بعد کی تھی تو بہرحال سفر کی وجہ سے اینٹ پہ دعا کروا کے انہوں نے مجھ سے لے لی تھی اور پھر اس مسجد کی بنیاد 10/ اکتوبر 2016ء کو دعاؤں کے ساتھ مکرم عثمان چینی صاحب مرحوم نے رکھی تھی اور اس مسجد کی بنیاد کے ساتھ ہی اس سارے پراجیکٹ کی بھی تعمیر شروع ہوئی تھی۔ تو بنیاد اس مسجد کی مکرم عثمان چینی صاحب نے رکھی تھی اور اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چینی قوم کا بھی اس میں حصہ ہے اور اس لیے ہمیں دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ چین میں بھی اسلام کو جلد پھیلانے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ مکرم عثمان چینی صاحب کی بڑی خواہش تھی، ہر وقت اس فکر میں رہتے تھے کہ چین میں کسی طرح احمدیت اور اسلام کا حقیقی پیغام پہنچ جائے۔ ہمیں جہاں ان کے درجات کی بلندی کے لیے دعا کرنی چاہیے وہاں چین میں بھی اور دنیا کے ہر ملک میں بھی احمدیت اور حقیقی اسلام کے پھیلنے کے لیے بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے۔

☆ ... ☆ ... ☆

بقیہ: شمائل مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام

......از صفحہ نمبر 4

کی خاطر اپنے ہاتھ اور پاؤں میں لوہا پہننے کو تیار ہوں مگر وہ کہتا ہے کہ نہیں میں تجھے ذلت سے بچاؤں گا اور عزت کے ساتھ بری کروں گا۔ پھر آپ محبت الٰہی پر تقریر فرمانے لگ گئے اور قریباً نصف گھنٹہ تک جوش کے ساتھ بولتے رہے لیکن پھر یکلخت بولتے بولتے آپ کو اُبکائی آئی اور ساتھ ہی قے ہوئی جو خالص خون کی تھی جس میں کچھ خون جما ہوا تھا اور کچھ بہنے والا تھا۔ حضرت نے قے سے سر اُٹھا کر رومال سے اپنا منہ پونچھا اور آنکھیں بھی پونچھیں جو قے کی وجہ سے پانی لے آئی تھیں۔ مگر آپ کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ قے میں کیا نکلا ہے کیونکہ آپ نے یکلخت جھک کر قے کی اور پھر سر اُٹھا لیا۔ مگر میں اس کے دیکھنے کے لیے جھکا تو حضور نے فرمایا کیا ہے؟ میں نے عرض کیا حضور قے میں خون نکلا ہے۔ تب حضور نے اس کی طرف دیکھا۔ پھر خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب اور دوسرے سب لوگ کمرے میں آگئے اور ڈاکٹر کو بلوایا گیا۔ ڈاکٹر انگریز تھا۔ وہ آیا اور قے دیکھ کر خواجہ صاحب کے ساتھ انگریزی میں باتیں کرتا رہا جس کا مطلب یہ تھا کہ اس بڑھاپے کی عمر میں اس طرح خون کی قے آنا خطرناک ہے۔ پھر اس نے کہا یہ آرام کیوں نہیں کرتے؟ خواجہ صاحب نے کہا آرام کس طرح کریں مجسٹریٹ صاحب قریب قریب کی پیشیاں ڈال کر تنگ کرتے ہیں حالانکہ معمولی مقدمہ ہے جو یونہی طے ہو سکتا ہے اس نے کہا کہ یہ اس وقت آرام ضروری ہے میں سرٹیفیکیٹ لکھ دیتا ہوں۔ کتنے عرصہ کے لیے سرٹیفیکیٹ چاہیے؟ پھر خود ہی کہنے لگا میرے خیال میں دو مہینے آرام کرنا چاہیے۔ خواجہ صاحب نے کہا کہ فی الحال ایک مہینہ کافی ہوگا۔ اس نے فوراً ایک مہینے کے لیے سرٹیفیکیٹ لکھ دیا اور لکھا کہ اس عرصہ میں مَیں ان کو کچہری میں پیش ہونے کے قابل نہیں سمجھتا۔

اس کے بعد حضرت صاحب نے واپسی کا حکم دیا۔ مگر ہم سب ڈرتے تھے کہ اب کہیں کوئی نیا مقدمہ نہ شروع ہو جاوے۔ کیونکہ دوسرے دن پیشی تھی اور حضور گورداسپور آ کر بغیر عدالت کی اجازت کے واپس جا رہے تھے مگر حضرت صاحب کے چہرہ پر بالکل اطمینان تھا چنانچہ ہم سب قادیان چلے آئے۔ بعد میں ہم نے سنا کہ مجسٹریٹ نے سرٹیفیکیٹ پر بڑی جرح کی اور بہت تلملایا اور ڈاکٹر کو شہادت کے لیے بلایا مگر اس انگریز ڈاکٹر نے کہا کہ میرا سرٹیفیکیٹ بالکل درست ہے اور میں اپنے فن کا ماہر ہوں اس پر میرے فن کی رو سے کوئی اعتراض نہیں کر سکتا اور میرا سرٹیفیکیٹ تمام اعلیٰ عدالتوں تک چلتا ہے۔ مجسٹریٹ بڑبڑاتا رہا مگر کچھ پیش نہ گئی۔ پھر اسی وقفہ میں اس کا گورداسپور سے تبادلہ ہو گیا۔ اور نیز کسی ظاہراً نامعلوم وجہ سے اس کا تنزل بھی ہو گیا یعنی وہ ای اے۔سی سے منصف کر دیا گیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ غالباً اس مجسٹریٹ کا نام چندولال تھا اور وہ تاریخ جس پر اس موقعہ پر حضرت صاحب نے پیش ہونا تھا غالباً 16 فروری 1904ء تھی۔‘‘

(سیرت المہدی جلد اوّل روایت نمبر 107)

اپنے خدا کی اسی محبت وعشق کے نشہ میں مخمور ہو کر اپنے خدا سے ہم کلام ہوتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’دیکھ! میری روح نہایت توکل کے ساتھ تیری طرف ایسی پرواز کر رہی ہے جیسا کہ پرندہ اپنے آشیانہ کی طرف آتا ہے۔ سو میں تیری قدرت کے نشان کا خواہش مند ہوں لیکن نہ اپنے لیے اور نہ اپنی عزت کے لیے بلکہ اس لیے کہ لوگ تجھے پہچانیں اور تیری پاک راہوں کو اختیار کریں۔‘‘

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 511)

(باقی آئندہ)

تلاشِ گہر

درِّثمین اردو کی دوسری نظم

دعوتِ فکر

(حافظ نعمان احمد خان۔ استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سارا کلام نظم و نثر آفاقی ہے۔ ہر زمانے اور خطّے کے لیے آپؑ کے فرمودات زندگی بخش پیغام لیے ہوئے ہیں۔ حضورؑ کے اردو منظوم کلام کا یہ مطالعہ، ان نظموں پر غور کرنے کی ایک کوشش ہے۔

درِّثمین میں شامل دوسری نظم ’’دعوتِ فکر‘‘ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تصنیفِ لطیف ’’براہینِ احمدیہ‘‘ حصّہ دوّم، میں درج اشتہار بعنوان ’براہینِ احمدیہ کے مخالفین کی جلدی‘ مطبوعہ 1880ء کے آخر میں درج ہے۔ پانچ اشعار کی اس مختصر نظم کی بحر، مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف ہے۔

دعوتِ فکر

یارو! خودی سے باز بھی آؤ گے یا نہیں؟ — خُو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں؟
باطِل سے مَیل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں؟ — حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں؟
کب تک رہو گے ضِدّ و تعصّب میں ڈوبتے؟ — آخر قدم بَصِدق اٹھاؤ گے یا نہیں؟
کیونکر کرو گے ردّ جو محقق ہے ایک بات؟ — کچھ ہوش کر کے عذر سناؤ گے یا نہیں؟
سچ سچ کہو، اگر نہ بنا تم سے کچھ جواب!
پھر بھی یہ منہ جہاں کو دکھاؤ گے یا نہیں؟

اشتہار ’براہینِ احمدیہ کے مخالفین کی جلدی‘ میں حضورؑ نے کئی پادریوں اور ہندو پنڈتوں کے اخبار سفیرِ ہند، نورِ افشاں اور رسالہ ودّیا پرکاشک میں براہینِ احمدیہ کے ردّ لکھنے کے حوالے سے اعلانات کا ذکر فرمایا ہے۔ اِن بدطینت افراد نے صریح ہجو آمیز الفاظ اور اوباشانہ تقریروں کے ذریعے ڈرانے اور دھمکانے کی کوشش کی تاہم حضورؑ فرماتے ہیں کہ ’’ہم تو ان کی تہ سے واقف ہیں اور ان کے جھوٹے اور ذلیل اور پست خیال ہم پر پوشیدہ نہیں۔ سو اُن سے ہم کیا ڈریں گے اور وہ کیا ڈراویں گے‘‘

منطقی اعتبار سے انصاف کا تقاضا تو یہ تھا کہ یہ حضرات کتاب کے چھپنے کا انتظار کرتے اور پھر رقم کردہ دلائل کے ردّ لکھنے کی سعی کرتے۔ لیکن ان پادری و پنڈت صاحبان نے ایمان داری اور راست بازی کو پسِ پشت ڈال کر، تعصب سے کام لیا اور حجّت اور برہان کے قائم ہونے سے پیشتر ہی ردّ نویسی کا دعویٰ کر دیا۔ اشتہار کے آخر میں حضورؑ فرماتے ہیں:

’’اب خلاصۂ کلام یہ ہے کہ آپ سب صاحبوں کو قسم ہے کہ ہمارے مقابلہ پر ذرا توقّف نہ کریں افلاطون بن جاویں بیکن کا اوتار دھاریں ارسطو کی نظر اور فکر لاویں اپنے مصنوعی خداؤں کے آگے استمداد کے لیے ہاتھ جوڑیں پھر دیکھیں جو ہمارا خدا غالب آتا ہے یا آپ لوگوں کے آلہہ باطلہ‘‘
(براہینِ احمدیہ، روحانی خزائن جلد ا، صفحہ 56-57)

امام الزماں سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طرزِ عمل کا اعجازی پہلو یہ ہے کہ ان پنڈت و پادری حضرات کی تمام تر یاوہ گوئی کے باوجود اس نظم کی ابتدا میں ان سب کو ’یارو‘ کے لفظ سے مخاطب فرمایا ہے۔ فارسی زبان کا یہ لفظ دوست اور پیارے ساتھی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ دیوانِ غالب میں اس کی جمع ’یاران‘ تراکیب میں مستعمل ملتی ہے۔ جیسے ’یارانِ غم گیں‘ اور ’یارانِ نکتہ داں‘، نظم ’دعوتِ فکر‘ کے تمام اشعار، بلکہ تقریباً تمام مصرعے استفہامیہ یعنی سوالیہ ہیں۔

پہلے شعر میں ’خودی‘ کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے معنی، خود پسندی، انانیت، غرور و تکبّر کے ہیں۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر) میں حالیؔ کا شعر درج ہے کہ

القصّہ جس کو دیکھیے جاہل ہو یا حکیم
آزار میں خودی کے ہے بے چارہ مبتلا

دوسرے شعر میں مَیل کا لفظ، میلان، رغبت، رجحان اور جھکاؤ کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ رشید حسن خاں ’کلاسکی ادب کی فرہنگ‘ میں ’فسانہ عجائب‘ کا جملہ نقل کرتے ہیں۔

’’پیسہ روپیہ ہاتھ کا مَیل ہے؛ اِس پر جو مَیل کرتی ہو، کتنے دن کھاؤ گی‘‘

(رشید حسن خان، کلاسکی ادب کی فرہنگ، زیرِ لفظ میل کھانا، مجلس ترقی ادب، لاہور، 2013)

تیسرے شعر میں ’ضدّ و تعصّب‘ کی ترکیب موجود ہے۔ یہاں لفظ ضدّ اور تعصّب کے درمیان ’و‘ حرفِ عطف ہے۔ اس کی آواز بطور علّت مجہول ادا کی جائے گی۔ جیسے دل و جان یا کون و مکان۔ ان الفاظ میں ’و‘ حرفِ عطف، ضمّہ مجہول کی آواز دیتا ہے۔ (دلُ جان، کونُ مکان، ضدُّ تعصب)

خودی کو ترک کرنے اور اپنی خُو پاک صاف بنانے کا طریق بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’انسان پاک صاف تو جب جا کر ہوتا ہے کہ اپنے ارادوں کو اور اپنی باتوں کو بالکل ترک کر کے خدا کے ارادوں کو اسی کی رضا کے حصول کے واسطے فنا فی اللہ ہو جاوے۔ خودی اور تکبّر اور نخوت سب اس کے اندر سے نکل جاوے۔ اس کی آنکھ ادھر دیکھے جدھر خدا کا حکم ہو۔ اس کے کان ادھر لگیں جدھر اس کے آقا کا فرمان ہو۔ اس کی زبان حق و حکمت کے بیان کرنے کو کھلے۔ اس کے بغیر نہ چلے جب تک اس کے لیے خدا کا اذن نہ ہو۔‘‘

(ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 116)

☆...☆...☆

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 05/ اگست 2017ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ سارہ صباحت بنت ڈاکٹر سید مشہود احمد (ربوہ) کا ہے جو عزیزم سید رضا احمد ابن سید حسین احمد صاحب (امریکہ) کے ساتھ پندرہ ہزار امریکی ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

لڑکی سارہ صباحت میری بڑی ہمشیرہ کی پوتی ہے اور مکرم سید میر مسعود احمد صاحب مرحوم کی بھی پوتی اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی پڑپوتی ہے۔ اور چونکہ یہ میرے بھانجے کی بیٹی ہے اس لیے اس نے مجھے کہا تھا، خواہش کا اظہار کیا تھا کہ میں ہی اس کا وکیل بن جاؤں۔ اور خود ڈاکٹر صاحب یہاں موجود نہیں ہیں۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کام کرتے ہیں۔ وقف زندگی ڈاکٹر ہیں۔ تو دولہن کی طرف سے میں اس رشتہ کو منظور کرتا ہوں اور اب باری ہے عزیزم سید رضا احمد کی۔

اس کے بعد حضور انور نے لڑکے سے ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

دوسرا نکاح عزیزہ عمیرہ خولہ مجید امین بنت مکرم عبد المجید صاحب لندن کا ہے اور یہ عزیزم عارف احمد داؤد کے ساتھ چار ہزار کنیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے، جو جامعہ احمدیہ کینیڈا سے فارغ التحصیل ہیں۔ داؤد احمد صاحب کے بیٹے ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ فرح عندلیب بٹ (واقفۂ نو) کا ہے جو محمد صدیق بٹ صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم عطاء الحیٔ بٹ (واقف نو) ابن مکرم محمد سلیم بٹ صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے، جو لندن میں ہی رہتے ہیں۔

اس نکاح کے فریقین میں ایجاب و قبول کروانے کے بعد حضور انور نے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ مدیحہ مبارک کا ہے جو مبارک احمد صاحب کینیڈا کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم فہیم احمد شیخ کے ساتھ پانچ ہزار کنیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے، جو مکرم شیخ محمد عثمان صاحب کینیڈا کے بیٹے ہیں۔ دولہن کے وکیل چوہدری منیر احمد صاحب ہیں۔

آخری نکاح کے فریقین میں ایجاب و قبول کروانے کے بعد حضور انور نے تمام رشتوں کے بابرکت ہونے کے لیے دعا کروائی اور ان نکاحوں کے فریقین کو مبارک باد دیتے ہوئے انہیں شرف مصافحہ سے نوازا۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

بقیہ: حضورِ انور کی مصروفیات......از صفحہ 1

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ و خطابات کا باقاعدگی کے ساتھ اردو کے علاوہ دس زبانوں میں رواں ترجمہ ایم ٹی اے پر براہِ راست نشر کیا جاتا ہے۔ ان زبانوں میں عربی، انگریزی، بنگلہ، جرمن، فرنچ، سواحیلی، انڈونیشین، ٹوی (Twi) اور یوروبا شامل ہیں۔ جبکہ ایم ٹی اے افریقہ پر الگ سے انگریزی کے افریقی لہجہ (accent) میں بھی ترجمہ نشر کیا جاتا ہے۔

☆...**08/ جون بروز ہفتہ:** حضورِ انور نے آج نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک کے باہر مکرم محمد لطیف قریشی صاحب ابن مکرم محمد شفیع قریشی صاحب (الکیمسٹ ربوہ۔ حال تھارٹن ہیتھ، یوکے) اور مکرمہ صالحہ محمود صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد منیب صاحب (سابق مربی سلسلہ۔ حال چیم۔ یوکے) کی نمازِ جنازہ حاضر پڑھائی اور اور پسماندگان سے ملاقات فرمائی۔ اس نمازِ جنازہ حاضر کے ساتھ 2/ مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

☆...**09/ جون بروز اتوار:** حضورِ انور نے مسجد مبارک اسلام آباد میں نمازِ عصر پڑھانے کے بعد درج ذیل 2 نکاحوں کا اعلان فرمایا اور ان نکاحوں کے بابرکت ہونے کے لیے دعا کروائی۔ نیز فریقَین کو شرف مصافحہ بخشا اور مبارکباد دی۔

☆...عزیزہ سحر ضوفشاں چاند بنت مکرم محمد نور چاند صاحب (لندن) ہمراہ مکرم مبشر احمد ظفری صاحب (فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ یوکے) ابن مکرم مظفر احمد ظفری صاحب (سٹن، یوکے)۔

☆...عزیزہ عائشہ منور گھمن (واقفۂ نو) بنت مکرم منور احمد گھمن صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم اسامہ احمد صاحب ابن مکرم مبشر احمد صاحب (جرمنی)

ملاقات حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس ہفتہ کے دوران حضورِ انور نے دو روز دفتری اور دو روز ذاتی ملاقاتیں فرمائیں۔ متعدد افسرانِ صیغہ جات، ذیلی تنظیموں کے صدور، مرکزی رسائل و جرائد کے مدیران، مربیانِ سلسلہ اور دیگر احباب نے حضورِ انور سے اپنی دفتری ملاقاتوں میں ہدایات اور رہنمائی حاصل کی۔

اس عرصہ کے دوران 42/ فیملیز اور 15/ احباب نے انفرادی طور پر حضورِ انور سے شرفِ ملاقات کی سعادت پائی۔ اپنے آقا سے ملاقات کے لیے حاضر ہونے والے ان احبابِ جماعت کا تعلق 12/ ممالک سے تھا جن میں امریکہ، کینیڈا، جرمنی، ہالینڈ، بیلجیم، سپین، نیوزی لینڈ، پاکستان، یوکے اور عرب کے کچھ ممالک شامل ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ
وَکُنْ مَعَہٗ حَیْثُ مَا کَانَ وَانْصُرْہُ نَصْرًا عَزِیْزًا

☆...☆...☆

ملفوظات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(قسط نمبر 3)

(محمود احمد طلحہ۔استاد جامعہ احمدیہ یوکے)

اس زمانہ میں جنگ باطنی کے نمونے دکھانے مطلوب ہیں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اب اس زمانہ میں جس میں ہم ہیں۔ ظاہری جنگ کی مطلق ضرورت اور حاجت نہیں۔ بلکہ آخری دنوں میں جنگ باطنی کے نمونے دکھانے مطلوب تھے اور روحانی مقابلہ زیر نظر تھا۔ کیونکہ اس وقت باطنی ارتداد اور الحاد کی اشاعت کے لیے بڑے بڑے سامان اور اسلحہ بنائے گئے اس لیے ان کا مقابلہ بھی اُسی قسم کے اسلحہ سے ضروری ہے کیونکہ آج کل امن وامان کا زمانہ ہے۔ اور ہم کو ہر طرح کی آسائش اور امن حاصل ہے آزادی سے ہر آدمی اپنے مذہب کی اشاعت اور تبلیغ اور احکام کی بجا آوری کرسکتا ہے۔ پھر اسلام جو امن کا سچا حامی ہے بلکہ حقیقتاً امن اور سلم اور آشتی کا اشاعت کنندہ ہی اسلام ہے۔ کیونکر اس زمانہ امن وآزادی میں اُس پہلے نمونہ کو دکھانا پسند کرسکتا تھا؟ پس آج کل وہی دوسرا نمونہ یعنی روحانی مجاہدہ مطلوب ہے کیونکہ

؎ کہ حلوا چو یکبار خوردند وبس‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 58)

☆...اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فارسی کا یہ مصرع استعمال کیا ہے کِہ حَلوَا چُوْیِکْ بَارْ خُوْرْدَنْد وبَس ’’ترجمہ:۔ حلوا جو ایک بار کھالیا کافی ہے۔

شیخ مصلح الدین سعدی نے گلستان کے چوتھے باب میں تحریر کیا ہے کہ فارسی ادب میں تکرار گوئی سے اجتناب آداب میں شامل ہے ۔جس کی مثال دیتے ہوئے لکھا ہے کہ سحبان بن وائل خوش کلامی اور رنیک گفتاری میں ایک بے مثل شخص تھا۔ اِس کی دلیل یہ ہے کہ وہ سال بھر کی گفتگو میں کوئی لفظ نہ دہراتا۔ اگر کسی لفظ کو دوبارہ استعمال کرنے کی ضرورت پیش آتی تو اس کا ہم معنی لفظ استعمال کرتا۔ بادشاہوں کے ہم نشینوں کے آداب میں سے یہ ایک ادب ہے۔

سُخَنْ گَرْچِہْ دِلْبَنْد وشِیْرِیْن بُوَدْ
سَزَاوَارِ تَصْدِیْق و تَحْسِیْن بُوَدْ

ترجمہ:۔ کلام جتنا جاذب اور دلکش ہو۔ اتنا ہی تصدیق وتحسین کے قابل ہوتا ہے۔

چُوْیِکْ بَارْ گُفْتِی ،مَگُوْ بَازْ پَسْ
کِہْ حَلْوَاچُوْیِکْ بَارْ خُوْرْدَنْد،بس

ترجمہ:۔ جو بات ایک بار کر دی اسے دوبارہ نہ کہو کیونکہ حلوا جو ایک بار کھالیا کافی ہے۔

بقیہ: کلام امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام......از صفحہ نمبر 01

رحمان نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا۔ یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے۔ وہ بڑی طاقت والی ذات ہے۔ جب اس پر کسی امر میں بھروسہ کروگے وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ وَ مَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ (الطلاق:4) لیکن جو لوگ ان آیات کے پہلے مخاطب تھے وہ اہل دین تھے۔ ان کی ساری فکریں محض دینی امور کے لیے تھیں اور ان کے دنیوی امور حوالہ بخدا تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو تسلی دی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ غرض برکات تقویٰ میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو ان مصائب سے مخلصی بخشتا ہے جو دینی امور کے حارج ہوں۔

متقی کے لیے روحانی رزق

ایسا ہی اللہ تعالیٰ متقی کو خاص طور پر رزق دیتا ہے۔ یہاں میں معارف کے رزق کا ذکر کروں گا۔ آنحضرتؐ کو باوجود اُمّی ہونے کے تمام جہان کا مقابلہ کرنا تھا جس میں اہل کتاب، فلاسفر، اعلیٰ درجہ کے علمی مذاق والے لوگ اور عالم فاضل شامل تھے لیکن آپ کو روحانی رزق اس قدر ملا کہ آپؐ سب پر غالب آئے اور ان سب کی غلطیاں نکالیں۔

یہ روحانی رزق تھا کہ جس کی نظیر نہیں۔ متقی کی شان میں دوسری جگہ یہ بھی آیا ہے۔ اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ (الانفال:35) اللہ کے ولی وہ ہیں جو متقی ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے دوست۔ پس یہ کیسی نعمت ہے کہ تھوڑی سی تکلیف سے خدا کا مقرب کہلائے۔ آج کل زمانہ کس قدر پست ہمت ہے۔ اگر کوئی حاکم یا افسر کسی کو یہ کہہ دے کہ تو میرا دوست ہے یا اس کو کرسی دے اور اس کی عزت کرے تو وہ شیخی کرتا ہے۔ فخر کرتا پھرتا ہے لیکن اس انسان کا کس قدر افضل رتبہ ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ اپنا ولی یا دوست کہہ کر پکارے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اکرمؐ کی زبان سے یہ وعدہ فرمایا ہے جیسے کہ ایک حدیث بخاری میں وارد ہے لَایَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَ رِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ۔

(بخاری، کتاب الرقاق ،باب التواضع)

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا ولی ایسا قرب میرے ساتھ بذریعہ نوافل کے پیدا کرلیتا ہے۔ الخ‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 10تا12۔ ایڈیشن 2016ء)

☆...☆...☆

نمازِ جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ 29/دسمبر 2018ء کو نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر مکرم مرزا عبد الرشید صاحب (واقف زندگی۔ حال یوکے) ابن مکرم مرزا محمد عبد اللہ صاحب۔ دفعدار درویش قادیان کی نماز جنازہ حاضر اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرم مرزا عبد الرشید صاحب (واقف زندگی۔حال یوکے) ابن مکرم مرزا محمد عبد اللہ صاحب۔ دفعدار درویش قادیان

17دسمبر 2018ء کو لمبی علالت کے بعد 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے ۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نے زندگی وقف کر کے تقریباً 62سال تحریک جدید ربوہ کے مختلف دفاتر میں نیز اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ خدمت کی توفیق پائی۔ مجلس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ میں بھی مختلف عہدوں پر خدمت بجالانے کا موقع ملا۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت ہنس مکھ، دیندار، خدمت گزار، نیک اور مخلص انسان تھے۔ مسجد مبارک ربوہ میں درس القرآن اور نماز تراویح میں باقاعدگی سے شمولیت کے علاوہ کئی سالوں تک ربوہ کی مختلف مساجد میں اعتکاف بھی بیٹھتے رہے۔ چندہ جات ادا کرنے میں باقاعدہ تھے اور بچوں کو بھی بروقت چندہ ادا کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ آپ کو اسیر راہِ مولیٰ ہونے کی بھی سعادت حاصل ہوئی اور لمبا عرصہ آپ پر مقدمہ چلتا رہا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے اور دو بیٹیوں کے علاوہ کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں سے 14 بچے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرم انجینئر ارشاد احمد خان صاحب (سابق امیر جماعت ضلع پشاور وصوبہ سرحد)

25/دسمبر 2018ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نمازوں کے پابند، دعا گو، غریب پرور اور بہت نڈر انسان تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ مردان اور پشاور میں مختلف تنظیمی اور جماعتی عہدوں پر کام کرنے کے علاوہ آپ نے امیر جماعت ضلع پشاور اور امیر جماعت صوبہ سرحد کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ کی کتب پڑھنے کا بہت شوق تھا اور بہت اعلیٰ علمی ذوق رکھتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی طرف سے دعوت الی اللہ کی تحریک پر پورے صوبہ میں کثرت سے رابطے پیدا کیے اور اس کے لیے اکثر میڈیکل کیمپس کا بھی اہتمام کروایا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بچے بھی کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

2۔ مکرم مرزا ناصر احمد صاحب ابن مکرم مرزا عطاء اللہ صاحب (کیلیفورنیا۔امریکہ)

27/نومبر 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت بابا ہدایت اللہ صاحب (کوچہ چابک سواراں لاہور) کے پوتے تھے۔ بہت سادہ مزاج، باوقار، مہمان نواز، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ کام کے سلسلہ میں پہلے ڈھاکہ میں رہے اور جب وہاں حالات خراب ہوئے تو پھر آپ لاہور آگئے۔ بعد ازاں 1997ء میں اپنے بیٹے کے پاس لاس اینجلس (امریکہ) شفٹ ہو گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا، 7 نواسے نواسیاں اور 3 پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی ایک بھتیجی مکرمہ فائزہ وقاص صاحبہ یہاں پرائیویٹ سیکرٹری کی انگلش ڈاک ٹیم میں خدمت کی توفیق پارہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆...☆...☆

بقیہ: مقدونیا میں رمضان المبارک کے دوران افطار اور خدمت خلق کے پروگرام......از صفحہ نمبر 2

3۔ Geugelje میں ایک مہاجر کیمپ میں 100 افراد کے لیے ایک ماہ کی خوراک خرید کر دی گئی۔ مقامی میڈیا نے اس کا ذکر خبروں میں بھی کیا۔

4۔ Pehcevo میں دو جون 2019ء کو میڈیکل کیمپ لگایا گیا نیز کھانے کے پیکٹ دیے گئے۔ مقامی ڈاکٹروں اور نرسوں کی ٹیم نے رضا کارانہ طور پر پروگرام میں شرکت کی۔ قریبی تین دیہات میں گھروں میں جاکر دوائیاں تقسیم کی گئیں۔ 500/افراد اس سے مستفید ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی وسیع پیمانے پر میڈیا کوریج بھی ہوئی اور جماعت کا مثبت تعارف لوگوں تک پہنچا۔

خدا تعالیٰ ان پروگراموں کی برکت سے جماعت احمدیہ مقدونیا کی ترقی کے سامان کرے۔ آمین۔ (رپورٹ: وسیم احمد سروعہ۔ مبلغ سلسلہ)

☆...☆...☆

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے زیرِ اہتمام
’خلافتِ راشدہ‘
کے موضوع پر ایک خصوصی نمائش

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل جامعہ احمدیہ کینیڈا کو مورخہ 23 مارچ تا 26 مارچ 2019ء ’خلافتِ راشدہ‘ کے موضوع پر ایک خصوصی نمائش کا اہتمام کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے زیرِ اہتمام منعقد کی جانے والی یہ نمائش اپنے سلسلہ کی چوتھی کڑی تھی۔ اس سلسلہ کی پہلی نمائش بعنوان ’سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام‘ مورخہ 20 مارچ تا 23 مارچ 2015ء، دوسری نمائش بعنوان ’سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم‘ مؤرخہ 23 مارچ تا 27 مارچ 2016ء اور تیسری نمائش بعنوان ’خلافتِ احمدیہ‘ مؤرخہ 23 تا 26 مارچ 2017ء منعقد کی گئی تھی۔ بعدہ ان تینوں نمائشوں پر مبنی دیدہ زیب کتابچے بھی تیار کیے گئے۔

افتتاح نمائش

امسال مورخہ 23 مارچ تا 26 مارچ 2019ء ’خلافتِ راشدہ‘ پر تیار کی جانے والی اس خصوصی نمائش کا افتتاح مکرم محترم داؤد احمد حنیف صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے مؤرخہ 23 مارچ 2019ء کو صبح دس بجے فیتہ کاٹنے کے بعد دُعا سے کیا۔ اس کے بعد مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے اساتذہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کی معیّت میں تفصیل سے نمائش ملاحظہ کی۔

یہ نمائش احباب جماعت اور مہمانوں کے لیے مورخہ 23 مارچ تا 26 مارچ 2019ء جاری رہی جس سے تقریباً پندرہ صد سے زائد احباب وخواتین نے فائدہ اٹھایا اور تبلیغ کا بھی مؤثر ذریعہ رہی۔ دورانِ نمائش جامعہ احمدیہ کے طلبہ نے ہر بینر پر ڈیوٹی سرانجام دی اور بڑی مہارت سے نمائش دیکھنے کے لیے آنے والوں کو پیش کردہ بینرز کے مندرجات سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیے جسے مہمانوں نے بہت سراہا۔ گذشتہ سال کی طرز پر یہ بینرز جامعہ احمدیہ میں احباب کے استفادہ کے لیے ایک عرصہ تک آویزاں رہیں گے جس سے احباب مختلف اہم جماعتی مواقع پر فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ

نمائش کے مندرجات

ہر خلیفہ راشد کے دَور کو بسہولت سمجھنے کے لیے اسے دو

حصوں میں منقسم کیا گیا تھا۔ پہلے حصہ میں ان کے دورِ خلافت کو بطور ٹائم لائن پیش کرنے کے ساتھ سیرت کے نمایاں پہلوؤں کا ذکر کیا گیا جبکہ دوسرے حصہ میں ان کے دورِ خلافت میں ہونے والی ترقیات اور ان کے اثرات کا ذکر کیا گیا۔

بعد ازاں خلافتِ راشدہ کے بعد قائم ہونے والی ملوکیت و بادشاہت اور اختلافات کا ذکر کیا گیا جس کے بعد پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی آمد کا ذکر کیا گیا۔ جس کے بعد خلافت احمدیہ کا سلسلہ جاری ہوا۔ نمائش کا اختتام ’تجدید عہدِ وفائے خلافت‘ کے الفاظ جلی حروف میں لکھ کر کیا گیا۔

ان بڑے بینرز کے علاوہ بعض چھوٹے بینرز اور پوسٹرز بھی تیار کیے گئے تھے۔ ان میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلفائے راشدین اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں کہے گئے عربی قصائد، اسلامی تعلیمات کے اہم اور بنیادی مآخذ کا تعارف، اُمّتِ مسلمہ کے مشہور مجدّدین کا تعارف اور خلفائے راشدین کے اقوالِ زرّیں کو شامل کیا گیا۔

امسال ہونے والی نمائش کا ایک نمایاں پہلو یہ تھا کہ طلبہ جامعہ احمدیہ نے بالترتیب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، اسلام میں اختلافات کا آغاز اور قرآن کریم پر نمائش کے دوران مختلف اوقات میں پریزنٹیشنز دیں۔ ہر پریزینٹیشن کا دورانیہ 20 منٹ تھا۔

اس نمائش کی مناسبت سے جامعہ احمدیہ کے ایک طالب علم عزیزم مستجاب قاسم (درجہ رابعہ) نے اپنی خطاطی کے جوہر دکھاتے ہوئے ’خلافتِ راشدہ‘ کے نام کا ایک خصوصی لوگو (Logo) تیار کیا۔ اس کے علاوہ موصوف نے متعلقہ آیاتِ قرآنیہ، احادیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار پر مبنی خطاطی کے فن پارے تخلیق کیے۔

نمائش میں بچوں کی دلچسپی قائم رکھنے کے لیے مختلف سوالنامے تیار کیے گئے تھے جو نمائش دیکھنے کے لیے آنے والے بچوں کو شروع میں ہی دے دیے جاتے اور دورانِ ملاحظہ نمائش بچے ان سوالات کے جوابات تلاش کرتے رہتے اور جوابات درست ہونے پر بچوں کو چاکلیٹ بطور انعام دیا جاتا۔ علاوہ ازیں اس نمائش میں موجودہ دَور کے تقاضوں کے مطابق Virtual Reality System کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جس کی مدد سے مہمانوں کو مقاماتِ مقدّسہ کی 3D تصاویر دکھائی جاتی رہیں۔

تیاری نمائش

نمائش کی بہتر رنگ میں تیاری کے لیے، اساتذہ جامعہ احمدیہ پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس کے درج ذیل ممبران تھے۔

1. مکرم عبدالرزاق فراز صاحب
2. مکرم آصف احمد خان صاحب
3. مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
4. مکرم حافظ ہبۃ الرحمان صاحب
5. مکرم فرحان حمزہ قریشی صاحب
6. مکرم عبدالنور عابد صاحب
7. مکرم فرحان نصیر صاحب
8. خاکسار سہیل احمد ثاقب

اس کمیٹی کے زیر نگرانی جامعہ احمدیہ کینیڈا کی روزمرہ کی تدریس اور معمولات کے ساتھ ساتھ اس نمائش کی منصوبہ بندی اور تیاری کا کام مہینوں جاری رہا۔ کمیٹی کی زیر نگرانی طلبہ جامعہ احمدیہ نے بڑی محنت اور ذاتی دلچسپی سے نمائش کے ہر مرحلہ پر کام کیا۔ خاص طور پر عزیزم عمر فاروق، عزیزم فرخ طاہر، عزیزم سیّد عادل احمد، عزیزم مشہود احمد اور عزیزم ذیشان احمد نے بڑی عرق ریزی سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی بہترین جزاء دے۔

آخر پر دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اساتذہ اور طلبہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کی کوششوں کو قبول فرمائے، صلاحیتوں کو جلا بخشے، خلافت کا سچا وفادار بنائے رکھے اور ہماری طرف سے پیارے حضور کی آنکھیں ہمیشہ ٹھنڈی رہیں۔ آمین

(رپورٹ: سہیل احمد ثاقب، استاد جامعہ احمدیہ وانچارج نمائش)

☆...☆...☆

جماعت احمدیہ ہیٹی کے تیسرے جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

جماعت احمدیہ ہیٹی کو مورخہ 23 و 24 مارچ 2019ء کو تیسرا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علی ذالک۔ اس جلسہ کا عنوان تھا ''احمدیت، اسلام کا احیائے نو''

تیاری جلسہ

جلسہ کی تیاری تقریباً تین ماہ قبل شروع کر دی گئی تھی۔ احباب جماعت جن کی اکثریت نو احمدیوں کی ہے کو جلسہ سالانہ کی تاریخی حیثیت، غرض وغایت اور اہمیت کے بارہ میں بتایا گیا۔ جلسہ سے ایک ماہ قبل پندرہ احباب کو جلسہ کے جملہ انتظامات کے حوالہ سے تیار کیا گیا اور پانچ افراد کی ٹیم نے تزئین وآرائش کے لیے بھرپور معاونت کی۔

تیاری پروگرام جلسہ: جلسہ کا پروگرام اور دعوت نامے چھپوا کر مہمانان اور زیرِ تبلیغ احباب وخواتین اور تمام جماعتوں میں بھجوائے گئے اور جلسہ گاہ کی تزئین وآرائش کے لیے بینرز تیار کروائے گئے۔

امسال تقاریر فرانسیسی اور لوکل زبان کریول میں پیش کی گئیں۔ یہ جلسہ چونکہ 23 مارچ کو تھا اس لیے اکثر تقاریر احمدیت، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت احمدیہ کے موضوع پر تھیں۔

قیام شعبہ جات

جلسہ کے انتظامات کے لیے جلسہ کمیٹی بنائی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم محمد الیاس صاحب کو افسر جلسہ سالانہ مقرر فرمایا۔

شعبہ جات کی فہرست درج ذیل ہے: شعبہ خرید اشیاء، شعبہ کچن وتقسیم خوراک، شعبہ سیکیورٹی،، شعبہ استقبال، رجسٹریشن وریکارڈنگ، شعبہ نظم وضبط، شعبہ بکسٹال۔

آمد مہمانان جلسہ: معاونین کی آمد ایک ہفتہ قبل شروع ہو چکی تھی۔

ہیٹی چونکہ پہاڑی ملک ہے اس لیے یہاں سفر بہت کٹھن اور مہنگا ہے۔ کئی افراد پیدل اور موٹر سائیکلوں پر سفر کر کے پہنچے۔

پہلا دن 23 مارچ بروز ہفتہ

پہلا اجلاس: پروگرام کے مطابق جلسے کا باقاعدہ افتتاح دو بجے دوپہر نماز ظہر وعصر کے بعد لوائے احمدیت اور ہیٹی کا پرچم لہرا کر کیا گیا۔

پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت قیصر محمود طاہر صاحب صدر ومبلغ انچارج جماعت ہیٹی نے کی۔

تلاوت مع فرانسیسی ترجمہ، قصیدہ وفرانسیسی ترجمہ ''یا عین فیض اللہ والعرفان''۔ بعدہٗ ان عناوین پر تقاریر ہوئیں، ''سیرۃ وسوانح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام''، ''صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام''، ''امام مہدیؑ کی آمد کی غرض وغایت اور مقصد''، ''جماعت احمدیہ کا نظام خلافت''، ''23 مارچ یوم مسیح موعودؑ''۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا فرانسیسی ترجمہ سنایا گیا۔ مغرب وعشاء کی نمازوں کے ساتھ جلسے کے پہلے دن کا اختتام ہوا۔

دوسرا دن 24 مارچ بروز اتوار

دوسرا اجلاس: دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد، فجر اور اس کے بعد درس القرآن سے ہوا۔

تیسرا اور آخری اجلاس: اس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور نظم سے کیا گیا۔ پھر ان عناوین پر تقاریر ہوئیں ''احمدیت پر ہونے والے خدا کے افضال''، ''اسلام میں جہاد کے حقیقی معنی''، ''اسلام احمدیت میں عورت کا مقام''، ''دس شرائط بیعت اور ایک احمدی کی ذمہ داریاں۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام مع فرانسیسی ترجمہ پیش کیا گیا۔

شاملینِ جلسہ سالانہ ہیٹی 2019ء

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

احمدیہ مسلم جماعت ہیٹی کے پیارے ممبران،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ 23 اور 24 مارچ 2019ء کو اپنا تیسرا جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ میری یہ دعا ہے کہ اللہ آپ کے جلسہ کو کامیاب کرے اور برکت دے اور یہ کہ تمام شرکا اس منفرد مذہبی اجتماع میں حصہ لے کر بہت زیادہ

روحانی فوائد اور بے شمار افضال حاصل کر سکیں۔

احمدیہ مسلم جماعت کے جلسوں کو منعقد کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم اس مقدس ماحول سے فائدہ اٹھا سکیں اور اپنی اصلاح کر سکیں۔ یہ اجتماعات ہمارے عقیدے کو مضبوط بنانے اور اپنے تقویٰ کے معیار کو بلند کرنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں، یہ وہ راستہ ہے جو ہمارے اندر خدا کے سچے خوف کو فروغ دیتا ہے۔ یہ ہمارے دلوں میں ہمدردئ خلق، احسان اور نیکی کو پروان چڑھانے کا باعث بنتا ہے۔ یہ جماعت کے اندر ہم آہنگی اور بھائی چارے کا ایک ذریعہ بنتا ہے، اور یہ ہمیں نہ صرف ایک دوسرے کا خیال رکھنے بلکہ بنی نوع انسان کے لیے بھی ایک عمدہ مثال بناتا ہے۔ ہمیں اپنے اندر حلم اور بردباری پیدا کرنی چاہیے۔ سب سے اہم یہ کہ ہمیں اسلام کی خدمت کے لیے ہمت وحوصلہ اپنے اندر پیدا کرنا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک زندہ تعلق قائم کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔

لہٰذا جلسہ کے یہ ایام ہمیں فرض نمازوں اور نوافل کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ذکر الٰہی میں گزارنے چاہئیں۔ آپ کے خیالات پاک اور آپ کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہونی چاہیے۔ جس کے نتیجے میں آپ ہر برائی سے محفوظ رہیں گے۔ یہی عبادت کا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر فرض نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اگر ایک شخص باقاعدگی سے فرض عبادات کی ادائیگی کرتا ہے تو نتیجۃً یہ عبادت اسے ذکرِ الٰہی کی طرف متوجہ رکھتی ہے چنانچہ پنجوقتہ فرض نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ آپ کو اپنے روحانی معیاروں کو بلند کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے ایک پختہ تعلق استوار کرنا ہوگا۔ اس ضمن میں

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو تم خدا کے نزدیک میری جماعت تب شمار کیے جاؤ گے جب تم حقیقی راستبازی اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے، پس تم اپنی پنجگانہ نمازوں کو ایسے خوف اور توجہ سے ادا کرو گویا تم خدا کو دیکھتے ہو۔''

میں آپ سب کو میرے خطبات جمعہ اور مختلف مواقع پر کیے جانے والے خطابات بھی باقاعدگی سے سننے کی طرف توجہ دلاتا ہوں یہ نہ صرف آپ کے علم میں اضافے اور اسلامی تعلیمات کو سمجھنے اور ان پر ایمان میں اضافے کا باعث بنے گا بلکہ خلافت احمدیہ جیسے الٰہی سلسلے کے ساتھ آپ کے وفا کے تعلق کو مضبوط تر کرنے کا بھی باعث بنے گا۔

نیز آپ کو اپنے بچوں کو بھی خدا کے اس خاص فضل یعنی خلافت کے بارے میں بتانا ہے اور ہمیشہ خلیفۂ وقت کا وفادار رہنے کا درس دینا ہے۔ آج اسلام کا احیائے نو اور دنیا کا امن صرف نظام خلافت کو قبول کرتے ہوئے اس کی اطاعت میں ہی ہے، آپ نے ہمیشہ اس عظیم مقدس نظام کے ساتھ چمٹے رہنا ہے بلکہ اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ آپ کی آئندہ آنے والی نسلیں بھی خلافتِ احمدیہ کی پناہ، راہنمائی اور حفاظت میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسے کو اپنے خاص فضل سے بہت کامیاب بنائے اور آپ سب کے تقویٰ کے معیاروں کو بلند اور روحانیت میں اضافے کا سبب بنائے، میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی زندگیوں میں حقیقی روحانی تبدیلی پیدا کرتے ہوئے آپ کو تقویٰ، راستبازی، خدمت اسلام اور انسانیت کے بلند معیاروں کو چھونے کی توفیق دے، اللہ آپ سب کو برکتوں سے نوازے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

……باقی صفحہ نمبر 19 پر……

حضرت عمر بن عبد العزیز رحؒ

(باسل احمد بشارت)

قبل از اسلام عرب کی طاقت کا مرکز قبیلہ قریش تھا۔قریش کی مختلف شاخوں میں بنو ہاشم اور بنو امیہ کو امتیازی حیثیت حاصل تھی۔ بنو ہاشم کو اگرچہ رسولؐ اللہ کی وجہ سے ممتاز حیثیت حاصل ہوگئی لیکن بنو امیہ طاقت اور ملکی اقتدار کے لحاظ سے برتر تھے۔ رسولؐ اللہ کے تیسرے خلیفہ راشد حضرت عثمانؓ بنو امیہ میں سے تھے۔ بنو امیہ میں حضرت امیر معاویہ ایسی سیاسی شخصیت کے حامل تھے جنہوں نے شام میں مستقل حکومت کو قائم کیا اور اپنے بعد اپنے بیٹے یزید کو جانشین مقرر کیا۔ اس لحاظ سے بنو امیہ کی سیاسی تاریخ کا آغاز حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان کے دور سے ہوتا ہے۔ یزید کی وفات کے بعد حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ نے خلافت کا اعلان کیا جس کی وجہ سے شام ومصر کے علاوہ باقی اسلامی ممالک ان کے زیر تسلط آگئے اور شام ومصر کے لوگوں نے معاویہ بن یزید کی بیعت کی جو چند دنوں بعد خلافت سے دستبردار ہوگئے اور معاویہ بن یزید نے اپنے بعد کسی جانشین کو مقرر نہیں کیا تھا۔ یوں مروان بن الحکم شام پر قابض ہوگیا اور اموی خلافت کے لیے سعی کی۔ اس کے بعد عبد الملک بن مروان نے 31 برس حکومت کر کے اموی حکومت کو استحکام بخشا۔حضرت عمر بن عبد العزیزؒ اسی عبد الملک کے بھتیجے تھے۔

نام و نسب

آپ کا نام عمر اور ابو حفص کنیت تھی۔ آپ کے والد محترم کا نام عبد العزیز اور والدہ کا نام ام عاصم ہے۔ آپ کے والد بنو امیہ میں ایک ممتاز اور خاص مقام رکھتے تھے اور مصر کے گورنر تھے۔ اور ان کی گورنری کا زمانہ قریباً اکیس سال کے ایک طویل عرصہ پر محیط تھا۔حضرت عمر بن عبد العزیز کی والدہ ام عاصم حضرت عاصم بن عمر بن خطابؓ کی صاحبزادی تھیں۔ اس لحاظ سے حضرت عمر خلیفہ ٔ راشد آپؒ کے پڑنانا ہوئے۔

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے فرمایا: ’’کاش اپنی اولاد میں سے مجھے وہ شاندار شخص معلوم ہوتا جو زمین کو اسی طرح عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم سے بھری ہوگی۔‘‘ (طبقات ابن سعد جزء 5 صفحہ 330)

پھر کہتے ہیں کہ ’’میں اکثر ابن عمرؓ کو کہتے سنا کرتا تھا کہ اولاد عمرؓ میں وہ کون شخص ہے جس کے چہرے پر علامت ہے اور جو زمین کو عدل سے بھر دے گا۔‘‘ عبد اللہ بن دینارؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ’’ہم لوگ بیان کیا کرتے تھے کہ یہ حکومت ختم نہ ہوگی تاوقتیکہ اولاد عمرؓ میں سے اس امت کا والی ایک ایسا شخص نہ ہو جو عمرؓ کے نقشِ قدم پر چلے اور چہرے پر ایک مسّا ہو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ عمر بن عبد العزیز کو لایا، ان کی والدہ ام عاصم بنت عاصم بن عمر بن الخطابؓ تھیں۔‘‘ (طبقات ابن سعد جزء 5 ص 330)

پیدائش

اس پیشگوئی کے مصداق حضرت عمر بن عبد العزیز مصر کے ایک گاؤں حلوان میں 62ھ میں پیدا ہوئے۔

(تاریخ الخلفاء جزء 1 ص 171)

علامہ ذہبی کے نزدیک آپ کی پیدائش مدینہ منورہ میں ہوئی۔

(تذکرۃ الحفاظ جزء 1 صفحہ 118)

تعلیم و تربیت

آپ کا بچپن مدینہ منورہ میں گزرا اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے زیر سایہ تربیت پائی اور صالح بن کیسان ان کے اتالیق مقرر ہوئے۔ آپ نے بچپن میں ہی قرآن کریم حفظ کیا اور فصاحت و بلاغت اور شعر و شاعری کا علم حاصل کیا۔ آپؒ نے مدینہ کے متعدد علماء و فقہاء سے علم حاصل کیا علوم دینیہ میں آپ بڑے پایہ کے عالم تھے۔ علامہ ذھبی لکھتے ہیں: ’’وہ بڑے امام، بڑے فقیہہ، بڑے مجتہد، حدیث کے بڑے ماہر اور معتبر، حافظ، سند اور نرم خو تھے۔‘‘ (تذکرۃ الحفاظ جزء 1 صفحہ 118)

میمون بن مہران کہا کرتے تھے کہ ہم عمرؒ کے پاس اس خیال سے آئے تھے کہ ہم سے وہ کچھ سیکھیں لیکن ہم کو معلوم ہوا کہ ہم خود ان کے شاگرد ہیں۔ آپ کے نزدیک علماء شاگردوں کی طرح ہوتے تھے (تذکرۃ الحفاظ جزء 1 صفحہ 118) عبد الملک کے بعد ولید بن عبد الملک کے زمانہ میں جب مدینہ کے گورنر مقرر ہوئے تو مدینہ کے علماء و صلحاء آپ کے ہم جلیس رہے۔

(فتح الباری جزء 2 ص 3، تذکرۃ الحفاظ جزء 1 صفحہ 118)

مدینہ کی گورنری

حضرت عمر بن عبد العزیز 87ھ تا 93ھ مدینہ کے گورنر رہے۔ اس دور میں مکہ اور طائف بھی ان کے زیر حکومت تھے۔ آپؒ نے مسجد نبوی کی از سر نو تعمیر کروائی اور ولید بن عبد الملک کے ایماء پر مسجد میں ایک فوارہ بھی تعمیر کروایا۔ مسجد نبوی کے ساتھ اطرافِ مدینہ کی مساجد جن میں رسولؐ اللہ نے نماز ادا فرمائی تھی ان کو منقّش پتھروں سے تعمیر کروایا۔ (فتح الباری جزء 1 ص 571) مدینہ میں مختلف جگہوں پر کنوئیں کھدوائے۔ آپؒ نے متعدد بار امیر الحجاج کا فریضہ سرانجام دیا۔ 93ھ میں ولید بن عبد الملک نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو بوجوہ معزول کر کے خالد بن عبد اللہ کو مکہ کا اور عثمان بن حیان کو مدینہ کا گورنر مقرر کیا۔ (تاریخ طبری جزء 4 ص 11 تا 19)

سلیمان بن عبد الملک کی وفات اور خلعتِ خلافت

ولید بن عبد الملک کے بعد سلیمان بن عبد الملک خلیفہ مقرر ہوا۔سلیمان کو آپ پر بے حد اعتماد تھا۔ اور اہم امور میں آپ سے مشورہ و معاونت لیتا تھا۔ 99ھ میں سلیمان بن عبد الملک کی وفات ہوئی تو رجاء بن حیات نے بنو امیہ کو مسجد وابق میں جمع کر کے ان سے نئے سرے سے سلیمان کے فرمان پر نئے خلیفہ کے لیے بیعت لی۔ جب اسے معاہدہ کے استحکام کا یقین ہوگیا تو اس نے سلیمان کی وفات کی خبر سنائی اور فرمان کھول کر پڑھا جس میں حضرت عمر بن عبد العزیز کا نام تھا۔ رجاء بن حیات نے ان کو اٹھا کر منبر پر کھڑا کر دیا۔حضرت عمر بن عبد العزیز انّا للہ پڑھ رہے تھے کہ یہ بارِ عظیم مجھ پر کیسے آن پڑا اور ہشام بن عبد الملک اس لیے انّا للہ پڑھ رہا تھا کہ خلافت مجھے کیوں نہیں ملی۔

(تاریخ طبری جزء 4 ص 60-59، طبقات ابن سعد جزء 5 ص 338)

بیعت ہوجانے کے بعد سلیمان بن عبد الملک کی نماز جنازہ آپ نے پڑھائی۔ تجہیز و تکفین کے بعد شاہی سواری آئی لیکن آپ نے اسے ناپسند کیا اور اپنے خچر پر سوار ہوگئے۔ لوگوں نے قصر خلافت کی طرف لے جانا چاہا تو فرمایا کہ جب تک سلیمان کے اہل و عیال وہاں سے منتقل نہ ہوں میں اپنے خیمہ میں رہوں گا۔

(تاریخ طبری جزء 4 ص 60، طبقات ابن سعد جزء 5 ص 338)

بحیثیت خلیفہ خدمات

آپ کی خلافت کے بارہ میں لوگوں نے خوابیں دیکھی تھیں۔ (سیرت عمر بن عبد العزیز جزء 1 ص 36) خلافت کا آغاز آپ نے امن کے پیغام سے کیا۔ کتاب اللہ، دین اللہ اور سنت رسولؐ کو مستحکم کرنے اور اپنانے پر زور دیا۔ (سیرت عمر بن عبد العزیز جزء 1 ص 40) حضرت عمر بن عبد العزیز نے مسلمانوں میں جمہوریت کو از سر نو زندہ کیا اور اسلامی سیاست کی تجدید کر کے اس کو صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق مقرر کر دیا۔ خلافت اسلامیہ کی بنیاد کتاب و سنت اور آثار صحابہ پر قائم کی۔ اسی بنا پر علمائے امت نے ان کو خلفائے راشدین میں شمار کیا ہے اور بعض نے انہیں پہلی صدی کا اور بعض نے دوسری صدی کا مجدّد قرار دیا ہے۔ بنو امیہ کے حکمرانوں نے لوگوں کے مال و جائداد پر جو ظالمانہ قبضہ کیا تھا ان کو واپس دلانا ایک مجدّد خلافت اسلامیہ کا سب سے اولین فرض تھا۔ آپ نے سب سے پہلے یہی کام کیا جس پر خاندانِ بنو امیہ نے برہمی کا اظہار کیا۔ باغِ فدک جس پر ان کے خاندان کی معاش کا دارومدار تھا۔ خلیفہ بنتے ہی فدک کے متعلق رسولؐ اللہ اور خلفائے راشدین کے طرزِ عمل کا پتا کیا جب حقیقت کا پتا چلا تو آپ نے قریش اور دیگر قبائل کو جمع کر کے کہا کہ فدک آنحضورؐ کے ہاتھ میں تھا، ان کے بعد حضرت ابو بکرؓ اور بعد میں حضرت عمرؓ اس کا انتظام فرماتے رہے۔ آخر میں مروان نے اس کو اپنی جاگیر میں داخل کر لیا اس کے بعد وہ میرے قبضہ میں آیا اور میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ فدک کی جو حالت عہد رسالت میں تھی اس کو اسی طرف لوٹاتا ہوں۔

(سنن ابو داؤد کتاب الخراج باب فی صفایا النبیؐ من الاموال، طبقات ابن سعد جزء 5 ص 388)

اسی طرح امراء نے اپنے علاقوں میں اپنے اغراض کے لیے جو ظالمانہ رقمیں اور نذرانے مقرر کر رکھے تھے وہ ختم کروائے اور ظالم عمّال کو معزول کر دیا۔حضرت عمر بن عبد العزیز اپنی امارت کے دور میں نہایت شان و شوکت سے رہتے تھے لیکن خلافت کے زمانہ میں نہایت سادہ زندگی بسر کی۔ لباس اور غذا نہایت سادہ تھی۔

(سیرت عمر بن عبد العزیز لابن عبد الحکم جزء 1 ص 43)

بحیثیت فاتح

آپ اسلامی تاریخ میں ایک فاتح کی حیثیت سے تو معروف نہیں لیکن آپ کا عہد خلافت جنگی مہمات سے خالی نہ تھا۔سلیمان بن عبد الملک نے روم کی طرف فوج بھیج رکھی تھی جو رسد کی کمی کی وجہ سے پریشان حال تھی۔ خلیفہ بنتے ہی آپ نے ان کو کمک مع رسد بھجوائی۔ اسی طرح جب ترکوں نے آذربائیجان پر حملہ کیا اور بہت سے مسلمانوں کو شہید کیا اور قیدی بنایا تو آپ نے ابن حاتم بن نعمان باہلی کو روانہ کیا جنہوں نے وہاں مسلمانوں کو بچایا اور مجرمین کو سزا دی۔ اندلس وغیرہ کی طرف بھی انہوں نے کثرت ساز و سامان کے ساتھ فوجیں بھجوائیں۔ ہندوستان میں جنگیں تو بنو امیہ کے دور میں کافی عرصہ پہلے سے ہی شروع ہوچکی تھیں۔ آپؒ کے دور میں بھی کسی قدر اس میں اضافہ ہوا۔

(تاریخ طبری جزء 4 ص 61)

بطور مناظر

100ھ میں عراق میں فرقہ حروریہ نے سر اٹھایا تو آپ نے اپنے عامل عبد الحمید کو ایک دور اندیش سردار کی کمان میں فوج بھجوانے کا حکم دے کر کہا کہ جب تک یہ لوگ خون ریزی اور فتنہ فساد نہ کریں ان سے کسی قسم کا تعرض نہ کیا جائے۔عبد الحمید نے محمد بن جریر بن عبد اللہ بجلی کو حضرت عمر بن عبد العزیز کا حکم سنا کر دو ہزار سپاہیوں کے ساتھ بھیجا۔حضرت عمر بن عبد العزیز نے خود بسطام سردارِ خوارج کو خط لکھا اور مناظرہ کی دعوت دی۔ بسطام راضی ہوگیا اور دو اشخاص کو مناظرے کے لیے بھیجا۔ جس کا کوئی خاص نتیجہ نہ نکلا۔ خیر جنگ ہوئی عبد الحمید نے شکست کھائی پھر مسلمہ بن عبد الملک کی قیادت میں اہل شام کی فوج بھیجی جس نے فتح حاصل کی۔ (تاریخ طبری جزء 4 ص 62)

وفات و تدفین

حضرت عمر بن عبد العزیز نے 25 رجب 101ھ میں زہر خورانی کی وجہ سے بیس روز بیمار رہنے کے بعد بمقام دیر سمعان وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ آپ کی وفات ایک سازش کا نتیجہ تھی۔ اس وقت آپ کی عمر 39 برس تھی۔ آپ دو برس، پانچ مہینے اور چار دن مسندِ خلافت پر متمکن رہے۔

(طبقات ابن سعد جزء 5 ص 408 ، تاریخ طبری جزء 4 ص 68)

آپ نے اپنی قبر کے لیے زمین اپنی زندگی میں ہی خرید لی تھی اور خالد بن ابی بکر سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے وصیت کی تھی کہ انہیں پانچ سوتی کپڑوں کا کفن دیا جائے جن میں کرتہ اور عمامہ بھی ہو۔ انہوں نے کہا کہ ابن عمرؓ کے اعزہ میں سے جو مرتا تھا وہ اس کو اسی طرح کفن دیتے تھے۔ بوقتِ وفات آپ کی زبان پر سورۃ القصص کی آیت 84 تھی۔

(طبقات ابن سعد جزء 5 ص 406)

شاہ روم کا اظہارِ افسوس

محمد بن معبد کا بیان ہے کہ میں شاہ روم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس کو نہایت غمزدہ حالت میں زمین پر بیٹھا ہوا پایا۔ میں نے پوچھا کیا حال ہے؟ بولا جو کچھ ہوا تم کو خبر نہیں؟ میں نے کہا کہ کیا ہوا؟ بولا: مرد صالح کا انتقال ہوگیا، میں نے کہا وہ کون۔ بولا: عمر بن عبد العزیز۔ پھر کہا ’’اگر عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی مُردوں کو زندہ کرسکتا تو حضرت عمر بن عبد العزیز ہی کر سکتے تھے، مجھے اس راہب کی حالت پر کوئی تعجب نہیں جس نے اپنے دروازے کو بند کر کے دنیا کو چھوڑ دیا اور عبادت میں مشغول ہوگیا، مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جس کے قدموں کے نیچے دنیا تھی اور اس نے اس کو پامال کر کے راہبانہ زندگی اختیار کی۔‘‘ (تاریخ دمشق لابن عساکر جزء 56 ص 15)

ازواج و اولاد

حضرت عمر بن عبد العزیز کی تین بیویاں تھیں جن میں سے ایک بیوی عبد الملک بن مروان کی صاحبزادی فاطمہ بنت عبد الملک تھیں۔ اس کے علاوہ ایک ام الولد تھی۔ آپ کی اولاد کی مجموعی تعداد 16 تھی۔

سیرت و اخلاق

حضرت عمر بن عبد العزیز درویش صفت، نہایت خوش خلق، حلیم الطبع، متحمل مزاج اور نرم خو انسان تھے۔ دنیاوی شان و شوکت سے بالکل بیزار تھے۔ متانت، سنجیدگی اور شرم و حیا کا پیکر تھے۔ رحمدلی ان کا خاص وصف تھا۔ اپنے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے ہر دلعزیز تھے۔ آپ ہمیشہ علماء کی قدر کیا کرتے تھے اور ان سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ عبادات کا خاص اہتمام کیا کرتے تھے۔ عام معمول یہ تھا کہ شام ہونے کے بعد آدھی رات تک امور خلافت انجام دیتے، آدھی رات کے بعد علماء سے صحبت رکھتے اور رات کا پچھلا پہر عبادت میں گزارتے۔ نماز فجر پڑھنے کے بعد پھر حجرے میں چلے جاتے اور اس وقت کوئی دوسرا نہیں جا سکتا تھا۔ آپ نے تقویٰ اور پرہیز گاری سے زندگی کو گزارا۔ بلاشبہ آپ صدق میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، عدل میں حضرت عمر فاروقؓ، حیا میں حضرت عثمان غنیؓ اور زہد میں حضرت علیؓ کے مثیل تھے۔

احیائے شریعت و ترویج سنت نبویہؐ

آپ نے احیائے شریعت، ترویج سنت نبویہؐ، امحائے بدعات اور تحفظ عقائد کے لیے بہت سعی کی اور اسے ایک خلیفہ کا نصب العین قرار دیا۔

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کے بعد اس نوجوان یعنی حضرت عمر بن عبد العزیز کے سوا کسی کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہؐ کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہو۔ (سنن ابو داؤد جلد اول حدیث نمبر 886)

یحییٰ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

(طبقات ابن سعد جزء5 ص333-332)

محبت و خشیت الٰہی و محبت رسول و اہل بیت

حضرت عمر بن عبد العزیز خشیت الٰہی بہت رکھتے تھے۔ آپ کی زوجہ فاطمہ بنت عبد الملک بیان کرتی ہیں کہ خدا کی قسم میں نے عمر سے بڑھ کر کسی کو اللہ سے ڈرنے والا نہیں دیکھا۔

(طبقات ابن سعد جزء5، سیرت عمر بن عبد العزیز جزء1 ص47)

محبت رسولؐ اور محبت اہل بیت ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ آپ نے بنو امیہ کے دور سے جاری بدرسم خطبہ میں حضرت علیؓ کے خلاف الفاظ کے استعمال کو ختم کروایا۔

عدل و انصاف کا قیام

حضرت عمر بن عبد العزیز نے اپنے عہد خلافت میں خلفائے راشدین کے عدل و انصاف اور مساوات کو قائم کر دکھایا۔ آپ کے عدل و انصاف کی وجہ سے لوگ اتنے خوشحال تھے کہ رسول اللہؐ کی پیشگوئی جو عدی بن حاتم سے مروی روایت میں مذکور ہے کہ ایک شخص مٹھی بھر سونا یا چاندی لے کر ایسے شخص کو ڈھونڈے گا جو اسے قبول کرے لیکن اسے کوئی قبول کرنے والا نہ ملے گا، ظاہری طور پر آپ کے عہد خلافت میں پوری ہوتی نظر آتی ہے۔ یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ مجھ کو حضرت عمر بن عبد العزیز نے افریقہ کا صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ میں نے صدقہ وصول کر کے فقراء کو بلایا کہ ان میں تقسیم کر دوں لیکن مجھ کو کوئی فقیر نہ ملا کیونکہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے لوگوں کو امیر بنا دیا تھا۔ اس لیے میں نے صدقہ کی رقم سے غلام خرید کر آزاد کر دیے۔

(سیرت عمر بن عبد العزیز لابن عبد الحکم جزء1 ص65)

آپ نے رعایا کے اموال اور حقوق کی حفاظت کی۔ جا بجا سرائے بنوائیں، مہمان خانے تعمیر کروائے اور ایک لنگر خانہ بنوایا جس سے فقراء و مساکین اور مسافر کھانا کھاتے تھے۔ سابق ظالمانہ طرز حکومت کو یکسر تبدیل کر دیا اور اس کی اصلاح کی۔

(طبقات ابن سعد جزء5 ص341)

حضرت عمر بن عبد العزیز نے اپنے پڑنانا حضرت عمر بن خطابؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی رعایا کا خاص خیال رکھا اور عدل و انصاف کا خاص قیام فرمایا۔

عوام کی فلاح و بہبود

آپ کی خلافت کا زمانہ اگرچہ بہت مختصر تھا لیکن پھر بھی آپ نے بہت سی اصلاحات کیں اور خلافت کو اس سطح پر لائے جس پر خلفائے راشدین کی خلافت تھی۔ آپ نے بدعات کا خاتمہ کیا۔ بیت المال کی اصلاح کی۔ خراج، جزیہ اور ٹیکس وغیرہ ملکی محاصل کی اصلاح کی۔ ذمیوں کے حقوق اور ان کے مذہبی مقامات کو پورا تحفظ دیا۔ اسی طرح جیل خانہ کی اصلاح کی اور قیدیوں کے ساتھ ان مراعات کو قائم رکھا جو مقتضائے انسانیت ہیں۔ غرباء کی امداد کے لیے وظائف مقرر کیے۔ اور بیت المال میں ایک مد قائم کی جس سے قرضداروں کا قرض ادا کیا جاتا تھا۔

(طبقات ابن سعد جزء5 + سیرت عمر بن عبد العزیز جزء1 ص63)

آپ نے اپنے عہد میں بہت سی مساجد تعمیر کروائیں اور حدود حرم کی تجدید کروائی۔ (طبقات ابن سعد) اپنی زندگی میں صرف ایک محل خناصرہ میں تعمیر کروایا جس میں اکثر رہا کرتے تھے۔ (نہر الذھب فی تاریخ حلب جزء1 ص68)

فرض شناسی

حضرت عمر بن عبد العزیز نے خلافت کا فریضہ پوری تندہی سے انجام دیا۔ سارا دن رعایا کی فلاح و بہبود میں گزر جاتا۔ رات گئے تک اسی کام میں مشغول رہتے اور رات کے بقیہ حصے میں عبادت اور استراحت فرماتے۔

(سیرت عمر بن عبد العزیز جزء1 ص150)

آپ کے اس معمول کو دیکھ کر ایک روز آپ کے بھائی ریان بن عبد العزیز نے مشورہ دیا کہ کبھی کبھی سیر و تفریح کے لیے باہر چلے جایا کریں تو فرمایا کہ اس دن کا کام کیسے پورا ہوگا؟ بھائی نے کہا کہ دوسرے دن ہو جائے گا۔ تو فرمایا کہ روز کا کام انجام پا جائے تو یہی بہت ہے، دو دن کا کام ایک دن میں کیسے پورا ہوگا؟ (تاریخ دمشق لابن عساکر جلد 45 ص198)

ایک شخص نے آپ سے فارغ اوقات میں ملاقات کی خواہش ظاہر کی تو فرمایا کہ فرصت کہاں؟ فرصت تو گئی، فرصت تو اب سوائے اللہ کے ہاں اور کہیں نہیں۔

(طبقات ابن سعد جزء5 ص397)

اشاعت دین

اشاعت اسلام آپ کی زندگی کا ایک اہم مقصد تھا۔ تالیف قلب کے لیے لوگوں کو رقوم دے کر اسلام کی طرف مائل کیا۔ چنانچہ ایک پادری کو اس غرض سے ایک ہزار دینار دیے۔ (طبقات ابن سعد جلد سوم ص265) آپ نے بادشاہوں کو بذریعہ خطوط اسلام کی دعوت دی اور ان میں سے بعض نے اسلام بھی قبول کیا اور اپنے نام عربی میں رکھے۔ (فتوح البلدان از علامہ بلاذری جزء1 ص425) آپ کے حسن اخلاق کی وجہ سے آپ کے عہد میں ذمی کثرت سے مسلمان ہوئے۔

نیکی و بھلائی کا دور دورہ

حضرت عمر بن عبد العزیز نے اپنے دور خلافت میں لوگوں میں روحانیت کو فروغ دیا اور نیکی و بھلائی کی طرف تحریض دلائی حتیٰ کہ نیکی پر ترغیب دلانے کی خاطر انعامات دینے کا بھی اعلان فرمایا (سیرت عمر بن عبد العزیز جزء1 ص121) اور اس کا بہت مثبت نتیجہ نکلا۔ ایک راوی لکھتے ہیں ”جب وہ خلیفہ ہوئے تو باہمی ملاقات میں ایک شخص دوسرے شخص سے کہتا تھا کہ رات کو تم کونسا وظیفہ پڑھتے ہو؟ تم نے کتنا قرآن یاد کیا ہے؟ تم قرآن کب ختم کرو گے؟ اور کب ختم کیا تھا؟ اور مہینے میں کتنے روزے رکھتے ہو؟“ (تاریخ طبری جزء4 ص29)

تدوین حدیث کی طرف خصوصی توجہ

آپ نے تدوین حدیث کی طرف خصوصی توجہ کی اور قاضی ابو بکر بن حزم گورنر مدینہ کو لکھا کہ ”احادیث نبویہؐ کی تلاش کر کے ان کو لکھ لو کیونکہ مجھے علم کے مٹنے اور علماء کے فنا ہونے کا اندیشہ ہے اور نبی کریمؐ کی حدیث کے علاوہ کوئی حدیث قبول نہ کی جائے۔“ (بخاری کتاب العلم باب کیف یقبض العلم)

علامہ ابن حجر لکھتے ہیں کہ یہ حکم صرف گورنر مدینہ تک ہی محدود نہ تھا بلکہ تمام علاقوں کے گورنروں کو بھیجا گیا تھا۔ (فتح الباری جزء1 ص194) اور اس حکم کی تعمیل کی گئی اور تمام ممالک میں ان احادیث کی کاپیاں بھیجی گئیں۔ (جامع بیان العلم و فضلہ جزء1 ص331) آپ نے نہ صرف تدوین احادیث نبویہ فرمائی بلکہ اس کی تعلیم و اشاعت کے لیے گورنروں اور عمّال کو تلقین کی کہ ممالک میں علماء بھجوائے جائیں اور مدرس و علماء کے لیے وظائف مقرر کیے تا کہ وہ فکر معاش سے بے نیاز ہو کر لوگوں کو اس کی تعلیم دیں اور نہ صرف مدرس و علماء بلکہ طلباء کے لیے وظائف مقرر کیے۔ (سیرت عمر بن عبد العزیز لابن عبد الحکم جزء1 ص141، جامع بیان العلم جزء1 ص647، تذکرۃ الحفاظ)

آپ نے تعلیم کے علاوہ لوگوں کی تربیت اور دینی مسائل کے حل کے لیے واعظ اور مفتی مقرر کیے۔

(حسن المحاضرۃ جزء1 ص298,299)

سیرت صحابہ کی اشاعت

سیرت و مناقب صحابہ کے متعلق سب سے پہلے آپ نے ہی توجہ فرماتے ہوئے عاصم بن عمر بن قتادہ کو مقرر کیا کہ دمشق کی مسجد میں مغازی اور مناقب صحابہؓ کا درس دیا کریں۔

(تہذیب التہذیب جزء5 ص47)

حضرت عمر بن عبد العزیز نے صرف کتاب و سنت کی اشاعت پر ہی توجہ نہیں کی بلکہ دیگر علوم و فنون کے لیے بھی تدابیر کیں تا مسلمان دوسرے علوم سے بھی بہرہ ور ہو سکیں۔ ایک یونانی حکیم اہرن القس کی کتاب کا عربی ترجمہ ماسرجیس نے مروان بن حکم کے زمانہ میں کیا تھا جو شاہی کتب خانے میں متروک پڑی تھی۔ آپ نے اسے چالیس روز استخارہ کرنے کے بعد شائع کروا کے ممالک میں تقسیم کر دیا۔ (اخبار العلماء باخبار الحکماء جزء1 ص243)

خلافت راشدہ کی یاد نو

غرضیکہ حضرت عمر بن عبد العزیز کی خلافت ایسی تھی جس نے مسلمانوں میں خلافت راشدہ کی یاد از سر نو تازہ کر دی۔ ابن خلدون لکھتے ہیں: ”حضرت عمر بن عبد العزیز مروانی سلسلہ کی درمیانی کڑی تھے، انہوں نے اپنی تمام تر توجہ خلفائے راشدین اور صحابہؓ کے طریقہ کی طرف مبذول کی۔“

(تاریخ ابن خلدون جزء1 ص258)

معروف شاعر فرزدق نے آپ کی وفات پر حسرت سے کہا:

كم من شريعة حقّ قد شعت لهم
كانت ميتة و اخرىٰ منك تنتظر
يا لهف نفسى و لهف اللاهين معى
علي العدول والتى تغتالها الحضر

ترجمہ: کتنی مردہ شریعتوں کو تم نے زندہ کیا اور دوسری شریعتیں احیاء کے لیے منتظر تھیں۔ میرے نفس کا پچھتاوا اور میرے ساتھ تمام افسوس کرنے والوں کا پچھتاوا اس عادل پر جس کو قبر نے اچک لیا۔ (سیرت عمر بن عبد العزیز لابن جوزی ص293)

عباد سماک کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے سنا کہ خلفاء پانچ ہیں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عمر بن عبد العزیز۔

(سنن ابو داؤد کتاب السنۃ باب فی التفضیل)

☆...☆...☆

مراجع و مصادر

1- صحیح بخاری۔
2- سنن ابو داؤد۔
3- فتح الباری از علامہ ابن حجر عسقلانی (852ھ)۔
4- تذکرۃ الحفاظ از شمس الدین الذھبی (متوفی 748ھ)
5- طبقات ابن سعد از علامہ محمد بن سعد (متوفی 230ھ)
6- تھذیب التھذیب از علامہ ابن حجر عسقلانی (528ھ)۔
7- تاریخ طبری از ابو طیب طبری (متوفی 450ھ)۔
8- تاریخ ابن خلدون از عبد الرحمن بن محمد بن محمد ابن خلدون (متوفی 808ھ)۔
9- تاریخ دمشق لابن عساکر از ابو القاسم ابن عساکر (متوفی 571ھ)۔
10- سیرت عمر بن عبد العزیز علی ما رواہ الامام مالک بن انس و اصحابہ از عبد اللہ بن عبد الحکم ابو محمد المصری (متقی 214ھ)۔
11- سیرت عمر بن عبد العزیز لابن الجوزی (متوفی 597ھ)۔
12- نھر الذھب فی تاریخ حلب از کامل بن حسین الغزی (متوفی 1351ھ)۔
13- اخبار العلماء باخبار الحکماء از جمال الدین ابو الحسن القفطی (متوفی 646ھ)۔
14- حسن المحاضرۃ از جلال الدین سیوطی (متوفی 911ھ)۔
15- فتوح البلدان از احمد بن یحیی بن جابر بن داؤد البلاذری (متوفی 279ھ)۔
16- جامع بیان العلم و فضلہ از ابن عبد البر (متوفی 463ھ)۔
17- تاریخ الخلفاء از جلال الدین سیوطی (متوفی 911ھ)

☆...☆...☆

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)
manager@alfazlintl.org
فون نمبر: 00442085447672

بقیہ: احمدیت کے علمبردار دو گروہوں کے صدی کے سفر کا تقابلی جائزہ
......از صفحہ نمبر 20

کا مقصد اپنے غالیانہ عقائد کے ماتحت ایک نئی نبوت اور قادیان میں میاں محمود احمد صاحب کی خلافت اور ریاست قائم کرنا رہ گیا، اور اشاعت و تبلیغ اسلام کی بجائے خود مسلمانوں کو کافر بنانے کا گمراہ کن شعار انہوں نے اختیار کر کے جماعت کے کام کو سخت نقصان پہنچایا۔ احمدی جماعت کا دوسرا حصہ جو قلیل تعداد میں رہ گیا اور لاہوری فریق کہلاتا ہے بدستور اپنے امام حضرت مرزا غلام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح عقائد پر قائم ہے، اور آپ کی ہدایت کے ماتحت خدمت دین کر رہا ہے، اور نہ صرف غیر مسلموں میں اشاعت و تبلیغ کے دشوار کام میں لگا ہوا ہے بلکہ قادیانی فریق کے غالیانہ عقائد کے ابطال اور تردید کا کام بھی اسے کرنا پڑ گیا جس سے بہت سارا وقت اور قوت اس طرف ضائع ہو رہی ہے۔ لیکن اس فتنہ کا استیصال اور حضرت مرزا صاحب کی بریت بھی بے حد ضروری کام تھا، تا ان غلط فہمیوں سے جو دوست دشمن دونوں کی طرف سے پھیلائی جا رہی ہیں حضرت مجدد وقت کا دامن پاک ثابت ہو"۔

(مجدد اعظم جلد سوم صفحہ 313،312۔ ایڈیشن مارچ 1944ء)

سو سال کی تاریخ شاہد ہے کہ اسلام کی تائید، تبلیغ اور اشاعت کے لیے کون سی جماعت پوری تندہی کے ساتھ مصروف ہے اور اس کی کوششوں کے حقیقی نتائج بھی دنیا پر ظاہر ہو رہے ہیں، اور کون سا گروہ ہے جو خود فریبی کا شکار ہے، اور قلیل سے قلیل تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔

خدمت خلق

خدمت انسانیت جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقصود و مطلوب اور تمنا خدمت خلق اور کل بنی نوع انسان کی ہمدردی ہی تھی۔ قادیان کے اردگرد کے لوگ اور دیہات کی عورتیں اکثر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس دوائی لینے آتیں۔ ایک بار مولوی عبد الکریم صاحب نے عرض کی کہ حضرت یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے اور اس طرح حضور کا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا: "یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے۔ یہ مسکین لوگ ہیں یہاں کوئی ہسپتال نہیں میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا رکھا کرتا ہوں، جو وقت پر کام آ جاتی ہیں۔ یہ بڑا ثواب کا کام ہے، مومن کو ان کاموں میں سست اور بے پروا نہیں ہونا چاہیے"۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 3۔ ایڈیشن 1984ء)

طبیب اعظم حضرت حکیم مولوی نور دین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس طرح اپنے اس خداداد علم حکمت سے مخلوق خدا کی مدد کی وہ تاریخ احمدیت میں ہمیشہ ایک نمایاں باب کے طور پر محفوظ رہے گی۔ خلافت ثانیہ میں مورخہ 21 جون 1917ء کو نور ہسپتال کی بنیاد رکھی گئی اور ستمبر 1917ء میں تکمیل ہوئی۔ اس ہسپتال کو خوب خدمت کی توفیق ملی اور 1930ء میں اسے سیکنڈ گریڈ ہسپتال کی حیثیت حاصل ہوئی"۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم، صفحہ 194۔ ایڈیشن 2007ء)

تقسیم ہند کے بعد پنجاب حکومت نے اس پر سرکاری ہسپتال کا بورڈ لگا دیا، اور ایک طویل اور صبر آزما کوشش کے بعد 2005ء میں یہ تاریخی عمارت ناقابل استعمال حالت میں جماعت کو واپس ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1991ء میں قادیان کے وسط میں واقع 50 کنال کی اراضی پر نور ہسپتال کی جدید عمارت بنانے کا ارشاد فرمایا، اور 8 نومبر 1998ء کو نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ مورخہ 13 جنوری 2006ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے جدید سہولیات سے مزین نور ہسپتال کی تختی کی نقاب کشائی کر کے اس کا افتتاح فرمایا۔ اب یہ ادارہ بھی مخلوق خدا کی خدمت پر مامور ہے۔ (ہفت روزہ بدر قادیان 21 دسمبر 2017ء صفحہ 38۔ جلد 66 شمارہ 51۔52)

قیام پاکستان کے بعد جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ربوہ کی بنیاد رکھی تو اس بات کا پورا خیال رکھا کہ خدا کی اس بستی میں انسان کے لیے تمام سہولتیں میسر ہونی چاہیں، چنانچہ دیگر سہولتوں کے ساتھ ساتھ آپ نے مورخہ 20 فروری 1956ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ کی بنیاد رکھی۔ اور تین سال بعد 21 مارچ 1958ء کو اس کا افتتاح فرمایا۔ ساٹھ سال کے اس سفر میں فضل عمر ہسپتال نے بہت سے سنگ میل عبور کیے، اور آج یہ نیک نامی اور شفاء باٹنے کا مشہور ادارہ بن چکا ہے۔ مختلف شعبہ جات میں تشخیص اور علاج کی سہولت، جدید سہولیات سے آراستہ آپریشن رومز، خواتین کے لیے تمام بنیادی سہولتوں سے مزین چالیس ہزار مربع فٹ پر محیط "زبیدہ بانی ونگ" اور ایک لاکھ بیس ہزار چار سو ستاون مربع فٹ مسقّف حصہ پر پھیلا ہوا عالمی معیار کا چھ منزلہ "طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ" افراد جماعت کے ایثار و قربانی اور جذبۂ خدمت خلق کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ بفضل خدا یہ ادارے پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کی جانب سے میڈیسن، سرجری، گائنا کالوجی، پیڈیاٹرکس اور کارڈیالوجی کے شعبہ میں ہاؤس جاب کے لیے بھی منظور شدہ ہیں۔ (روزنامہ الفضل 20 مئی 2006ء صفحہ 3،4، جلد 56۔91 شمارہ 109۔ روزنامہ الفضل 28 مارچ 2012ء صفحہ 1، جلد 62۔97 شمارہ 73)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 فروری 2003ء کو بحیثیت ناظر اعلیٰ زبیدہ بانی ونگ کے افتتاح کے موقع پر فرمایا تھا: "جماعت کے ہسپتال اور سکول کبھی بھی تجارتی بنیادوں پر نہیں بلکہ خدمت خلق کے جذبے کے تحت قائم ہوئے ہیں۔ اور خلفاء کی یہی منشاء اور ہدایت رہی ہے"۔ (روزنامہ الفضل 26 فروری 2003ء صفحہ 1۔ جلد 53۔88 شمارہ 44)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"گیمبیا میں ایک دن اللہ تعالیٰ نے بڑی شدت سے میرے دل میں یہ ڈالا کہ یہ وقت ہے کہ تم کم سے کم ایک لاکھ پونڈ ان ملکوں میں خرچ کرو، اور اس میں اللہ تعالیٰ بہت برکت ڈالے گا اور بہت بڑے اور اچھے نتائج نکلیں گے۔ خیر میں بڑا خوش ہوا کہ پہلے اپنا پروگرام اور منصوبہ تھا، اب اللہ تعالیٰ نے منصوبہ بنا دیا... اس کا نام میں نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ رکھا ہے... یہ اللہ تعالیٰ کا منشا ہے کہ ہم یہ رقم خرچ کریں اور ہسپتالوں اور سکولوں کے لیے جتنے ڈاکٹر اور ٹیچر چاہئیں وہاں مہیا کریں۔ میں نے دوستوں سے کہا کہ مجھے یہ خوف نہیں کہ یہ رقم آئے گی یا نہیں، یا آئے گی تو کیسے آئے گی یہ مجھے یقین ہے کہ ضرور آئے گی اور نہ یہ خوف ہے کہ کام کرنے والے آدمی ملیں گے یا نہیں ملیں گے، یہ ضرور ملیں گے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ کام کرو۔ خدا کہتا ہے تو یہ اس کا کام ہے"۔ (خطبہ جمعہ 12 جون 1970ء خطبات ناصر جلد سوم صفحہ 125،124۔ ایڈیشن اکتوبر 2008ء قادیان)

جماعت نے اس تحریک پر والہانہ انداز میں لبیک کہا اور بڑے اخلاص کے ساتھ مالی قربانی کی، اور خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس میں برکت ڈالی اور آج "مجلس نصرت جہاں" ایک مضبوط اور مستحکم ادارہ ہے۔ جلسہ سالانہ برطانیہ 2017ء کے دوسرے دن بعد دوپہر کے خطاب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: "مجلس نصرت جہاں اسکیم کے تحت افریقہ کے بارہ ممالک میں 36 ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں۔ ان ہسپتالوں میں ہمارے (42) بیالیس مرکزی ڈاکٹر اور 13 مقامی ڈاکٹر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بارہ ممالک میں ہمارے (684) ہائر سیکنڈری سکول، جونیئر سیکنڈری سکول اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں، جن میں ہمارے انیس مرکزی اساتذہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 14 ستمبر 2017ء صفحہ 15۔ جلد 25، شمارہ 37)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ 28 اگست 1992ء میں فرمایا: "اب وقت آ گیا ہے کہ جماعت احمدیہ کو اپنی آزاد سوسائٹی بنانی چاہیے، جو جماعت احمدیہ کی مرضی کے تابع خدمت کرے اور تقویٰ اور انصاف کے ساتھ خدمت کرے اور مذہب و ملّت اور رنگ و نسل کے امتیاز کے بغیر خدمت کرے۔ اس خدمت میں شریف النفس غیروں کو بھی شامل کرے تو جائزہ لینا چاہیے۔ جہاں تک میرا تاثر ہے عیسائی انجمنوں کو اس بات کی اجازت بھی ہے اور باقاعدہ یونائیٹڈ نیشنز کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔ اگر میرا یہ تاثر درست ہے تو جماعت احمدیہ کو پورے زور سے کوشش کر کے اب بین الاقوامی خدمت خلق کا ادارہ قائم کرنا چاہیے۔ اور اس ادارے کا دائرہ کار تمام بنی نوع انسان تک عام ہوگا"۔

(خطبات طاہر جلد 11، صفحہ 611۔ طبع اوّل 2013ء)

چنانچہ 1994ء میں لندن میں "ہیومینٹی فرسٹ" نامی خدمت خلق کی تنظیم کا قیام عمل میں آیا، اور اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تنظیم اقوام متحدہ سمیت دنیا کے چھ براعظموں کے پچاس سے زائد ممالک میں رجسٹرڈ ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ بنیادی طور پر اپنے کام کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔ آفت زدہ لوگوں کی امداد اور طویل مدتی پائیدار منصوبوں کی تکمیل۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس تنظیم نے مختلف ممالک میں قدرتی آفات کے دوران قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ افریقہ کے مختلف ممالک میں پینے کے صاف پانی اور شمسی توانائی سے حاصل شدہ بجلی سے روشن گاؤں، اکتوبر 2018ء میں گوئٹے مالا میں وسیع رقبے پر پھیلے جدید سہولیات سے مزین ہسپتال کا افتتاح اس تنظیم کی شبانہ روز کاوشوں کا عملی نمونہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: "ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام ہو رہا ہے۔ اس سال بیس ممالک میں قدرتی آفات اور خانہ جنگی میں ایک لاکھ اکہتر ہزار دو سو پچاس متاثرین کی مدد کی گئی۔ نیز واٹر فار لائف، نالج فار لائف، میڈیکل کیمپس، یتامٰی کی کفالت، قیدیوں سے رابطہ اور ان کی خبر گیری کا کام بالخصوص غریب ممالک میں یہ تنظیم بہت عمدگی سے انجام دے رہی ہے"۔ (الفضل انٹرنیشنل 14 ستمبر 2017ء صفحہ 15۔ جلد 25، شمارہ 37)

خدمت خلق کا ایک وسیع منصوبہ "طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ" کا قیام ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مارچ 2000ء میں اس کے قیام کی منظوری عطا فرمائی تھی۔ خلفائے احمدیت کی دعاؤں کے زیر سایہ چلنے والے اس ادارے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام مریضوں کا علاج ادویات سمیت بلا معاوضہ کیا جاتا ہے۔ تیسری دنیا کے ایک چھوٹے سے ملک کے ایک چھوٹے سے شہر میں قائم طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ دنیا کا واحد ہومیو پیتھک ادارہ ہے جسے یہ فخر اور سعادت حاصل ہے کہ دنیا کے پانچ براعظموں سے مریض بغرض علاج آتے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 19 اکتوبر 2012ء صفحہ 17۔ جلد 19 شمارہ 42)

نیز خدا تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم پاکستان کے تحت بھی کل 34 پرائمری اور ہائی سکول (جس میں سپیشل بچوں کا ادارہ بھی شامل ہے) اور دو کالج قسمت نوع بشر تبدیل کرنے کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ (http://nazarattaleem.com)

اب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے حالات پر غور کریں تو یہ حقیقت پوری طرح عیاں ہے کہ دنیا کی کسی گوشے میں انجمن کا کوئی باقاعدہ ہسپتال نہیں، کوئی فلاحی مرکز نہیں۔ عالمی ادارے کے قیام کا ابھی کسی نے خواب بھی نہیں دیکھا، یہاں تو ملکی سطح پر کوئی فلاحی تنظیم نہیں۔ ہاں ملمّع سازی اور لفاظی کے منظر ہر سو بکھرے نظر آتے ہیں، ایک نمونہ حاضر ہے: "قوم نے ایک مرکزی بستی تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسلم ٹاؤن کے قریب زمین موجود ہے، وہاں پر کوئی ٹاؤن کمیٹی ہے، اس نے کہا ہے کہ وہاں کے اخراجات کے لیے تم پانچ چھ لاکھ روپیہ دو گے تو ہم تمہیں قبضہ دے دیں گے۔ قوم کے اندر دل ہے ہم ضرور وہ رقم پیش کریں گے"۔ (ارشاد حضرت امیر جلسہ سالانہ 26 دسمبر 1963ء۔ پیغام صلح 8 جنوری 1964ء صفحہ 16۔ جلد 52 شمارہ 1)

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے سینوں کے اندر ایک چنگاری لگا دی جو شعلہ بن گئی، جس نے ہمارے سینے منور کر دیے اور ہم صحیح منزل کی جانب گامزن ہوئے اور اللہ کے کرم سے برابر بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ ہمارے بزرگ آئے اور یہی کام کرتے چلے گئے۔ میں سمجھتا ہوں یہی راز ہے جس نے ہمیں دنیاوی منازل طے کرنے میں کامیاب کیا۔ ہماری جماعت میں منوّر دل پیدا ہوئے۔ ہماری جماعت مخلص افراد کی جماعت بنی، اور ہماری جماعت نے ایسی ہستیاں پیدا کیں جو تقویٰ اور پرہیزگاری میں چمکتے ہوئے ستارے نکلے... اس مقام پر جہاں آج ہم اکٹھے ہوئے ہیں ہم نے قادیان سے آ کر بسیرا کیا۔ لاہور کا شہر ان دنوں چار دیواری کے اندر تھا، یہ جگہ شہر کے باہر کا حصہ کہلاتی تھی۔ ہم کو یہ بسیرا ان دنوں وسیع نظر آتا تھا جو آج چھوٹا دکھلائی دے رہا ہے... نمود صبح نیا پیام لانے لگی۔ ہمیں بھی نسیم صبح گاہی سے نیا پیام ملا ہے... ہمیں یہ قیاس بھی نہ آسکتا تھا کہ قدرت نے ہمارے لیے بھی کوئی بستی مخصوص کر رکھی ہے... فیروز پور روڈ اور ملتان روڈ کے درمیان لہلہاتی کھیتیاں آباد ہونے لگیں، ان میں سڑکوں کے جال بچھا دیے گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے وہاں علم، تہذیب و تمدن کا چشمہ پھوٹنے لگا اور وہ جگہ جو قدرت نے ہمارے لیے محفوظ کر رکھی تھی ہماری منتظر ہونے لگی۔ ہماری جماعت نے ایک کمیٹی بنائی اور اس جگہ کا ہاتھ تھاما۔ انجمن کو اپنے اقرار کے لیے موزوں مکانوں کی ضرورت محسوس ہونے لگی، اچھے اور صاف ستھرے دفاتر تصور میں آنے لگے۔ اپنے عزیز و محترم احباب کے لیے مہمان خانوں کی طرف نگاہ چلی۔

وسیع تر مسجد، ہال، جدید ترین درسگاہوں کو زیر غور لایا گیا جہاں ہمارے بچے بچیاں جہاں سارے پاکستان کے بچے بچیاں اعلیٰ جدید ترین طور طریق پر تعلیم حاصل کر سکیں، جہاں ہمارا اپنا ماحول ہو، ہمیں کانفرنس کے لیے مناسب جگہ میسر آسکے۔ یہاں ہم ہر صبح شام مل کر اکٹھے مل کر منصوبے بنا سکیں کہ ہم نے اسلام کا پیغام اور کہاں کہاں بھجوانا ہے اور کون کون سی خدمت خلق کرنی ہے ...132 کنال زمین بستی کے لیے خرید لی گئی ہے، جسکی مالیت کم از کم پندرہ لاکھ کے قریب ہے... انشااللہ ایک خوبصورت بستی بنے گی جس میں ہمارے تصورات کے مطابق ہر شئے ہو گی"۔

(پیغام صلح 31 جنوری 1968ء صفحہ 3۔ جلد 56 شمارہ 4)

اس افسانے اور حقیقت میں بعد المشرقین ہے۔

فَاعۡتَبِرُوۡا یٰۤاُولِی الۡاَبۡصَارِ۔ سورۃ الحشر: آیت 3

مسلم ٹاؤن کی اس عظیم الشان بستی میں "محمد علی میموریل ڈسپنسری" کے نام سے صرف ایک فلاحی مرکز ہے، اور زمینی حقائق کیا ہیں ۔ 'حضرت امیر '23/ دسمبر 2005ء کو سالانہ دعائیہ کے موقع پر بیان کرتے ہیں: "ڈسپنسری کا منصوبہ، یہاں پہ دو گھنٹے ایک ڈاکٹر بیٹھا کرتے تھے، پانچ لاکھ روپے کے ڈونرز تیار ہوئے جنہوں نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ سالانہ پانچ لاکھ دیں گے، اور اس کے نتیجہ میں اس وقت ہمارے پاس چار گھنٹے کام کرنے والی لیڈی ڈاکٹر صبح اور چار گھنٹے شام کو ایک ڈاکٹر آج کل بیمار دیکھ رہے ہیں۔ اب ہم ادویات کے معیار کی طرف بھی توجہ دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جو میرے پاس صوابدیدی فنڈ آتے ہیں، اس سے میں اپنے عملہ اور اور لوگوں کے علاج کی ضرورت پوری کرتا رہتا ہوں۔ اس طرح جو ہمارا ڈسپنسری کا منصوبہ ہے اس نے بھی شکل اختیار کر لی ہے"۔ (افتتاحی خطاب سالانہ دعائیہ دسمبر 2005ء۔ https://www.youtube.com/watch?v=vCDZr4QK_AU)

2009ء میں اس ڈسپنسری میں الٹرا ساؤنڈ مشین کا افتتاح ہوا۔ (تصویری صفحات، پیغام صلح یکم تا 31 دسمبر 2009۔ جلد 96، شمارہ 24، 23)

تازہ صورتحال ملاحظہ فرمائیں: "یہ ہمارے خرچے ہوتے ہیں بہت جماعت کے لاکھوں میں چلے جاتے ہیں، اس میں اللہ تعالیٰ نے ایک نیک انسان کو توفیق دی فاروقی صاحب کو ان کی بیگم سلیمہ صاحبہ کو، انہوں نے ایک ٹرسٹ بنایا اور کہا کہ ان کی وفات کے بعد امیر اس کا ٹرسٹی ہو گا اور اس کے ساتھ معتمدین کے کچھ ممبر ایڈوائز ہوں گے۔ یہ چل رہا ہے اسی میں سے ہم اشاعت کا کام کرتے ہیں۔ یہ قرآن جس کا میں نے ذکر کیا ہے کہ سو سال میں پہلی دفعہ انگلش اور عربی میں تیار ہوا ہے، اس کا خرچ فاروقی سلیمہ ٹرسٹ نے دیا ہے۔ اشاعت کا سارا خرچ، ڈسپنسری کا سارا خرچہ، ہر ماہ دو ڈھائی لاکھ کی دوائیاں آتی ہیں، چار ڈاکٹروں کی تنخواہیں، جو ہمارا تربیتی کورس ہوتا ہے اس کا سارا خرچ اور جلسہ سالانہ کے خرچ کا بڑا حصہ فاروقی سلیمہ ٹرسٹ ادا کر رہا ہے۔ پھر لیزر ہمارا ایک سکول ہے جس میں مبلغین تیار ہوتے ہیں اس کا بھی سارا خرچ فاروقی سلیمہ ٹرسٹ دے رہا ہے"۔

(اختتامی خطاب سالانہ دعائیہ 31 دسمبر 2017ء https://www.youtube.com/watch?v=9nMlIQ9r9Yc)

؎ قدر کیا پتھر کی لعل بے بہا کے سامنے

(جاری ہے)

آئی سی سی کرکٹ ورلڈ کپ 2019ء
آغاز سے اب تک کی صورتحال

(عطاء الحئی ناصر۔ یو کے)

تمام شائقینِ کرکٹ اس بات سے آگاہ ہیں کہ 30 مئی 2019ء سے بارہواں کرکٹ ورلڈ کپ انگلستان اور ویلز میں شروع ہو چکا ہے۔

گو کہ میزبان انگلستان، دفاعی چیمپئن آسٹریلیا، ہندوستان اور نیوزی لینڈ اس ورلڈ کپ کیلیے فیورٹ ہیں، مگر اب تک ہونے والے مقابلوں کے جو نتائج سامنے آئے ہیں، اُن کی بناء پر یقینی طور پر کچھ کہنا ممکن نہ ہو گا۔ اس ورلڈ کپ کا آدھا سفر طے ہونے پر ہی یہ بات عیاں ہو سکے گی، کہ کونسی ٹیم اچھی پوزیشن پر ہے۔

اس وقت تک پوائنٹس ٹیبل کی صورتحال کچھ یوں ہے کہ نیوزی لینڈ 6 پوائنٹس کے ساتھ پہلے نمبر پر، انگلستان اور آسٹریلیا 4، 4 پوائنٹس کے ساتھ بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر، جبکہ سری لنکا اور پاکستان 3، 3 پوائنٹس کے ساتھ بالترتیب چوتھے اور پانچویں نمبر پر ہیں۔ حیران کُن طور پر جنوبی افریقہ اپنے تینوں مقابلوں میں شکست کے باعث، نَویں نمبر پر ہے۔

اگر انفرادی کارکردگی کی بات کی جائے تو گیند بازوں میں سے نیوزی لینڈ کے Lockie Ferguson اب تک 8 وکٹوں کے ساتھ سر فہرست ہیں۔ جبکہ بلّے بازوں میں سے بنگلہ دیش کے شکیب الحسن 260 رنز کے ساتھ سر فہرست ہیں۔

اب تک ہونے والے چودہ مقابلوں کا مختصر سا ذکر پیش ہے:

اس ایونٹ کا پہلا مقابلہ میزبان انگلستان اور جنوبی افریقہ کے مابین کھیلا گیا۔ جس میں انگلستان نے 104 رنز سے فتح حاصل کی۔ انگلستانی کپتان Eoin Morgan کا انگلستان کی طرف سے یہ 200 واں ایک روزہ مقابلہ تھا اور یہ اعزاز پانے والے وہ پہلے انگلستانی بن گئے۔ اس سے قبل وہ آئرلینڈ کی جانب سے بھی 23 ایک روزہ مقابلے کھیل چکے ہیں۔

دوسرا مقابلہ پاکستان اور ویسٹ انڈیز کے مابین کھیلا گیا، جو کہ اپنی Unpredictability کے لیے مشہور ہیں اور ایک سنسنی خیز مقابلہ متوقع تھا، مگر ناٹنگھم میں ہونے والا یہ مقابلہ یک طرفہ ثابت ہوا۔ گو کہ ناٹنگھم کا ٹرینٹ برج کرکٹ گراؤنڈ بلّے بازوں کیلیے جنت مانا جاتا ہے اور ایک روزہ کرکٹ میں کسی ٹیم کے سب سے زیادہ رنز کے ریکارڈ کی فہرست میں پہلے 2 سب سے زیادہ رنز اِسی گراؤنڈ میں بنے۔ یعنی 481 اور 444 جو کہ انگلستان نے ہی بالترتیب آسٹریلیا اور پاکستان کے خلاف بنائے تھے۔ مگر اس بار ہونے والے مقابلہ کے دوران سب کچھ بدل گیا۔ پاکستانی ٹیم کو اکثر Short-Length گیند بازی کھیلنے میں دشواری کا سامنا ہوتا ہے اور ویسٹ انڈیز نے

اسی چیز کا بہترین فائدہ اٹھاتے ہوئے، پاکستان کو صرف 105 رنز پر ڈھیر کر لیا۔ اور پھر 7 وکٹوں سے یہ میچ جیت لیا اور اس مقابلہ کا فیصلہ صرف 35.2 اوورز میں ہی ہو گیا۔ اس دوران، کرس گیل نے ورلڈ کپ مقابلوں میں سب سے زیادہ چھکے لگانے کا بھی ریکارڈ بنایا۔ اس وقت اُن کے چھکوں کی تعداد 40 ہے۔ پاکستان کو مسلسل گیارہویں ایک روزہ میچ میں شکست ہوئی، جو کہ اس فارمیٹ میں اُس کی بدترین کارکردگی ہے۔ اس سے قبل 88-1987ء میں پاکستان مسلسل 10 ایک روزہ مقابلے ہارا تھا۔ رنز کے اعتبار سے، ورلڈ کپ کی تاریخ میں پاکستان کی دوسری بدترین کارکردگی ہے ۔ 1992ء میں انگلستان کے خلاف، پاکستان 74 رنز پر ڈھیر ہو گیا تھا، لیکن بعد میں یہ مقابلہ بارش کی نذر ہو گیا۔

تیسرا مقابلہ نیوزی لینڈ اور سری لنکا کے مابین کارڈف میں کھیلا گیا۔ نیوزی لینڈ نے سری لنکا کو صرف 136 رنز پر ڈھیر کر دیا۔ Dimuth Karunaratne نے ناقابلِ شکست 52 رنز بناتے ہوئے Bat Carry کیا۔ جو کہ ورلڈ کپ تاریخ میں دوسری بار ہوا ہے۔ اس سے قبل ویسٹ انڈیز کے Ridley Jacobs نے 1999ء میں آسٹریلیا کے خلاف 49 رنز بنا کر یہ اعزاز حاصل کیا تھا۔ چیمپئنز ٹرافی 2013ء میں بھی اسی میدان میں نیوزی لینڈ نے سری لنکا کو 138 رنز پر ڈھیر کر لیا تھا اور پھر سنسنی خیز مقابلہ کے بعد ایک وکٹ سے فتح پائی تھی۔ مگر نیوزی لینڈ نے اِس بار 10 وکٹ سے فتح حاصل کی اور ورلڈ کپ تاریخ میں تیسری بار یہ اعزاز حاصل کیا۔ جبکہ مجموعی طور پر 12 مرتبہ ایسا ہو چکا ہے۔

چوتھا مقابلہ دفاعی چیمپئن آسٹریلیا اور افغانستان کے مابین کھیلا گیا ۔جس میں آسٹریلیا نے 7 وکٹوں سے کامیابی حاصل کی۔

پانچواں مقابلہ جنوبی افریقہ اور بنگلہ دیش کے مابین کھیلا گیا۔ گو کہ جنوبی افریقہ اِس مقابلہ کیلیے فیورٹ تھا، مگر بنگلہ دیش کی مسلسل بہتری اور حالیہ اچھی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے اچھے مقابلہ کی توقع تھی۔ توقعات کے عین مطابق، بنگلہ دیش نے عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جنوبی افریقہ کو 21 رنز سے تاریخی شکست دی۔ بنگلہ دیش نے پہلے بلّے بازی کرتے ہوئے 330 رنز بنائے تھے، جو کہ ایک روزہ کرکٹ میں بنگلہ دیش کا سب سے زیادہ سکور ہے۔ ورلڈ کپ تاریخ میں بنگلہ دیش نے دوسری مرتبہ جنوبی افریقہ کو شکست دی ہے۔ اس سے قبل 2007ء کے ورلڈ کپ کے سوپر ایٹ مرحلہ میں جنوبی افریقہ کو شکست کا سامنا ہوا تھا۔

چھٹا مقابلہ پاکستان اور میزبان انگلستان کے مابین کھیلا گیا۔ پاکستانی ٹیم پہلے مقابلہ میں ویسٹ انڈیز کے خلاف بدترین شکست کے بعد بہت دباؤ کا شکار تھی۔ مگر مسلسل گیارہ ایک روزہ مقابلوں میں شکست خوردہ پاکستانی ٹیم نے سب کو حیران کر دیا اور اُس انگلستانی ٹیم کو 14 رنز سے شکست دے دی، جو کہ نہ صرف دنیا کی بہترین ٹیم ہے بلکہ میزبان ملک ہونے کے لحاظ سے بھی اس ورلڈ کپ کی سب سے بڑی امیدوار ہے۔ اور اسی ٹیم کے خلاف پاکستان نے گذشتہ ماہ ہونے والی سیریز میں بھی 0-4 سے شکست کھائی تھی۔ ستمبر 2015ء کے بعد یہ پہلا موقع تھا کہ انگلستان اپنے ہی ملک میں رنز کا تعاقب کرتے ہوئے شکست کھا گیا۔ اس مقابلہ کے دوران، انگلستان کے Joe Root نے اس ورلڈ کپ کی پہلی سنچری بنائی۔

ساتواں مقابلہ سری لنکا اور افغانستان کے مابین تھا۔ جس میں افغانستان کو DLS فارمولا کے تحت 34 رنز سے شکست کا سامنا ہوا۔

آٹھواں مقابلہ ہندوستان اور جنوبی افریقہ کے مابین کھیلا گیا۔ جو کہ ہندوستان نے 6 وکٹوں سے اپنے نام کر لیا۔ اس طرح سے جنوبی افریقہ کو اس ورلڈ کپ میں اپنے پہلے تینوں مقابلوں میں شکست ہوئی۔

نواں مقابلہ نیوزی لینڈ اور بنگلہ دیش کے مابین کھیلا گیا۔ جو کہ ایک سنسنی خیز مقابلہ کے بعد نیوزی لینڈ نے 2 وکٹوں سے جیت لیا۔

دسواں مقابلہ دفاعی چیمپئن آسٹریلیا اور ویسٹ انڈیز کے مابین کھیلا گیا۔ جس میں آسٹریلیا نے 15 رنز سے فتح حاصل کی۔ آسٹریلیا کے مچل سٹارک اس ورلڈ کپ کے کسی ایک میچ میں پانچ وکٹیں حاصل کرنے والے پہلے گیند باز بن گئے۔

گیارہواں مقابلہ پاکستان اور سری لنکا کے مابین کھیلا جانا تھا، مگر بارش کے باعث ٹاس بھی ممکن نہ ہو سکا اور دونوں ٹیموں کو ایک، ایک پوائنٹ دے دیا گیا۔ پاکستان کو اس مقابلہ کیلیے فیورٹ کہا جا رہا تھا۔ اسلیے پاکستان کیلیے یہ ایک پوائنٹ باعثِ مسرّت نہیں ہو گا۔

بارہواں مقابلہ انگلستان اور بنگلہ دیش کے مابین کھیلا گیا۔ جس میں انگلستان نے 106 رنز سے فتح حاصل کی۔

تیرہواں مقابلہ نیوزی لینڈ اور افغانستان کے مابین کھیلا گیا۔ جس میں نیوزی لینڈ نے 7 وکٹوں سے فتح حاصل کی۔

چودہواں مقابلہ دفاعی چیمپئن آسٹریلیا اور ہندوستان کے مابین کھیلا گیا۔

☆...☆...☆

تعارف کتاب

تعلق باللہ

(درثمین احمد۔ جرمنی)

نام کتاب: تعلق باللہ
شائع کردہ: فضل عمر فاؤنڈیشن
تعداد صفحات: 92

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی یہ نہایت اہم اور پُرلطف تقریر ہے جو بلاشبہ پیشگوئی مصلح موعود کی صداقت پر بھی گواہ ہے۔ حضورؓ کو خدا تعالیٰ نے تقریر کا خاص ملکہ عطا کیا تھا۔ حیرت انگیز طور پر بات دل میں اتر جاتی تھی، آپؓ کی زبانِ مبارک سے حقائق و معارف کے چشمے پھوٹتے تھے۔ تحقیق کا رنگ بھی نرالا تھا۔ جس مضمون پر بھی قلم اٹھاتے یا تقریر کرتے تو اس کا کوئی بھی پہلو تشنہ نہ رہتا۔ یہی وجہ تھی کہ آپؓ کی تقریر جو کہ کئی کئی گھنٹوں پر محیط ہوتی تھی، سامعین موسمی تغیرات کی پرواہ کیے بغیر اس کو سننے کے لیے بیٹھے رہتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ آپؓ کوئی نکتہ بیان کریں اور وہ سننے سے محروم رہ جائیں۔

تعلق باللہ وہ تقریر ہے جس میں آپؓ کی آواز کا اتار چڑھاؤ اور انداز کی بے ساختگی سننے والے کو مجبور کر دیتی ہے کہ وہ آپ کے خطاب کو اول تا آخر مسلسل سنے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپؓ اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے خود اس تعلق اور محبت کو محسوس کر رہے ہیں۔ آپؓ نے 28 دسمبر 1952ء کو بر موقع جلسہ سالانہ ربوہ یہ نہایت ہی پُرمغز اور روح پرور خطاب فرمایا جس کی آڈیو ٹیپ آج ہمارا تاریخی اور قیمتی اثاثہ ہے۔

اس خطاب میں آپؓ نے نہ صرف ''تعلق باللہ'' کا اصل مفہوم واضح کیا اور اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے یہ نصیحت فرمائی کہ احباب جماعت خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق اس طور پر مضبوط کریں کہ ان کو اپنی تمام تر دنیاوی اغراض اور تفکرات و مصائب کا حل پانے کے لیے کسی سہارے کی حاجت نہ ہو۔ کیونکہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو جائے تو سب کچھ اسی میں آجاتا ہے۔

ایک اور خصوصیت اس تقریر کی یہ بھی ہے کہ اس میں ''تعلق باللہ'' کا نہایت گہرا اور فلسفیانہ موضوع نہایت ہی عام فہم اور بے حد خوبصورت انداز میں دلچسپ مثالیں دے کر سمجھایا گیا ہے۔ جیسے ماں اور بچے کا تعلق، پیار، ایثار، اپنائیت کا اظہار، ناراضگی کا اظہار، دکھ اور تکلیف پر اس کی تڑپ وغیرہ، اور پھر تعلق کا مفہوم واضح کرنے کی غرض سے عربی زبان میں جو الفاظ پائے جاتے ہیں ان کا ذکر ہے۔ مضمون کے آخری حصہ میں آپؓ نے خدا تعالیٰ سے تعلق اور محبت قائم کرنے کے ذرائع کا بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگ میرے پاس مختلف دنیاوی اغراض کے بارے میں دعا کی درخواست لے کر آتے ہیں، حالانکہ ہماری اوّلین دعا تو یہ ہونی چاہیے کہ ہمارا خدا تعالیٰ سے تعلق ہو کیونکہ یہی ہمارا مقصدِ حیات ہے۔ اگر خدا کے ساتھ سچا تعلق پیدا ہو جائے تو سب کچھ اسی میں آجاتا ہے جیسے ''ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں''۔

پھر حضورؓ نے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ خدا کا ملنا اور اس سے انسان کا تعلق پیدا ہونا ہی سب سے اہم اور ضروری چیز ہے۔ جبکہ لوگ اکثر ادنیٰ اور معمولی چیزوں کے حصول پر خوشی کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ بہت خوش قسمت ہیں حالانکہ ان چیزوں کے حصول کے بعد بھی ہزاروں چیزوں کی احتیاج انسان کو باقی رہتی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ پر ہمیں کامل یقین ہو کہ وہ ہمیں مل سکتا ہے تو انسان قطعی اور یقینی طور پر کہہ سکتا ہے کہ اب مجھے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔ انبیاء بڑے قیمتی وجود ہیں اور ان کی محبت انسان کے ایمان کا ایک ضروری جزو ہے لیکن یہ کس طرح ہو سکتا ہے کسی کو خدا مل جائے اور اسے انبیاء نہ ملیں۔ انبیاء تو اسے شوق سے ملیں گے اور کہیں گے کہ جو تمہارا محبوب ہے وہ ہمارا بھی محبوب ہے اور جب وہ تم سے محبت کرتا ہے تو ہم بھی تم سے محبت رکھتے ہیں۔ اس لیے ہمیں ادنیٰ چیزوں کے حصول کی جدوجہد کے بجائے اعلیٰ ترین ذات سے تعلق کے حصول کی جانب متوجہ ہونا چاہیے۔

آپؓ نے مختلف مذاہب میں خدا کے ملنے کی مختلف صورتیں بیان کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ یہودی مذہب کے مطالعہ سے صاف پتا لگتا ہے کہ خدا مل سکتا ہے۔ اسی طرح بائبل میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے ساتھ کشتی کی اور حضرت یعقوبؑ نے خدا تعالیٰ کو گرا لیا۔ یہ ایک کشفی نظارہ تھا کوئی بیہودہ یا لغو قصہ نہیں۔ پھر حضرت عیسیٰؑ کا خود کو خدا کا بیٹا کہنا صاف بتاتا ہے کہ ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق روحانی باپ اور بیٹے کا تھا۔ اسی طرح زرتشتی مذہب، بدھ مذہب سب میں خدا کا تصور موجود ہے۔

حضورؓ فرماتے ہیں کہ مجھے تو خود کئی بار خدا تعالیٰ کے فضل کو، اس کے پیار کو، اس کی محبت کو جذب کرنے کا موقع ملا ہے اور جو تسکین اور اطمینان اس کی محبت کو پانے سے ملتا ہے وہ بیان سے باہر اور محسوسات سے تعلق رکھتا ہے۔

آپؓ نے بیان کیا کہ دنیا کا کوئی مذہب ایسا نہیں جو یہ کہتا ہو کہ خدا نہیں مل سکتا۔ جو لوگ خدا کو مانتے ہیں اور اپنی عملی زندگی میں خدا تعالیٰ کی کتاب کو اپنا رہنما سمجھتے ہیں اور اس کے مطابق چلنے کی کوشش کرتے ہیں وہ تو یہی یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مل سکتا ہے۔ لیکن عملی زندگی میں خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل نہ کرنے والے منکرین کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نہیں مل سکتا مختلف مذاہب کے پیرو کا بیان ہے کہ ان کے نبیوں اور صلحاء کو خدا ملا۔ بلکہ ہمارا بھی دعویٰ ہے کہ وہ ہم کو بھی ملا ہے اور اس نے ایسے ایسے رنگ میں اپنے تعلقات کا اظہار کیا ہے یہ ملنا اس ملنے سے کسی طور کم نہیں جس طرح کوئی اپنے ماں باپ یا کسی اور عزیز سے ملتا ہے۔ اور ہم نے خدا تعالیٰ کے فضل کے مشاہدات کیے ہیں اور خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کس طرح خدا تعالیٰ محبت اور پیار کرتا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ ان چیزوں میں جو لطف ہے وہ باقی کیفیات میں کہاں ہے۔ پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ عبادت کی توفیق اس کے فضل اور احکامات پر عمل اس کے احسان سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اس کے نتیجے میں بھی خدا مل سکتا ہے۔ لیکن جو مزہ اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جس کا براہ راست خدا سے تعلق ہو اور اس نے اپنی محبت اور پیار کا اظہار بھی نعمتوں کے علاوہ دیکھا ہو، تو وہ مزہ اس شخص کو کہاں حاصل ہو سکتا ہے جو ان نشانات سے محروم ہو۔ ان دونوں کی تو آپس میں کوئی نسبت ہو ہی نہیں سکتی۔

پھر آپؓ نے تعلق کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے معنی لٹکنے کے ہیں۔ گویا تعلق باللہ کے معنی خدا کے ساتھ اس طور پر لٹک جانا کہ کوئی آپ کو پرے نہ کر سکے ایسا مضبوط تعلق قائم کرنے کے ہیں۔ پھر آپؓ نے مختلف قرآنی آیات و احادیث سے اپنے بیان کی وضاحت فرمائی اور بتایا کہ شوق اور عشق کا لفظ قرآن کریم میں بندے کے خدا سے تعلق اور نہ خدا کا بندے سے تعلق کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ کیونکہ عشق ایسی محبت کے معنی میں آتا ہے جو عقل کو مفلوج کر کے انسان کو بسا اوقات ہلاکت تک پہنچا دے اور خدا کے تعلق میں یہ بات اس کی شان کے خلاف جاتی ہے کیونکہ خدا کی محبت انسان کو ہلاکت اور بربادی سے بچاتی ہے۔ اسی طرح رغبت کے معنی اس کے (خدا کے) ملنے کی شدید خواہش انسان کے دل میں پیدا ہونے کے بیان کیے ہیں۔ اور اسی طرح وُد ایسی محبت کا نام ہے جو محب اور محبوب کو اس طور پر جوڑ دے کہ ان میں گہرا تعلق پیدا ہو جائے اور ان کو ایک دوسرے سے وابستہ کر دے۔ محبت اس تعلق کو کہتے ہیں جو نتیجہ خیز ہو اور ایک یکجہتی پیدا کر دے۔

پھر آپؓ نے بتایا کہ محبت کا تعلق بندہ اور خدا دونوں میں دو طرفہ ہوتا ہے۔ خلت اس محبت کو کہتے ہیں جو تمام اختلافات کو دور کر دے اور خیالات اور جذبات میں یکجہتی پیدا ہو جائے۔ گویا خالق کی محبت انسان کے جسم، روح، دل اور دماغ پر اس طور سے حاوی ہو جائے کہ غیریت کا کوئی سوال باقی نہ رہے۔ اور خلت کا لفظ خدا اور بندے کے انتہائی تعلق کے بارے میں بولا جاتا ہے۔ پس بندے کی محبت، رغبت اور انس سے ترقی کرتے ہوئے وُد کے مقام پر خدا تعالیٰ کی محبت میں مدغم ہو جاتی ہے اور پھر دونوں محبتیں مل کر خلت کے مقام پر ختم ہو جاتی ہیں اور یہاں خدا اور بندہ ایک دوسرے کے خلیل ہو جاتے ہیں مگر اس مقام پر بھی خدا کی محبت غالب درجہ رکھتی ہے۔

آپؓ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بندہ جب رغبت، انس، وُد کے مقام سے ترقی کر کے حب کے مقام تک پہنچ جاتا ہے تو گناہوں کی معافی کم ہو جاتی ہے کیونکہ اس پر اس ذات باری تعالیٰ کے اسرار و رموز کھل چکے ہوتے ہیں پھر اس پر لازم ہے کہ خدا کی محبت اور تمام چیزوں سے زیادہ عزیز ہو۔ اس میں دوام بھی پایا جاتا ہو اور پھر اس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق ہمارا ہر عمل ہو۔

خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس انسان میں احسان جتانے کا یا تکبر کا یا فخر کا عنصر نہ ہو۔ پھر وہ حد سے گزرنے والا بھی نہ ہو اور اس کی محبت میں کسی قسم کی خیانت کا عنصر نہ پایا جاتا ہو، اسی طرح وہ گناہ سے دور اور اطاعت گزار ہو، عارضی لذات پر قانع نہ ہو بلکہ وہ خدا کا شکر بھی ادا کرے اور قدم بقدم آگے بھی بڑھتا چلا جائے۔ پھر وہ مفسد بھی نہ ہو مفسد سے بھی خدا تعالیٰ محبت نہیں کرتا۔ اسی طرح شکر گزار ہو یہ خدا تعالیٰ کے احسانات کو اور انعامات کو جذب کرنے اور حبِّ الٰہی کا ذریعہ بھی ہے۔ اسی طرح مسرف کو بھی خدا پسند نہیں کرتا اور ظالم سے بھی محبت نہیں کرتا۔ غرض یہ دس برائیاں جس میں پائی جاتی ہوں وہ خدا سے محبت کے قابل نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ اس سے محبت نہیں کر سکتا۔ اس سے یہ بھی مراد نہیں کہ جن میں یہ برائیاں نہ ہوں وہ ضرور خدا کی محبت کے اہل ہوں گے یا خدا بھی ان سے ضرور محبت کرے گا مگر امکان کی صورت ہوتی ہے کہ وہ خدا سے محبت کر سکیں۔

حضورؓ نے خدا تعالیٰ کی محبت پانے کے ذرائع بھی بیان فرمائے ہیں۔ چنانچہ اول نمبر پر آپؓ نے بیان فرمایا کہ ذکر الٰہی سے یا صفات الٰہی کا ورد کرنے سے بھی محبت پیدا ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے شروع میں انسان کو صفات کی گہرائی محسوس نہ ہو۔ گویا اس کو کچھ بناوٹ کرنا پڑے۔ بناوٹ کبھی کبھی سچ ہو جاتی ہے یا محسوس ہونے لگتی ہے۔

دوسرا ذریعہ صفات الٰہیہ پر غور کرنا ہے جسے صوفیا کی اصطلاح میں فکر کہا جاتا ہے۔ اس میں خدا کی صفات پر غور کرنے سے اسکی محبت دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ تیسرے مخلوق الٰہی کی خیر خواہی اور خدمت خلق سے دل میں خدا کی محبت پیدا ہو جاتی ہے مثلاً ریل میں سفر کرتے ہوئے کمرہ میں سخت بھیڑ ہوتی ہے ایک شخص گلا پھاڑ پھاڑ کر کہہ رہا ہوتا ہے کہ کمبخت یہ ریل ہے یا ڈربہ جو آتا ہے اس ڈبہ میں آجاتا ہے اس وقت اگر تم ایک کیلا نکال کر اس شخص کے بچے کو دیدو تو اسی وقت اس کا غصہ جاتا رہے گا اور وہ تم کو بیٹھنے کا کہے گا اور محبت کی باتیں کرنے لگ جائے گا۔ یعنی خدا کی مخلوق کی محبت سے انسان خدا کو گویا مجبور کرتا ہے کہ میرے دل میں اپنی محبت ڈال دے۔

چہارم: گناہ پہ ندامت کی عادت ڈالنا اس سے بھی محبت الٰہی پیدا ہو جاتی ہے۔ پنجم: دعا کی عادت اس یقین کے ساتھ ہو کہ میرے کام دعا کے بغیر ہو ہی نہیں سکتے۔ ششم: اسی طرح انصاف قائم کرنے سے اور بدی کو خدا کے لیے چھوڑنے سے بھی خدا کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ ہفتم: خدا کی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش سے بھی خدا کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ ہشتم: پھر فطرت پر غور کرنے سے بھی خدا کی محبت پیدا ہوتی ہے۔

نہم: قانون قدرت میں ایسے امور تلاش کرنا جو محبت پیدا کرنے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اس کی مثال آپؓ نے ماں باپ کی بچوں سے محبت کے تعلق سے دی کہ وہ بچوں کو دنیا میں لانے کا موجب ہوتے ہیں۔ دوسری وجہ وحدت جسمانی ہے، محبت کی تیسری وجہ اپنائیت ہوتی ہے۔ اس لیے فطری طور پر محبت پر مجبور ہوتا ہے۔ اور یہ تمام صفات خدا تعالیٰ کی ذات کا مظہر ہیں اور وہ لازم اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے۔ دوسرا موجب محبت کا احسان ہوتا ہے جس میں بچے کی ماں باپ سے محبت آجاتی ہے۔ اس لیے خدا کے تعلق میں ہم اس کے احسانات کو یاد کر کے اس کی محبت کو پا سکتے ہیں۔ محبت کی تیسری وجہ حسن کے ہیں، دنیاوی تعلقات میں حسن پہلے نظر آتا ہے اور احسان بعد میں مگر خدا کے تعلق میں یہ بات الٹ جاتی ہے اور احسان پہلے آجاتا ہے اور حسن بعد میں کیونکہ حسن الٰہی احسان الٰہی سے زیادہ مخفی ہے۔ چوتھا ذریعہ اقتضائے حاجات و رفع شہوات کا ہے۔ اس لحاظ سے بھی خدا تعالیٰ سب سے زیادہ محبت کا مستحق ہے کیونکہ وہ سب سے زیادہ حاجات روا ہے۔ اسی طرح رفاقت اور مصاحبت کو لیں یا پھر محبوب کے محب کو لیں یا طویل تعلق یا وابستگی کے احساس کو لیں، یا محبوب کے وصال سے حاصل ہونے والی سکینت کو لیں، یا تحریک و تحریض کو لیں ہر پہلو ہر جہت سے خدا تعالیٰ کی محبت سب سے اعلیٰ وارفع درجہ کی حامل ہے۔ اس کی وضاحت میں آپؓ نے کئی بے حد خوبصورت مثالیں بیان فرمائی ہیں۔

ایڈیٹر کے نام خطوط

تاریخ اسلام کا ایک ورق

جناب ایڈیٹر صاحب الفضل انٹرنیشنل
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الفضل اب ہفتہ میں دوبار شائع ہوتا ہے اس پر آپ کی ٹیم کو مبارک باد۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار ایک سلسلہ میں آپ سے راہنمائی کا خواستگار ہے کہ جب پروگرام راہِ ھدیٰ میں ایک براہِ راست سوال کیا گیا کہ مباحثہ امرت سر کے بعد ایک شخص عیسائی ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔ الحمد للہ

لیکن بہتر ہوتا کہ سوال کرنے والے صاحب اگر کتاب جنگ مقدس کا مطالعہ کرتے اور پھر کوئی سوال اٹھاتے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مباحثہ کی شرائط میں واضح کر دیا تھا کہ ”جو ہماری طرف سے کوئی سوال اور ڈپٹی عبداللہ آتھم کی طرف سے کوئی جواب ہو وہ اپنی طرف سے نہ ہو بلکہ اپنی اپنی الہامی کتاب کے حوالے سے ہو جس کو فریق ثانی حجت سمجھتا ہو۔ ایسا ہی ہر ایک دلیل اور ہر ایک دعویٰ جو پیش کیا جائے وہ بھی اسی التزام سے ہو۔“

آپؑ نے سختی کے ساتھ اس اصول کی پابندی کی۔ جو دعویٰ بھی اسلام کے متعلق کیا اسے قرآن سے پیش کیا اور جو دلیل اس ضمن میں دی وہ قرآن سے دی۔ لیکن عبداللہ آتھم اس اصول کو صائب مان کر بھی اس کی پابندی نہ کر سکا۔ رہی یہ بات کہ ایک شخص عیسائی ہو گیا تھا تو یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ ہم تاریخ اسلام کے ابتدائی دور کا مطالعہ کرتے ہیں تو تاریخ کی معتبر کتابوں میں پاتے ہیں کہ چار شخص جو ظہور اسلام سے قبل بت پرستی سے بے زار اور حق کی تلاش میں تھے ان میں ایک شخص عبید اللہ بن جحش تھا۔ اسلام کے ظہور کے بعد یہ شخص اسلام قبول کر کے اپنی زوجہ ام حبیبہؓ کے ساتھ حبشہ ہجرت کر گیا۔ لیکن وہاں جا کر عیسائی ہو گیا چنانچہ سیرت ابن اسحاق میں درج ہے۔

Ubeydullah went on searching until Islam came; Then he migrated with the Muslims to Abyssinia taking with him his wife who was a Muslim, Umm Habiba, d. Abu Sufyan. When he arrived there he adopted Christianity, parted from Islam, and died a Christian in Abysinia.

(The Life of Muhammad: A translation of Ibn Ishaq's Sirat Rasul Allah A. Guillaume: Oxford page -99)

سیرت ابن اسحاق میں لکھا ہے کہ جب بھی عبید اللہ عیسائی ہونے کے بعد صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے پاس سے گزرتا تو کہتا ہم واضح طور پر دیکھتے ہیں جبکہ تمہاری آنکھیں آدھی کھلی ہیں۔

(ایضاً صفحہ 99)

؎ میخانہ وہی ساقی بھی وہی پھر اس میں کہاں غیرت کا محل
ہے دشمنِ خدا بھینگا جس کو آتے ہیں نظر خم خانے دو

(نصیر حبیب۔ لندن)

☆...☆...☆

مکرم عثمان چینی صاحب مرحوم

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں:

اسلام آباد ٹلفورڈ مرکز جدید کے قیام اور نئی تعمیر شدہ مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوسرا جمعہ 24؍ مئی 2019ء کو پڑھایا اور خطبہ جمعہ کے آخر میں فرمایا:

”اس مسجد کی جب بنیاد رکھی تھی تو میں کینیڈا کے سفر پہ تھا۔۔۔ بہرحال سفر کی وجہ سے اینٹ پہ دعا کروا کے انہوں نے مجھ سے لے لی تھی اور پھر اس مسجد کی بنیاد 10؍ اکتوبر 2016ء کو دعاؤں کے ساتھ مکرم عثمان چینی صاحب مرحوم نے رکھی تھی اور اس مسجد کی بنیاد کے ساتھ ہی اس سارے پراجیکٹ کی بھی تعمیر شروع ہوئی تھی۔ تو بنیاد اس مسجد کی مکرم عثمان چینی صاحب نے رکھی تھی اور اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چینی قوم کا بھی اس میں حصہ ہے۔“

اللہ تعالیٰ کا عجیب تصرف ہے اور اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ چینی صاحب کے جنازے میں شمولیت کے لیے اللہ تعالیٰ نے میرے ارادے کے بغیر میرے لیے لندن جانے کا انتظام فرما دیا۔ ہوا یہ کہ 2018ء میں IAAAE سمپوزیم کے لیے حضورِ انور ایدہ اللہ نے چیئرمین یورپین چیپٹر کو اجازت عطا فرمائی کہ وہ باقی ممالک کے چیئرمین یا ان کے نمائندے کو بلالیں۔

مجھے بہت short notice پر پاکستان سے انگلستان جانا پڑا۔ سمپوزیم 21؍ اپریل 2018ء کو تھا اور میں 19؍ اپریل کو لندن پہنچا۔ 20؍ اپریل کو جمعہ تھا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سپین کے دورے پر گئے ہوئے تھے۔ مسجد بیت الفتوح میں جمعہ سے کچھ پہلے طاہر ہال میں محترم چینی صاحب کا آخری دیدار نصیب ہوا اور ان کے صاحبزادے اور دونوں دامادوں سے تعزیت کا موقع مل گیا۔ بعد نماز جمعہ ان کی نماز جنازہ حاضر مولانا عطاء المجیب راشد صاحب مشنری انچارج UK نے پڑھائی۔

21؍ اپریل 2018ء کو سمپوزیم میں شامل ہوا، اگلے دن ہمارا اسلام آباد کا Site Visit تھا۔ مسجد مبارک کا structure کھڑا ہو چکا تھا۔ حضورِ انور کی قیام گاہ اور دفاتر وغیرہ بنیادوں سے اوپر نکل آئے تھے اور اس طرح نیا (زیر تعمیر) مرکز اسلام آباد تفصیل سے سارے انجینئرز اور آرکیٹیکٹس کو دیکھنے کا موقع ملا جو سمپوزیم میں شمولیت کے لیے مختلف ملکوں سے آئے تھے۔

پہلے چینی نژاد احمدی مبلغ مکرم عثمان چینی صاحب مرحوم

اگلا جمعہ 27؍ اپریل 2018ء حضورِ انور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خود پڑھایا اور اپنے خطبہ جمعہ میں چینی صاحب کو ذکرِ خیر فرمایا۔

محترم چینی صاحب نے قرآنی علوم کے حصول کے لیے چین سے پاکستان کا سفر کیا تھا اور قرآنی علوم سیکھ کر ساری عمر اور استعدادیں خلافت احمدیہ کے تحت خدمت دین میں صرف کر دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چین کا نام لے کر فرمایا تھا کہ علم کے حصول کے لیے تمہیں چین تک دور جانا پڑے تو جاؤ اور علم حاصل کرو۔ عثمان چینی صاحب نے اس حدیث کو ایک رنگ میں پورا کر کے دکھایا کہ چین سے پاکستان آ کر علم حاصل کیا اور اپنے علم کو دین کے لیے اور بنی نوع انسان اور اپنی قوم کی خدمت کے لیے استعمال کیا اور اپنے مقصد حیات میں کامیاب ہو کر اللہ تعالیٰ کا رضوان حاصل کیا جیسا کہ حضور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 27؍ اپریل 2018ء میں آپ کی مثالی زندگی کے اہم کوائف بیان فرمائے۔

عثمان چینی صاحب کو میں 1960ء سے جانتا تھا کیونکہ اس سال میں نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ داخلہ لیا تھا۔ ہم چینی صاحب کو سرخ ترکی ٹوپی پہنے، چھتری ہاتھ میں لیے جامعہ احمدیہ آتے جاتے دیکھتے تھے۔

73-1972ء کے زمانے میں آپ کراچی میں بطور مربی تعینات تھے۔ میری اس وقت پوسٹنگ حیدر آباد میں تھی۔ ایک بار حیدر آباد تشریف لائے تو انہوں نے بتایا کہ ایک محفل میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمایا کہ آج ہر ایک لطیفہ سنائے۔ چینی صاحب نے کہا کہ مجھے کوئی لطیفہ یاد نہیں آرہا تھا لیکن میں نے کہا اگر کسی کی چائے کی پیالی میں چینی کم ہو تو مجھے چائے میں ڈال لے کیونکہ میں بھی چینی ہوں۔ اس پر سب اور خاص کر حضرت صاحبزادہ صاحب نے خوب حظ اٹھایا۔

2017ء میں ان سے اسلام آباد میں آخری ملاقات ہوئی تھی انہوں نے جلدی سے اپنی چینی زبان میں صفات الٰہیہ پر کتاب منگوائی اور اپنے دستخط کر کے مجھے عطا فرمائی۔

آپ کی وفات سے ایک خلا محسوس ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چین میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پھیلنے کے جلد سامان فرمائے۔ آمین

☆...☆...☆

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ ہیٹی..... از صفحہ نمبر 13

اس کے بعد نمائندہ وزارت مذہبی امور جناب نوعل ٹیورن جو کہ اس وزارت کے جوڈیشری معاملات کے ڈائریکٹر ہیں نے جلسہ میں شرکت کی اور مختصر خطاب کیا۔

آخر پر ”احمدیت نے انسانیت کو کیا دیا“ کے عنوان سے اختتامی تقریر ہوئی اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

حاضری جلسہ: اس جلسہ میں اللہ کے فضل سے 136 احمدی 22 غیر احمدی و غیر مسلم احباب اور 2 اخباری نمائندگان شامل ہوئے۔ اس طرح جلسہ کی کل حاضری 158 رہی۔

تاثرات شاملین جلسہ: شاملین نے کہا کہ ان جلسوں کی برکت سے ہی ہمیں جماعت احمدیہ یعنی حقیقی اسلام کی اعلیٰ تعلیمات کا علم ہوا ہے۔ جلسہ میں شمولیت سے ہمیں اسلامی بھائی چارہ کا پتہ چلا، ہمیں خوشی ہے کہ ہم امام مہدی کی سچی جماعت کے ممبران میں شامل ہیں۔ یہ جلسہ ان کے لیے تقویت ایمان کا موجب بنا ہے۔ غیر از جماعت مہمانوں نے بھی جلسہ کے انتظامات کو سراہا اور جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ انہیں ایسے روحانی اور علمی پروگرام میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ مسٹر نوعل ٹیورن نے اپنی تقریر میں کہا... جماعت احمدیہ کے ساتھ ہمارے بہت دیرینہ تعلقات ہیں اور ہم نہ صرف اس کی موجودگی بلکہ اس کی اہمیت جو اس جماعت نے اپنے رفاہی کاموں کی وجہ سے پوری دنیا میں قائم کی ہے سے بھی بخوبی واقف ہیں۔ میں آپ سب شاملین جلسہ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ صرف جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جس کو مذہبی امور کی منسٹری، اسلامی رجسٹرڈ تنظیم کے طور پر جانتی ہے۔ میں آپ سب کو جلسہ میں خوش آمدید کہتا ہوں... جماعتِ احمدیہ اس وقت پوری دنیا میں جو کام انسانیت کی فلاح و بہبود، معاشرتی اقدار کے قائم کرنے اور باہمی محبت و بھائی چارہ کے ماحول کو پروان چڑھانے کے لیے کر رہی ہے، وہ ہمارے لیے پرکشش اور متاثر کن ہیں۔ جماعت احمدیہ کا یہ نعرہ ”محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں“ احمدیت کی ہی بدولت دنیا کو ایک لائحہ عمل کے طور پر ملا ہے... آپ سب ہیٹی کے جوان ہیٹی کے باشندہ ہونے کے ناتے اپنے ملک کی ترقی کے لیے کام کریں، اس کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔ شکریہ۔“

الحمد للہ یہ جلسہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں، برکتوں اور فضلوں کو سمیٹتا ہوا اختتام پذیر ہوا۔ (رپورٹ۔ قیصر محمود طاہر۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

☆...☆...☆

Al-Fazl
twice-weekly
International, London

Tahir House - 22 Deer Park Road London SW19 3TL   ISSN: 2632-6558   Tel: +0044 20 8544 7603 Fax: +0044 20 8544 7611 Email: info@alfazlintl.org

Vol 26   Monday 10 June 2019   Issue No. 26

فتح ہوتے ہیں کبھی ملک بھی کف گیروں سے

احمدیت کے علمبردار دو گروہوں کے صدی کے سفر کا تقابلی جائزہ

(لئیق احمد مشتاق مبلغ سلسلہ سرینام، جنوبی امریکہ)

(قسط نمبر 8)

ویب سائٹس

خدا تعالیٰ کے فضل سے جولائی 1995ء میں جماعت احمدیہ کی مرکزی ویب سائٹ alislam.org کا قیام عمل میں آیا۔ ’’احمدیہ انٹرنیٹ کمیٹی‘‘ براہ راست خلیفۃ المسیح کی نگرانی میں اس کے انتظام و انصرام پر مامور ہے۔ مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب A.I.C کے چیئرمین ہیں۔ ان کے ساتھ رضا کاروں کا ایک بورڈ ہے جن کا تعلق دنیا کے مختلف ممالک سے ہے۔ اس ویب سائٹ کا بنیادی مقصد تمام دنیا کو حقیقی اسلام سے روشناس کروانا اور اس کی سچی تصویر پیش کرنا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے ممبران کو تبلیغ اور تعلیم و تربیت کا ضروری مواد مہیا کرنا ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل 27 اکتوبر 2006ء صفحہ 9۔ جلد 13، شمارہ 43)

انتہائی دیدہ زیب مرکزی صفحے کے ساتھ یہ ویب سائٹ معلومات کا ایک خزانہ ہے اور بفضلِ خدا اس میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ جدید ترین سرچ انجن سے لیس یہ ویب سائٹ ہستی باری تعالیٰ، عرفانِ ختم نبوت، صداقت حضرت مسیح موعودؑ، نظام خلافت سمیت بیسیوں مختلف موضوعات پر مفصّل معلومات اپنے دامن میں سمیٹے اسلام احمدیت کا روشن چہرہ دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ’’ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب کے ساتھ امریکہ، کینیڈا، پاکستان، بھارت، یوکے اور جرمنی سے رضا کار کام کر رہے ہیں۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ملفوظات آڈیو کتب کی صورت میں الاسلام اور ساؤنڈ کلاؤڈ Sound Cloud پر دستیاب ہیں۔ گذشتہ سال ’’خلیفہ آف اسلام‘‘ کے نام سے ایک ویب سائٹ بھی انہوں نے بنائی تھی۔ اس میں کچھ مختلف پروگرام شامل کیے گئے ہیں۔ قرآن کریم کے اردو اور انگریزی تراجم اور تفاسیر کے علاوہ 47 زبانوں میں تراجم آن لائن موجود ہیں۔ اس طرح خطباتِ نورمکمل، خطبات محمود 37 جلدیں، خطبات ناصر مکمل، خطباتِ طاہر کی 15 جلدیں آن لائن دستیاب ہیں۔ اور میرے بھی تمام خطبات مختلف 18 زبانوں میں آڈیو اور ویڈیو موجود ہیں‘‘۔

(الفضل انٹرنیشنل 20 جنوری 2017ء صفحہ 13۔ جلد 24 شمارہ 3)

پھر فرماتے ہیں: ’’اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ویب سائٹ پر قرآن کریم کے نئے اور جدید سرچ انجن کا اجرا کیا گیا ہے۔ اس سرچ انجن کے ذریعہ عربی، اردو، انگریزی، جرمن، فرنچ اور سپینش زبانوں میں سرچ کیا جاسکتا ہے۔ قرآن کریم کے اڑتالیس تراجم اور تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نیا ایڈیشن ویب سائٹ پر ڈال دیا گیا ہے۔ دوران سال ساٹھ سے زائد اردو اور انگریزی کتب کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اور اٹھارہ کتب کا ’آئی بکس‘ اور ’کِنڈل‘ پر اجراء کیا گیا ہے‘‘۔

(الفضل انٹرنیشنل 14 ستمبر 2018ء صفحہ 15۔ جلد 25، شمارہ 35)

دوسری طرف احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی مرکزی ویب سائٹ http://aaiil.org کا قیام 1999ء میں عمل میں آیا۔ اور ان کی ویب سائیٹ ان کی پراگریس کی عکاس ہے۔ حقیقت حال جاننے کے لیے کوئی بھی ان دونوں ویب سائٹس کو ملاحظہ کرسکتا ہے۔

صدائے عام ہے یاران نقطہ داں کے لیے

تالیف و تصنیف، اشاعت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہزاروں سال سے مدفون روحانی علمی خزائن بانٹنے کے لیے مبعوث ہوئے، اور آپ نے طباعت و اشاعت کے لیے پریس اور چھاپہ خانوں کی ایجاد کو اپنی صداقت کے نشان کے طور پر پیش فرمایا۔ آپؑ فرماتے ہیں: ’’ایک شاخ تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے جس کا اہتمام اس عاجز کے سپرد کیا گیا۔ اور وہ معارف و دقائق سکھائے گئے جو انسانی طاقت سے نہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں… دوسری شاخ اس کارخانہ کی اشتہارات جاری کرنے کا سلسلہ ہے جو بحکم الٰہی اتمام حجت کے لیے جاری ہے‘‘۔

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 13، 12)

’’ہم کو الہام ہوا اَلَمۡ نَجۡعَلۡ لَّکَ سَھُوۡلَةً فِیۡ کُلِّ اَمۡرٍ کیا ہم نے تیرے ہر امر میں سہولت نہیں کر دی۔ حقیقت میں یہ اشیاء کسی کے لیے ایسی مفید نہیں ہوئیں جیسا کہ ہمارے واسطے ہوئی ہیں۔ ہمارا مقابلہ دین کا ہے اور ان اشیاء سے جو نفع ہم اٹھاتے ہیں وہ دائمی رہنے والا ہے۔ لوگ بھی چھاپا خانوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں، لیکن ان کے اغراض دنیاوی اور ناپائیدار ہیں۔ برخلاف اس کے ہمارے معاملات دینی ہیں۔ اس واسطے یہ چھاپہ خانے جو اس زمانے کے عجائبات ہیں دراصل ہمارے ہی خادم ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 366۔ ایڈیشن 1984ء)

’’جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَمۡ نَجۡعَلۡ لَّکَ سَھُوۡلَةً فِیۡ کُلِّ اَمۡرٍ یعنی کیا ہم نے ہر ایک امر میں تیرے لیے آسانی نہیں کر دی۔ یعنی کیا ہم نے تمام وہ سامان تیرے لیے میسر نہیں کر دیے جو تبلیغ اور اشاعت حق کے لیے ضروری تھے جیسا کہ ظاہر ہے کہ اس نے میرے لیے وہ سامان تبلیغ اور اشاعتِ حق کے میسر کر دیے جو کسی نبی کے وقت میں موجود نہ تھے۔ تمام قوموں کی آمد و رفت کی راہیں کھولی گئیں… طے مسافرت کے لیے وہ آسانیاں کر دی گئیں کہ برسوں کی راہیں دنوں میں طے ہونے لگیں، اور خبر رسانی کے وہ ذریعے پیدا ہوئے کہ ہزاروں کوس کی خبریں چند منٹوں میں آنے لگیں، ہر ایک قوم کی وہ کتابیں شائع ہوئیں جو مخفی اور مستور تھیں وہ چھاپہ خانوں سے دفع اور دور ہوگئیں۔ یہاں تک کہ ایسی ایسی مشینیں نکلی ہیں کہ ان کے ذریعہ سے دس دن میں کسی مضمون کو اس کثرت سے چھاپ سکتے ہیں کہ پہلے زمانوں میں دس سال میں بھی وہ مضمون قید تحریر میں نہیں آسکتا تھا‘‘۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 119، 120)

’’چھٹا نشان کتابوں اور نوشتوں کا بکثرت شائع ہونا، جیسا کہ آیت وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ سے معلوم ہوتا ہے کیونکہ بباعث چھاپہ کی کلوں کے جس قدر اس زمانہ میں کثرت سے اشاعت کتابوں کی ہوئی ہے اس کے بیان کی ضرورت نہیں‘‘۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 206۔ ایڈیشن 1984ء)

اس شیخ المسیح کے ایام سعد میں ہی قادیان میں چھاپہ خانے کی سہولت میسر ہوئی، اور 1895ء میں ضیاء الاسلام پریس قائم ہوا اور ’’ضیاء الحق‘‘ کی اشاعت کے ساتھ ایک نئی صبح ضیا بار ہوئی۔

(تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 518۔ ایڈیشن 2007ء مطبوعہ قادیان)

قیام پاکستان کے بعد ربوہ میں جدید پریس قائم ہوا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہجرت کے بعد لندن میں رقیم پریس کا قیام عمل میں آیا، اس پریس نے حقانیت اسلام کے لیے تاریخ ساز لٹریچر پرنٹ کر کے نئی تاریخ رقم کی، اور خلافت خامسہ کے عظیم الشان دور میں یہ سلسلہ پوری آب و تاب کے ساتھ جاری و ساری ہے۔ مختلف ممالک میں پرنٹنگ پریس کے قیام سے خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ حقہ کے لیے نئی سہولتیں پیدا ہوتی چلی جارہی ہیں۔ جلسہ سالانہ برطانیہ 2015ء کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’رقیم پریس اور افریقن ممالک کے جو مختلف احمدیہ پریس ہیں ان میں اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے رقیم پریس لندن کے ذریعہ چھپنے والی کتب کی تعداد دو لاکھ نوّے ہزار سے اوپر ہے۔ الفضل انٹرنیشنل، چھوٹے پمفلٹ، لیف لیٹ اور جماعتی دفاتر کی سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔ فارنہام (Farnham) میں رقیم پریس کے لیے ایک نئی عمارت خریدی گئی ہے۔ ان شاء اللہ یہ اسلام آباد سے وہاں شفٹ ہو جائے گا۔ افریقن ممالک کے پرنٹنگ پریس بھی کام کر رہے ہیں جن میں گھانا، نائیجیریا، سیرالیون، گیمبیا، آئیوری کوسٹ، بورکینا فاسو، کینیا اور تنزانیہ شامل ہیں۔ اس سال وہاں جو لٹریچر طبع ہوا ہے اس کی تعداد دس لاکھ پچاسی ہزار ہے۔ فضلِ عمر پریس قادیان کے لیے جدید اور تیز رفتار بائنڈنگ اور فولڈنگ مشین خرید کر بھجوائی گئی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں اس مشین کے ذریعہ کام ہو رہا ہے۔ گیمبیا میں پہلا جدید کمپیوٹرائزڈ پریس سسٹم لگایا گیا‘‘۔

(الفضل انٹرنیشنل 5 فروری 2016ء صفحہ 13۔ جلد 23، شمارہ 6)

جلسہ سالانہ 2017ء کے دوسرے دن بعد دوپہر کے خطاب میں فرمایا: ’’رقیم پریس یوکے کے ذریعہ چھپنے والی کتب کی تعداد اس سال چھ لاکھ چھبیس ہزار تین سو تیس ہے۔ الفضل انٹرنیشنل، جماعتی رسائل اور میگزین، پمفلٹس، لیف لیٹس، جماعتی دفاتر کی سٹیشنری وغیرہ اس کے علاوہ ہے۔ افریقہ کے نو ممالک میں جماعت کے پریس کام کر رہے ہیں۔ جو کتب شائع ہوتی ہیں انہیں مختلف جماعتوں اور ممالک میں بھجوایا جاتا ہے، اس سال لندن سے مختلف 52 زبانوں میں تین لاکھ پانچ سو سے زائد تعداد میں ساڑھے چار لاکھ سے زائد مالیت کی کتب دنیا کے مختلف ممالک کو بھجوائی گئیں۔ قادیان سے بیرونی ممالک کو کتب بھجوائی جاتی ہیں۔ دوران سال قادیان سے بیرونی ممالک کی لائبریریز اور دیگر ضروریات کے لیے اڑتالیس ہزار سے زائد کتب بھجوائی گئیں‘‘۔

(الفضل انٹرنیشنل 14 ستمبر 2018ء صفحہ 14۔ جلد 25، شمارہ 37)

جماعت احمدیہ قادیان پر ان افضال خداوندی کو سامنے رکھتے ہوئے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی ایک سو چار سالہ تاریخ دیکھیں تو یہ آج بھی انجمن کے ذاتی پریس کی نعمت سے محروم ہیں۔ وہ مامور جس کو خدائے قادر و قدیر نے ’’مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ کے مژدہ سے نوازا، اس کی تصانیف کی اشاعت و ترویج اور تراجم کی کوشش کی بجائے ’’افکار محمد علی‘‘ کی اشاعت پر زیادہ توجہ ہے۔ مگر دعوے داری مرزا غلام احمد قادیانی مجدد صد چہار دہم کے مشن سے ہے۔ ؎

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اپنی کتاب مجدد اعظم جلد سوم میں رقم طراز ہیں: ’’مسلمانوں کی بدقسمتی پر کس قدر افسوس ہے کہ ناحق کے تعصب اور غلط فہمیوں کی بنا پر مسلمانوں میں سے بہت تھوڑوں نے اس امام وقت کی آواز پر جس کے ماننے کے لیے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر تاکید فرمائی تھی لبیک کہا، اور مجاہد جماعت میں شامل ہو کر اس اہم فریضہ یعنی اسلامی جہاد بالقرآن کی طرف توجہ کی، اور ایک بڑا حصہ اس امت کا بجائے مجاہدین کے قائدین بن کر اس ضروری اسلامی خدمت سے محروم رہ گیا۔ اور یہ بھی نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مجاہدین یعنی جماعت احمدیہ کی بڑی بدقسمتی تھی کہ 1914ء میں میاں محمود احمد صاحب کے غالیانہ عقائد اور خلافت کی تمنا نے اس جماعت کو پھاڑ کر دو ٹکڑے کر دیا۔ اور ایک بڑا حصہ اس جماعت کا جو قادیانی کہلاتا ہے غلو اور دنیا کی سیاست میں مبتلا ہو کر خدمت اسلامی سے محروم ہوگیا۔ اس

......باقی صفحہ نمبر 16 پر

نائب مدیر: فرخ راحیل   مضامین و آرا کے لیے: info@alfazlintl.org   www.alfazl.com   مینیجر: طاہر مہدی امتیاز احمد   خریداری و اشتہارات کے لیے: manager@alfazlintl.org